سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2021

منگل،28۔دسمبر2021

(یوم الثلاثہ،23جمادی الاوّل1443ھ)

سترہویں اسمبلی: اڑتیسواں اجلاس

جلد38 : شمارہ9

735

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 28۔دسمبر 2021

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ ٹرانسپورٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

زیرو آور نوٹس

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

حصہ اول

(مسودات قانون)

1. The Punjab Regularization of Service (Amendment) Bill 2021 (Bill No. 52 of 2021).

NAWAB ZADA WASEEM KHAN BADOZAI:	to move that the Punjab Regularization of Service (Amendment) Bill 2021, as recommended by Special Committee No. 9, be taken into consideration at once.
NAWAB ZADA WASEEM KHAN BADOZAI:	to move that the Punjab Regularization of Service (Amendment) Bill 2021, be passed.

....

736

2. The University of Central Punjab (Amendment) Bill 2021 (Bill No. 81 of 2021).

MR SAJID AHMED KHAN: MS NEELUM HAYAT MALIK:	to move that the University of Central Punjab (Amendment) Bill 2021, as recommended by Standing Committee on Higher Education, be taken into consideration at once.
MR SAJID AHMED KHAN: MS NEELUM HAYAT MALIK:	to move that the University of Central Punjab (Amendment) Bill 2021, be passed.

3. The University of Rawalpindi Bill 2021 (Bill No. 82 of 2021).

MS KHADIJA UMER: MR MUHAMMAD LATASOB SATTI: MS NEELUM HAYAT MALIK: MS UZMA KARDAR: MR SAJID AHMED KHAN:	to move that the University of Rawalpindi Bill 2021, as recommended by Standing Committee on Higher Education, be taken into consideration at once.
MS KHADIJA UMER: MR MUHAMMAD LATASOB SATTI: MS NEELUM HAYAT MALIK: MS UZMA KARDAR: MR SAJID AHMED KHAN:	to move that the University of Rawalpindi Bill 2021, be passed.

4. The University of Arts & Sciences Bill 2021 (Bill No. 83 of 2021).

MS UZMA KARDAR: MS KHADIJA UMER: MR MUHAMMAD ABDULLAH WARRAICH:	to move that the University of Arts & Sciences Bill 2021, as recommended by Standing Committee on Higher Education, be taken into consideration at once.
MS UZMA KARDAR: MS KHADIJA UMER: MR MUHAMMAD ABDULLAH WARRAICH:	to move that the University of Arts & Sciences Bill 2021, be passed.

5. The Nur International University Lahore (Amendment) bill 2021 (Bill No. 84 of 2021).

MS MOMINA WAHEED: MR SAJID AHMED KHAN: MS UZMA KARDAR: MS KHADIJA UMER:	to move that the NUR International University Lahore (Amendment) Bill 2021, as recommended by Standing Committee on Higher Education, be taken into consideration at once.
MS MOMINA WAHEED: MR SAJID AHMED KHAN: MS UZMA KARDAR: MS KHADIJA UMER:	to move that the NUR International University Lahore (Amendment) Bill 2021, be passed.

737

6. The Salar International University Bill 2021 (Bill No. 85 of 2021).

MS MOMINA WAHEED:
MS KHADIJA UMER:
MS UZMA KARDAR:

to move that the Salar International University Bill 2021, as recommended by Standing Committee on Higher Education, be taken into consideration at once.

MS MOMINA WAHEED:
MS KHADIJA UMER:
MS UZMA KARDAR:

to move that the Salar International University Bill 2021, be passed.

7. The Lahore City University Bill 2021.

MS SADIA SOHAIL RANA:
MS UZMA KARDAR:
MS NEELUM HAYAT MALIK:
MS NASRIN TARIQ:

to move that leave be granted to introduce the Lahore City University Bill 2021.

MS SADIA SOHAIL RANA:
MS UZMA KARDAR:
MS NEELUM HAYAT MALIK:
MS NASRIN TARIQ:

to introduce the Lahore City University Bill 2021.

حصہ دوم

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

(مورخہ 21۔دسمبر 2021 کے ایجنڈے سے زیر التواء قراردادیں)

1۔ شیخ علاؤالدین:
(6۔مئی کو پیش ہو چکی ہے)

یہ معزز ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ (Resident) اور (Non-Resident) پاکستانیوں کے لئے شرح منافع جو (Non-Resident) کے لئے 7٪ غیر ملکی کرنسی پر اور ملکی کرنسی پر 11٪ تک دیا جارہا ہے۔ جبکہ (Resident) پاکستانیوں کو غیر ملکی کرنسی پر مشکل سے 1٪ اور پاکستانی کرنسی پر 3٪ سے 4٪ دیا جارہا ہے اور (Resident) پاکستانیوں سے اس منافع پر بھی 35٪ تک ٹیکس لیا جارہا ہے جبکہ (Non-Resident) سے منافع کی حد کے قطع نظر صرف 10٪ لیا جارہا ہے۔ اس ظلم اور زیادتی کو فوری طور پر ختم کیا جانا ضروری ہے اور یکساں شرح منافع کا ملنا انتہائی ضروری ہے۔

738

2۔ سید عثمان محمود:
سید حسن مرتضیٰ:
خواجہ سلمان رفیق:
(30۔ستمبر 2021 کو پیش ہو چکی ہے)

پنجاب بھر کے میڈیکل کالجوں میں 3350 طالب علموں کے داخلہ کی گنجائش ہے جن کے against انٹری ٹیسٹ میں تقریباً ایک لاکھ امیدوار appear ہوتے ہیں اور 93 فیصد نمبروں پر میرٹ close ہو جاتا ہے۔ ایم بی بی ایس پانچ سالوں میں مکمل ہوتا ہے اور ہر سال کے end پر PROFF کا امتحان ہوتا ہے یہ مرحلہ مکمل ہونے کے بعد ایک سال کے لئے ہاؤس جاب کرنی ہوتی ہے تب جا کر سرکاری ملازمت کے حصول کے لئے PPSC میں appear ہونے کا اہل ہو سکتا ہے اور یہ قانون 1962 سے رائج ہے اور یہ سارا process، PMDC کے زیر انتظام ہے۔ اب PMDC ختم کر کے PMC بنایا گیا ہے، PMC نے اپنے ایکٹ کے سیکشن 20 میں ثبت کیا ہوا ہے کہ ایم بی بی ایس مکمل کرنے کے بعد NLE پاس کرے گا وہ ہاؤس جاب کا مستحق ٹھہرے گا ورنہ اس کی زندگی بھر کی محنت رائیگاں جائے گی۔ امریکہ اور برطانیہ میں SMLE اور PLAB کے exams ہوتے ہیں لیکن وہ پاس ہونے والے ڈاکٹرز کو لائسنس جاری کرنے کے ساتھ ساتھ Residency دینے کے بھی پابند ہیں لیکن NLE پاس کرنے کے بعد ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔ پھر دُنیا بھر کا قانون ہے کہ جو بھی فیصلے کئے جاتے ہیں وہ with immediate effect ہوتے ہیں وہ گزرے ہوئے سالہا سال سے لاگو نہیں ہوتے لہذا جن بچوں کی رجسٹریشن PMDC کے تحت ہوئی ہوئی ہے اور انہوں نے باقاعدہ تمام قواعد وضوابط پر مشتمل surety bond لکھ کر دیئے ہوئے ہیں اب ان بچوں سے NLE لینا خلاف آئین و قانون ہے۔ اسی وجہ سے پنجاب بھر کے میڈیکل کالجوں سے فارغ التحصیل طلباء سراپا احتجاج ہیں اور اپنے مطالبے کے حق میں روزانہ سڑکوں پر ہیں۔ لہذا پنجاب کا یہ منتخب ایوان وفاقی حکومت سے اس امر کا مطالبہ کرتا ہے کہ PMC کے ایکٹ میں موجود شق نمبر 20 کو فی الفور ختم کیا جائے تاکہ ڈاکٹروں کا مستقبل محفوظ ہو اور وہ احتجاج کا راستہ چھوڑ کر ہسپتالوں میں غریب اور لاچار مریضوں کی جانیں بچانے کے لئے اپنے فرائض ادا کریں۔

3۔ رانا مشہود احمد خان:
(30۔ستمبر 2021 کو پیش ہو چکی ہے)

چین میں تعلیم حاصل کرنے والے ہزاروں پاکستانی طلبہ دسمبر 2019 سے لے کر آج تک مسائل کا شکار ہیں۔ انہیں واپس چین جا کر اپنی تعلیم جاری رکھنے میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ حکومت چین انہیں واپسی کے لئے ویزے جاری نہیں کر رہی، ہزاروں کی تعداد میں یہ طلبہ اپنے مستقبل کے حوالے سے غیر یقینی حالات کا شکار ہیں۔ دُنیا کے تمام ممالک اپنے ان طلبہ جو چین میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں ان کے لئے مثبت کردار ادا کرتے ہوئے انہیں اپنی تعلیم جاری رکھنے کے لئے واپس چین بھجوانے میں مددگار ثابت ہوئے ہیں جن میں امریکہ اور جنوبی کوریا سرفہرست ہیں۔ ہمارے طلبہ مکمل vaccination کروا چکے ہیں اور حکومت چین کی جانب سے مقرر کردہ تمام SOPs پر عملدرآمد کرنے کو تیار ہیں۔ PhD اور شعبہ طب کے حوالے سے تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ کو تحقیقی اور تجرباتی تعلیم کے حصول میں مشکلات کا سامنا ہے جو کہ online کلاسز سے مکمل طور پر ختم نہیں ہوتا۔ ان کے تعلیمی معاملات سے متعلقہ ان مسائل کو حل کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔ حکومت وقت کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ چین سے رابطہ کر کے جلد از جلد اس مسئلہ کا حل نکالنے کی کوشش کرے اور ان ہزاروں طلبہ کی تعلیم اور مستقبل کے حوالے سے مبہم صورتحال کو واضح کرے تاکہ یہ طلبہ اپنی تعلیم چین سے مکمل کر کے واپس پاکستان آ کر اپنے ملک اور قوم کی خدمت کر سکیں۔ یہ ہماری اخلاقی اور قومی ذمہ داری ہے کہ اپنی نوجوان نسل کے مستقبل کو تباہ ہونے سے بچایا جائے۔ لہذا یہ ایوان وفاقی حکومت سے پُرزور مطالبہ کرتا ہے کہ چین سے رابطہ کر کے ان متاثرین طلبہ کے ویزے جاری کئے جائیں تاکہ وہ طلبہ اپنی تعلیم جاری رکھ سکیں۔

739

(موجودہ قراردادیں)

1۔ **جناب محمد مرزا جاوید:** صوبہ بھر میں واقع کم پیمانہ اور ملاوٹ شدہ تیل کی فروخت میں ملوث پٹرول پمپس مالکان کے خلاف سخت قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے کیونکہ ایسی بے شمار شکایات سامنے آرہی ہیں۔

2۔ **محترمہ رابعہ نسیم فاروقی:** صوبہ بھر میں ملاوٹ شدہ اور مضر صحت دودھ کی سپلائی روکنے کیلئے اور پنجاب کی عوام کو محفوظ اور ملاوٹ سے پاک دودھ کی فراہمی ممکن بنانے کیلئے حکومت پنجاب تمام Stake Holders کی مشاورت سے لائحہ عمل تیار کرے۔ لہذا پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان حکومت پنجاب سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس ضمن میں مناسب اقدامات اٹھائے جائیں۔

3۔ **سید عثمان محمود:** اس ایوان کی رائے ہے کہ خیبر پختون خوا کی طرز پر حکومت موٹر سائیکلوں، کاروں اور مکانات خریدنے کے خواہشمند سرکاری ملازمین کو بلاسود قرضے فراہم کرنے کا اعلان کرے۔

4۔ **چودھری افتخار حسین چھچھر:** صوبہ بھر کے ملازمین جو کہ اس کمر توڑ مہنگائی میں شدید پریشانی کا شکار ہیں۔ 2017 سے سرکاری ملازمین کے Pay Scales Revise نہیں کئے گئے، نہ ہی تنخواہوں میں خاص اضافہ کیا گیا ہے۔ لہذا صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان وفاقی و صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ سرکاری ملازمین کے فی الفور Pay Scale Revise کرنے کے ساتھ ساتھ مہنگائی کے تناسب سے انکی تنخواہوں میں اضافہ کیا جائے۔

741

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا اڑتیسواں اجلاس

منگل ،28۔دسمبر 2021

(یوم الثلاثہ،23 جمادی الاوّل 1443ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر ز لاہور میں سہ پہر 3 بج کر 27 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری رمضان قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بسم اللہ الرحمٰن الرجیم O

وَالضُّحٰى ۝١ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ۝٢ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ۝٣
وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ۝٤ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ۝٥
اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى ۝٦ وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ۝٧
وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى ۝٨ فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ۝٩ وَاَمَّا
السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ۝١٠ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۝١١

سورۃ الضحیٰ۔ آیت (1 تا 11)

آفتاب کی روشنی کی قسم o اور رات کی تاریکی کی قسم جب وہ چھا جائے o اے نبی ﷺ تمہارے پروردگار نے نہ تو تم کو چھوڑ دیا اور نہ تم سے ناراض ہوا o اور آخرت تمہارے لئے دنیا سے کہیں بہتر ہے o اور تمہارا پروردگار عنقریب تمہیں اتنا کچھ عطا فرمائے گا کہ تم خوش ہو جاؤ گے o بھلا اس نے تمہیں یتیم پا کر جگہ نہ دی، بیشک دی o اور تمہیں راستے سے ناواقف دیکھا تو سیدھا راستہ دکھایا o اور اس نے تمہیں تنگ دست پایا تو غنی کر دیا o تو تم بھی یتیم پر ستم نہ کرنا o اور مانگنے والے کو جھڑکی نہ دینا o اور اپنے پروردگار کی نعمت یعنی وحی کا بیان کرتے رہنا o

وَمَاعلینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

لوگ تو گِرا کے خوش ہوئے
مصطفیٰ ﷺ اٹھا کے خوش ہوئے
خانہ خدا سے مصطفیٰ ﷺ
سارے بُت گِرا کے خوش ہوئے
ابو بکرؓ نبی ﷺ کے دین پر
سارا گھر لُٹا کے خوش ہوئے
ابو بکرؓ کو پیارے مصطفیٰ ﷺ
جانشین بنا کے خوش ہوئے
پیارے مصطفیٰ ﷺ حسین علیہ السلام کو
کاندھوں پر بٹھا کے خوش ہوئے

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ آج کے ایجنڈے پر ٹرانسپورٹ سے متعلقہ سوالات ہیں لیکن اس سے پہلے legislation والا کام ذرا کر لیں۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

مسودات قانون

(جو زیر غور لائے گئے)

مسودہ قانون (ترمیم) ریگولرائزیشن سروس پنجاب 2021

MR SPEAKER: Now, we take up The Punjab Regularization of Service (Amendment) Bill 2021. First reading starts.Mr. Nawabzada Waseem Khan Badozai may move the motion for consideration of the Bill.

NAWABZADA WASEEM KHAN BADOZAI: Mr Speaker! I move:

> "That The Punjab Regularization of Service (Amendment) Bill 2021 as recommended by the Special Committee No 9 be taken into consideration at once".

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That The Punjab Regularization of Service (Amendment) Bill 2021 as recommended by the Special Committee No 9 be taken into consideration at once".

Since there is no amendment in it, the question is:

> "That The Punjab Regularization of Service (Amendment) Bill 2021 as recommended by the Special Committee No 9 be taken into consideration at once".

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts! Mr. Nawabzada Waseem Khan Badozai may move the motion for the passage of the Bill.

NAWABZADA WASEEM KHAN BADOZAI: Mr Speaker! I move:

"That The Punjab Regularization of Service (Amendment) Bill 2021, be passed".

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That The Punjab Regularization of Service (Amendment) Bill 2021, be passed".

Now, the question is:

"That The Punjab Regularization of Service (Amendment) Bill 2021, be passed".

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

مسودہ قانون(ترمیم) یونیورسٹی آف سنٹرل پنجاب 2021

MR SPEAKER: Now, we take up The University of Central Punjab (Amendment) Bill 2021. First reading starts. Mr Sajid Ahmed Khan may move the motion for consideration of the Bill.

MR SAJID AHMED KHAN: Mr Speaker! I move:

> "That The University of Central Punjab (Amendment) Bill 2021 as recommended by the Standing Committee on Higher Education be taken into consideration at once".

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That The University of Central Punjab (Amendment) Bill 2021 as recommended by the Standing Committee on Higher Education be taken into consideration at once".

Since there is no amendment in it, the question is:

> That The University of Central Punjab (Amendment) Bill 2021 as recommended by the Standing Committee on Higher Education be taken into consideration at once".

(The motion was carried.)

CLAUSES 2 to 15

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 2 to 15 of the Bill are under

consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 2 to 15 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Mr Sajid Ahmed Khan may move the motion for the passage of the Bill.

MR SAJID AHMED KHAN: Mr Speaker! I move:

"That The University of Central Punjab (Amendment) Bill 2021, be passed".

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That The University of Central Punjab (Amendment) Bill 2021, be passed".

Now, the question is:

"That The University of Central Punjab (Amendment) Bill 2021, be passed".

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

مسودہ قانون یونیورسٹی آف راولپنڈی 2021

MR SPEAKER: Now, we take up The University of Rawalpindi Bill 2021.First reading strts. Ms Khadija Umer may move the motion for consideration of the Bill.

MS KHADIJA UMER: Mr Speaker! I move:

> "That The University of Rawalpindi Bill 2021 as recommended by the Standing Committee on Higher Education be taken into consideration at once".

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That The University of Rawalpindi Bill 2021 as recommended by the Standing Committee on Higher Education be taken into consideration at once".

Since there is no amendment in it, the question is:

> "That The University of Rawalpindi Bill 2021 as recommended by the Standing Committee on Higher Education be taken into consideration at once".

(The motion was carried.)

CLAUSES 3 to 32

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 3 to 32 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 3 to 32 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

SCHEDULE CLAUSE 2,CLAUSE 1,PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Schedule Clause 2, Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Schedule Clause 2, Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Ms Khadija Umer may move the motion for the passage of the Bill.

MS KHADIJA UMER: Mr Speaker! I move:

"That The University of Rawalpindi Bill 2021, be passed".

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That The University of Rawalpindi Bill 2021, be passed".

Now, the question is:

"That The University of Rawalpindi Bill 2021, be passed".

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

مسودہ قانون یونیورسٹی آف آرٹس اینڈ سائنسز 2021

MR SPEAKER: Now, we take up The University of Arts & Sciences Bill 2021.First reading strts. Mr Muhammad Abdullah Warraich or any other mover may move the motion for consideration of the Bill.

MR MUHAMMAD ABDULLAH WARRAICH: Mr Speaker! I move:

> "That The University of Arts & Sciences Bill 2021 as recommended by the Standing Committee on Higher Education be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That The University of Arts & Sciences Bill 2021 as recommended by the Standing Committee on Higher Education be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the question is:

> "That The University of Arts & Sciences Bill 2021 as recommended by the Standing Committee on Higher Education be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 3 TO 34

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 3 to 34 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

> "That Clauses 3 to 34 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

SCHEDULE, CLAUSE 2, CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Schedule, Clause 2, Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Schedule, Clause 2, Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Mr Muhammad Abdullah Warraich may move the motion for the passage of the Bill.

MR MUHAMMAD ABDULLAH WARRAICH: Mr Speaker! I move:

"That The University of Arts & Sciences Bill 2021, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That The University of Arts & Sciences Bill 2021, be passed."

Now, the question is:

"That The University of Arts & Sciences Bill 2021, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

مسودہ قانون (ترمیم) نور انٹرنیشنل یونیورسٹی لاہور 2021

MR SPEAKER: Now, we take up The Nur International University Lahore (Amendment) Bill 2021.First reading strts. Ms Uzma Kardar may move the motion for consideration of the Bill.

MS UZMA KARDAR: Mr Speaker! I move:

"That The Nur International University Lahore (Amendment) Bill 2021 as recommended by the Standing Committee on Higher Education be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That The Nur International University Lahore (Amendment) Bill 2021 as recommended by the Standing Committee on Higher Education be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the question is:

> "That The Nur International University Lahore (Amendment) Bill 2021 as recommended by the Standing Committee on Higher Education be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 2 TO 7

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 2 to 7 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

> "That Clauses 2 to 7 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

> "That Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Ms Uzma Kardar may move the motion for the passage of the Bill.

MS UZMA KARDAR: Mr Speaker! I move:

> "That The Nur International University Lahore (Amendment) Bill 2021, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That The Nur International University Lahore (Amendment) Bill 2021, be passed."

Now, the question is:

> "That The Nur International University Lahore (Amendment) Bill 2021, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

مسودہ قانون سالار انٹرنیشنل یونیورسٹی 2021

MR SPEAKER: Now, we take up The Salar International University Bill 2021.First reading strts. Ms Uzma Kardar may move the motion for consideration of the Bill.

MS UZMA KARDAR: Mr Speaker! I move:

> "That The Salar International University Bill 2021as recommended by the Standing Committee on Higher Education be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That The Salar International University Bill 2021as recommended by the Standing Committee on Higher Education be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the question is:

"That The Salar International University Bill 2021as recommended by the Standing Committee on Higher Education be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 3 to 30

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause.

Now, Clauses 3 to 30 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 3 to 30 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

SCHEDULE, CLAUSE 2, CLAUSE 1,PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Schedule, Clause 2, Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Schedule, Clause2, Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Ms Uzma Kardar may move the motion for the passage of the Bill.

MS UZMA KARDAR: Mr Speaker! I move:

"That The Salar International University Bill 2021, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"The Salar International University Bill 2021, be passed."

Now, the question is:

"The Salar International University Bill 2021, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

تحریک

MR SPEAKER: Now, Ms. Neelum Hayat Malik may move the motion for leave of the Assembly.

مسودہ قانون پیش کرنے کے لئے اجازت کی تحریک

MS NEELUM HAYAT MALIK: Mr Speaker! I move:

"That leave be granted to introduce The Lahore City University Bill 2021."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That leave be granted to introduce The Lahore City University Bill 2021."

The motion moved and the question is:

"That leave be granted to introduce The Lahore City University Bill 2021."

(The motion was carried and leave is granted.)

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

MR SPEAKER: Now, Ms Neelum Hayat Malik may introduce the Bill.

مسودہ قانون لاہور سٹی یونیورسٹی 2021

MS NEELUM HAYAT MALIK: Mr Speaker! I introduce The Lahore City University Bill 2021.

MR SPEAKER: The Lahore City University Bill 2021 has been introduced and is referred to the Standing Committee on Higher Education with the direction to submit it's report within two months.

تحریک

MR SPEAKER: Now, we take up The Smart University of Sciences and Technology Bill 2021. Ms Uzma Kardar may move the motion for leave of the Assembly.

مسودہ قانون پیش کرنے کے لئے اجازت کی تحریک

MS UZMA KARDAR: Mr Speaker! I move:

"That leave be granted to introduce The Smart University of Sciences and Technology Bill 2021."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That leave be granted to introduce The Smart University of Sciences and Technology Bill 2021."

The motion moved and the question is:

"That leave be granted to introduce The Smart University of Sciences and Technology Bill 2021."

(The motion was carried and leave is granted.)

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

MR SPEAKER: Now, Ms Uzma Kardar may introduce the Bill.

مسودہ قانون سمارٹ یونیورسٹی آف سائنسز اینڈ ٹیکنالوجی 2021

MS UZMA KARDAR: Mr Speaker! I introduce The Smart University of Sciences and Technology Bill 2021.

MR SPEAKER: The Smart University of Sciences and Technology Bill 2021 has been introduced and is referred to the Standing Committee on Higher Education with the direction to submit it's report within two months.

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

جناب سپیکر: اب محترمہ سعدیہ سہیل رانا مجلس استحقاقات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لیناچاہتی ہیں۔میں انہیں دعوت دیتاہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

تحاریک استحقاق بابت سال 2019، 2020 اور 2021 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

"تحاریک استحقاق نمبر 1، 6، 17، 25، بابت سال 2019 ، تحاریک استحقاق نمبر 2،3،6،8،12،13،14،15،16،26،27،29،30 بابت سال 2020 اور تحاریک استحقاق نمبر 1،2،4،6،7،13،16،17،19، 20،24،25،29 بابت سال 2021 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں 31 مارچ 2022 تک توسیع کر دی جائے"۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"تحاریک استحقاق نمبر 1،6،17،25، بابت سال 2019، تحاریک استحقاق نمبر 2، 3، 6، 8، 12، 13، 14، 15، 16، 26، 27، 29، 30 بابت سال 2020 اور تحاریک استحقاق نمبر 1، 2، 4، 6، 7، 13، 16، 17، 19، 20، 24، 25، 29 بابت سال 2021 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں 31 مارچ 2022 تک توسیع کر دی جائے"۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"تحاریک استحقاق نمبر 1،6،17،25، بابت سال 2019، تحاریک استحقاق نمبر 2،3،6،8،12،13،14،15،16،26،27،29،30 بابت سال 2020 اور تحاریک استحقاق نمبر 1،2،4،6،7،13،16،17،19،20،24،25،29 بابت سال 2021 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں 31 مارچ 2022 تک توسیع کر دی جائے"۔

(تحریک منظور ہوئی)

سوالات

(محکمہ ٹرانسپورٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ ٹرانسپورٹ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔

جناب محمد الیاس: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، پہلے ایک دو questions لے لیں پھر پوائنٹ آف آرڈر لیتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 784 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: سرکاری و غیر سرکاری بس سٹینڈز کی تعداد سہولیات کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*784: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع ساہیوال میں سرکاری و غیر سرکاری کتنے بس سٹینڈز ہیں اور ان میں کیا کیا سہولیات ہیں ان کی منظوری کب ہوئی کن شرائط / قواعد وضوابط کے تحت منظوری عمل میں لائی گئی مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ضلع میں کچھ بس سٹینڈز کی قواعد وضوابط کے برعکس منظوری ہوئی اگر ہاں تو وہ سٹینڈز کتنے ہیں ان کی کس بنیاد پر منظوری دی گئی ان کے ذمہ کتنے واجبات واجب الادا ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ TMA کے منظور شدہ سٹینڈز پر واقع بیت الخلاء ومسافر خانوں میں مسافروں سے منظور شدہ شرح کے برعکس فیس وصول کی جاتی ہے اور وہاں پر ٹھیلے ودیگر

خوانچہ جات لگوا کر قواعد کے بر عکس ٹیکس کی مد میں جگا گیری کی جا رہی ہے تو ایسا کیوں ہو رہا ہے اس کی تفصیلات سے آگاہ کریں؟

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی):

(الف) ضلع ساہیوال میں کل تین (3) جنرل بس سٹینڈ ہیں، اور بائیس (22) ڈی کلاس سٹینڈز ہیں۔ جن میں سے انیس (19) سٹینڈز موٹر وہیکلز رولز کے مطابق منظور شدہ ہیں۔ ایک سٹینڈ المسعود ٹریول سروس کا لائسنس منسوخ کر دیا گیا ہے جبکہ دو سٹینڈز کے مالکان کو ناکافی سہولیات مہیا کرنے کی وجہ سے Show Cause Notices جاری کئے گئے ہیں ۔ اڈہ جات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ ضلع ساہیوال میں قواعد وضوابط کے بغیر کسی سٹینڈ کی منظوری نہ ہوئی ہے تمام سٹینڈز (C&D Class) موٹر وہیکل رولز کے مطابق منظور کئے گئے ہیں۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ TMA کی منظور شدہ فیس کے علاوہ سٹینڈز پر بیت الخلاء کے لئے مسافروں سے کوئی فیس وصول کی جاتی ہے اور نہ ہی کوئی جگا ٹیکس وصول کیا جاتا ہے۔ جو فیس گورنمنٹ کی طرف سے منظور شدہ ہے وہی فیس پبلک ٹرانسپورٹ سے وصول کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے supplementary question کرنا چاہتا ہوں کہ جس طرح (ج) جز میں پوچھا گیا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ TMA کے منظور شدہ سٹینڈز پر واقع بیت الخلاء و مسافر خانوں میں مسافروں سے منظور شدہ شرح کے بر عکس فیس وصول کی جاتی ہے اور وہاں پر ٹھیلے و دیگر خوانچہ جات لگوا کر قواعد کے بر عکس ٹیکس کی مد میں جگا گیری کی جا رہی ہے تو ایسا کیوں ہو رہا ہے؟ اس کا جو جواب دیا گیا ہے وہ بالکل ہی غلط ہے۔ اگر آپ مہربانی فرمائیں اور اپنی ٹیم بھیج کر چیک کروالیں کیونکہ وہاں پر ابھی بھی یہی کچھ ہو رہا ہے۔ محکمہ نے جو جواب دیا ہے میں اسے on the floor of the House challenge کرتا ہوں کہ یہ غلط جواب دیا گیا ہے۔ اگر آپ مہربانی فرمائیں تو اس کو inquire کروالیں۔

جناب سپیکر: نہیں، پہلے منسٹر صاحب کا جواب آلینے دیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے جز(ج) کا جواب تو پڑھا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، ہو سکتا ہے کہ ان کے پاس کوئی اضافی یا latest information ہو۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! معزز رکن نے جو observation دی ہے، یہ سوال جس وقت کیا گیا تھا تو اس وقت سے لے کر آج تک یہ اڈا ٹی ایم اے کے زیر انتظام چلتا ہے۔ ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ نے جو اپنا نمائندہ بھیج کر معلومات لی ہیں تو وہاں پر مزید بہتری کی ضرورت ہے لیکن جو زائد وصولی کی بات کی جا رہی ہے ایسا کچھ نہیں ہو رہا۔

جناب سپیکر: جی، جناب محمد ارشد ملک!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرے لئے منسٹر صاحب بڑے honourable ہیں۔ میں آپ سے on the floor of the House گزارش کر رہا ہوں یہ چونکہ ماشاءاللہ پورے پنجاب کے منسٹر ہیں تو اس حلقے میں ایک ہی اڈا ہے جو میونسپل کارپوریشن کے زیر انتظام ہے ادھر سب سے پہلے تو overcharging ہو رہی ہے، اس کے بعد جتنی وہاں پر ریڑھیاں لگی ہوئی ہیں، ٹھیلے لگے ہوئے ہیں اور مسافر خانہ میں وہاں پر واقعی جگا گیری ہو رہی ہے۔ اگر آپ مہربانی فرمائیں اور ہمیشہ مہربانی کرتے ہیں تو مجھے صرف اسی سوال پر space دے دیں، آپ یہ چیک کروالیں اور اسے کسی کے سپرد فرمادیں۔ میں ایک لفظ کہتا ہوں تو شاید وہ آپ کو اچھا نہیں لگتا اس لئے میں وہ نہیں کہتا۔۔۔

جناب سپیکر: جی، نہ کہیں تو بہتر ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: لیکن آپ یقین کریں کہ ساہیوال کی عوام اور جو مسافر ہیں وہ بے چارے پہلے رل رہے ہوتے ہیں۔ in the larger interest of public اگر آپ مہربانی فرمائیں تو یہ ان کے لئے یہ بڑا فائدہ مند ہو گا۔ میں on the floor of the House محکمہ کے جواب کو چیلنج کرتا ہوں اور جس طرح honorable Minister نے یہ admit کیا ہے کہ واقعی درستی کی ضرورت ہے تو منسٹر صاحب کا یہ ماننا ہی کافی ہے لہذا آپ مہربانی فرمائیں اور اس پر کوئی ایسی direction دیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ کے پاس یہ latest information ہے؟

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ یہ اڈا میونسپل ایڈمنسٹریشن کے under کام کر رہا ہے تو جو اتنی strong observation میرے معزز بھائی دے رہے ہیں ہم اس کی مزید verification کروا لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: یہ اڈا ویسے کس کے under ہے؟

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی): جناب سپیکر! یہ اڈا لوکل گورنمنٹ کے under آتا ہے۔

جناب سپیکر: یہ آپ کے direct under نہیں ہے۔

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی): جناب سپیکر! یہ direct ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ کے under نہیں ہے۔ اس کا تمام انتظام میونسپل کارپوریشن کرتی ہے لیکن معزز رکن جو observation دے رہے ہیں اس کی ہم مزید latest situation منگوا لیتے ہیں۔ ڈیپارٹمنٹ اپنی طرف سے ٹی ایم اے کو یہ ہدایت دیتا ہے کہ اس میں مزید بہتری لائی جائے۔

جناب سپیکر: اس میں ایک چیز اور سامنے آئی ہے کہ یہ اڈا directly ان کے under نہیں ہے۔ ظاہر ہے کہ میونسپل کمیٹی اس کو run کر رہی ہے لیکن منسٹر صاحب! آپ ڈی سی سے بات کر لیں کیونکہ آج کل overall انچارج تو وہی ہے۔

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی): جناب سپیکر! میں اپنے ڈیپارٹمنٹ کے سیکرٹری آر ٹی او سے کہتا ہوں کہ وہ خود بھی اسے چیک کریں اور میں بھی ڈپٹی کمشنر سے بات کرتا ہوں۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ اس سوال کو pending فرما دیں اور اسے next session میں لے لیں کیونکہ یہ بہت ضروری ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ پہلے اگلا سوال بھی لے لیں پھر دیکھ لیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر!اسی سوال میں ابھی ایک جز اور بھی رہتا ہے۔اس میں ڈیپارٹمنٹ نے جواب دیا ہے کہ انہوں نے دو اڈوں کے خلاف نوٹس لیا ہے جبکہ دو سٹینڈز کے مالکان کو ناکافی سہولیات مہیا کرنے کی وجہ سے Show Cause Notices بھی جاری کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: انہوں نے تو ایک سٹینڈ المسعود ٹریول سروس کا لائسنس منسوخ کر دیا ہے اور دو مالکان کے خلاف Show Cause Notice بھی دیا ہوا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اگر آپ ملاحظہ فرمائیں تو یہ جواب 13 ستمبر 2019 کو موصول ہوا ہے اور آج 28 دسمبر 2021 ہے۔سوال میں یہ پوچھا گیا تھا کہ ضلع ساہیوال میں سرکاری و غیر سرکاری کتنے بس سٹینڈز ہیں اور ان میں کیا کیا سہولیات دی گئی ہیں تو اس کا latest status کیا ہے اور وہاں کون کون سے اڈے ہیں؟

جناب سپیکر: یہ سوال چونکہ 2019 کا سوال چل رہا ہے ویسے آپ کو پتا نہیں ہو گا کہ اس کی latest کیا صورتحال ہے۔

وزیر ٹرانسپورٹ(جناب محمد جہانزیب خان کھچی): جناب سپیکر!میں اس میں گزارش کرتا ہوں کہ پہلی دفعہ بطور منسٹر ٹرانسپورٹ تمام اضلاع کے اڈے خود visit کئے ہیں اور گاہے بگاہے ڈیپارٹمنٹ اپنے ایس او پیز پر عمل درآمد کے لئے بھرپور کوشش کرتا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت ڈیپارٹمنٹ کے جو بی کلاس سٹینڈز ہیں وہاں پر حالات بہتر ہیں۔مزید جس طرح معزز ممبر فرما رہے ہیں تو اس کی latest position لے کر انہیں بتا دیتے ہیں فی الحال آج جو سوال تھا اس کا یہی جواب ہے۔

جناب سپیکر: جی،اس سوال کو pending کر لیں۔

وزیر ٹرانسپورٹ(جناب محمد جہانزیب خان کھچی): جناب سپیکر!جیسے آپ کی مرضی۔

جناب سپیکر: چلیں!اس سوال کو pending کرتے ہیں۔جناب محمد ارشد ملک صاحب! Next question بھی آپ ہی کا ہے۔

جناب محمد ارشد چودھری: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! پہلے یہ بات ختم ہو جائے پھر آپ بات کر لینا۔ آپ کا کوئی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد چودھری: جناب سپیکر! آج چونکہ ٹرانسپورٹ کے حوالے سے بات ہو رہی ہے تو میں بھی چاہتا تھا کہ۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، وہ بات نہیں ہو سکتی۔ ابھی سوالات ہو رہے ہیں۔ جی، ملک صاحب!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 1292 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: روٹ پرمٹ اور اس کے بغیر چلنے والی گاڑیوں سے متعلقہ تفصیلات

*1292: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع ساہیوال کے اندر کتنی گاڑیاں روٹ پرمٹ پر اور کتنی گاڑیاں روٹ پرمٹ کے بغیر چل رہی ہیں؟

(ب) بغیر روٹ پرمٹ کے چلنے والی گاڑیوں کو سال 2018 اور سال 2019 میں کتنے جرمانے ہوئے اور کتنی بند ہوئیں، مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی):

(الف) سال 19-2018 میں ضلع ساہیوال میں 2754 گاڑیوں کے نئے روٹ پرمٹ جاری کئے گئے اور 2245 گاڑیوں کے روٹ تجدید کئے گئے اور اس مد میں 1,88,39,950 روپے Revenue اکٹھا کیا گیا جبکہ بغیر روٹ چلنے والی گاڑیوں کی تعداد کا صحیح اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ بہر حال DRTA کی فیلڈ ٹیم روزانہ چیکنگ کے لئے جاتی ہے اور جو بھی گاڑی بغیر روٹ پکڑی جائے اس کو بند کیا جاتا ہے اور جب تک روٹ اپلائی نہ کیا جائے اس کو واگزار نہیں کیا جاتا۔

(ب) سال 19-2018 میں ضلع ساہیوال میں بغیر روٹ پرمٹ یا بغیر تجدید روٹ پرمٹ 1435 گاڑیوں کو بند کیا گیا اور ان کے مالکان کو گیارہ لاکھ سات صد روپے Rs.1,100,700 جرمانہ عائد کیا گیا۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے پوچھا تھا کہ ضلع ساہیوال میں کتنی گاڑیاں روٹ پر چل رہی ہیں اور کتنی route permits کے بغیر چل رہی ہیں تو میرا ضمنی سوال ہے کہ ساہیوال میں بسیں جو شہری علاقے سے گزرتی ہیں جن میں چودھری بس سروس اور دوسرے طیارے ہیں اس میں گجر، شریف طیارہ اور محمد دین طیارہ ہے یہ ایسے طیارے ہیں جو ساہیوال ضلع اور شہر میں موت کا permit لے کر پھر رہے ہیں۔ آپ یقین کریں کہ آئے روز اتنی اموات ہو رہی ہیں ساہیوال کے شہریوں کا کوئی پرسان حال نہیں ہے اور جو میرا سوال پوچھنے کا مقصد تھا یہی تھا کہ یہ کس کی اجازت سے وہ گاڑیاں شہر سے گزر رہی ہیں اور اتنی زیادہ سپیڈ میں آپ ریکارڈ نکلوا لیں ایک دفعہ عارف والا روڈ پر accident ہوا، 28 خواتین و حضرات اللہ کو پیارے ہو گئے، ایک دفعہ دوبارہ accident ہوا 6 لوگ، پھر ایک دفعہ 4 لوگ اللہ کو پیارے ہوئے تو روزانہ یہ بسیں موت کا پروانہ لے کر نکلتی ہیں۔ کوئی فیصل آباد سے نکلتی ہے، کوئی ہارون آباد سے نکلتی ہے، کوئی فورٹ عباس سے نکلتی ہیں اور یہ ساہیوال کے شہریوں کو مار کے نکل جاتی ہیں تو میں آپ کے توسط سے منسٹر صاحب یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جو بسیں ہیں ان کو شہر میں آنے کا روٹ پرمٹ کس نے دیا ہے اور ان کو موت کا پروانہ کیوں دیا گیا ہے اور اس معاملے پر ان کو کب تک بند کیا جائے گا؟

جناب سپیکر: جی، جناب محمد جہانزیب خان!

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ route issue کرتی ہے جس کی فٹنس باقاعدہ طور پر ہوتی ہے اور تمام اُن گاڑیوں کو جو ہمارے route کے اوپر چل رہی ہیں اُن کو ہم ڈیپارٹمنٹ نے اس کا جواب بالکل صحیح دیا ہے کہ جو ہمارے monitor کرتے ہیں اور کچھ واقعی ایسی ٹرانسپورٹ بھی ہیں جو بغیر روٹ کے وہاں پر چلتی ہیں اُن کے خلاف گاہے بگاہے ڈیپارٹمنٹ بھی اور ہماری ٹریفک پولیس بھی اُن کے خلاف باقاعدہ کارروائی کرتی رہتی ہے تو جس طرح معزز ممبر نشاندہی فرما رہے ہیں ہم مزید بھی اس کے اوپر سختی کرتے ہیں اور اس طرح کے جو حادثات ہیں اُن کی روک تھام کے لئے ہمارا ڈیپارٹمنٹ بھی اور جو ہماری allied ٹریفک پولیس ہے اور law enforcement agencies ہیں وہ اپنا کام کرتی ہیں تو اس

وقت جو ہمارے روٹ کے اوپر گاڑیاں چل رہی ہیں وہ بالکل اپنے فٹنس کے بغیر کوئی route نہیں ہوتا اور باقاعدہ فٹنس لے کر ہی وہ اپنے روٹ پر چل رہی ہیں۔ شکریہ issue

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا یہ مقصد ہی نہیں تھا کہ گاڑیاں route کے بغیر چل رہی ہیں وہ تو ڈیپارٹمنٹ نے بتا دیا ہے۔

جناب سپیکر: دیکھیں جو ان کا دائرہ اختیار ہے انہوں نے وہ کرنا ہے ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ کے بندوں نے ہر بس میں بیٹھ کر تو نہیں جانا کہ کوئی گاڑی صحیح چلا رہا ہے کہ نہیں چلا رہا وہ علیحدہ ڈیپارٹمنٹ ہے، پولیس اور ٹریفک کا ڈیپارٹمنٹ ہے دیکھیں اگر کہیں accident ہوتا ہے تو آپ نے وہ accident ان پر ڈالنا ہے، یہ تو نہیں ہو سکتا؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اگر آپ مجھے بات کرنے کی اجازت دیں۔

جناب سپیکر: جی، کر لیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا قطعاً یہ مقصد نہیں ہے۔ میں صرف یہ گزارش کرنے کی کوشش کر رہا ہوں جو میں آپ کے اور ہاؤس کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ ساہیوال میں Gadhianwala 101/9L کے سامنے ایک حادثہ ہوا اور اُس حادثہ میں 28 لوگ موقع پر اللہ کو پیارے ہو گئے وہاں پر چھ دن احتجاج چلتا رہا روڈ بلاک رہے ڈپٹی کمشنر ساہیوال نے اُن buses کا route جو فیصل آباد سے آتی تھیں اُسے سرور چوک اڈا بوٹی پال اور پھر عارف والا روڈ اس طرح اُنہوں نے اُس کا route تبدیل کر دیا ٹھیک چار پانچ ماہ کے بعد۔۔۔

جناب سپیکر: ارشد ملک صاحب! آپ بات سنیں۔ جو 28 بندے ہیں یہ آپ نے ان پر ڈالنے ہیں؟ اس کا حل ہے۔ جناب محمد جہانزیب خان صاحب! آپ ذرا متعلقہ ڈی سی کو کہہ کر اس کو چیک کر والیں کہ اگر واقعی وہاں اتنے accident ہو رہے ہیں تو وہاں اُس کو دیکھ لیں کون سا ایسا route ہے اس کے علاوہ جو route دیا جا سکتا ہے تاکہ وہ وہاں سے گزر جائیں شہر کے اندر جو ہوتا ہے کہ traffic choke ہو جاتی ہے وہ بھی problems ہیں تو اُنہیں کہیں کہ اس کو redesign کریں یا rethink کریں کہ اُس کے لئے کوئی اور ایسا روٹ نکالیں کہ جہاں پر اتنی ٹریفک نہ ہو وہ اپنی بسیں وہاں سے گزار لیں۔ ارشد صاحب! آپ کا بھی یہی مقصد ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ نے بالکل درست فرمایا لیکن میری جو بات ہے وہ اس سے ایک ہاتھ آگے ہے وہ اس طرح ہے کہ ڈپٹی کمشنر ساہیوال نے وہ روٹ تبدیل کر دیا تھا جو route suitable تھا وہ روٹ شہر سے باہر دے دیا تو ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ نے ایک ہفتہ پہلے میرے پاس یہ لیٹر موجود ہے کہ انہوں نے وہ دوبارہ اُسی بس سروس کو لوگوں کو مارنے کا certificate دے دیا وہ دوبارہ ساہیوال شہر میں۔۔۔

جناب سپیکر: ارشد ملک صاحب! یہ بات آپ کی ٹھیک ہے۔جی، جناب محمد جہانزیب خان صاحب! معزز ممبر کہہ رہے ہیں کہ وہ روٹ ڈی سی نے تبدیل کر دیا تھا لیکن اب دوبارہ آپ کے ڈیپارٹمنٹ نے یہ جاری کیا ہے۔

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ یہ specific۔۔۔

جناب سپیکر: جی، جناب محمد جہانزیب خان صاحب! آپ اس کو دوبارہ چیک کروا لیں اس سوال کو بھی pending کرتے ہیں اور جو کل کا اجلاس ہے اُس میں پھر آپ اس کا جواب دے دیں۔ آپ کے سیکرٹری صاحب بھی آفیشل گیلری میں موجود ہیں، سیکرٹری صاحب بھی اس کو دیکھ لیں کہ اگر ڈی سی صاحب نے یہ route دیا تھا تو پھر یہ غلط بات ہے کہ اگر آپ کے ڈی سی نے سوچ سمجھ کر اُن کو نیا route دیا ہے تو پھر اُس سے حالات بہتر تھے۔ ارشد ملک صاحب! ٹھیک ہے وہ اس کو دیکھ لیتے ہیں۔جی، اگلا سوال جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔۔۔ صہیب احمد ملک تشریف فرما ہیں؟ تشریف نہیں رکھتے اس سوال نمبر 829 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک آپ کا ہے سوال نمبر بولیں؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1320 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں گاڑیوں کی چیکنگ کا غیر ملکی کمپنی سے متعلقہ تفصیلات

*1320: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت کا معاہدہ سویڈش فرم M/S OPUS Inspection (Pvt) LTD کے ساتھ بین الاقوامی معیار کے مطابق جدید کمپیوٹرائزڈ مشینوں کے ذریعے گاڑیوں کی چیکنگ / فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کرنے کے لئے ہوا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کمپنی نے 39 سٹیشن قائم کرنے تھے جن میں سے 7 سٹیشن مکمل ہو چکے ہیں اور کام کر رہے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ 15 سٹیشن مکمل ہیں مگر افتتاح نہ ہوا ہے یہ کون کون سے ہیں اور ان کا کب تک افتتاح ہو جائے گا؟

(د) بقیہ 17 سٹیشن کب بنائے جائیں گے اور کیا ان کے لئے زمین اور فنڈز موجود ہیں 39 سٹیشنز کب تک مکمل ہو جائیں گے، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی):

(الف) جی، ہاں! یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے موٹر وہیکلز کی فٹنس کے پرانے نظام کو جدید خطوط پر استوار کرنے کے لئے ایک سویڈش فرم M/S OPUS Inspection Pvt. Ltd. کے ساتھ بین الاقوامی معیار کے مطابق جدید کمپیوٹرائزڈ مشینوں کے ذریعے گاڑیوں کو چیک کر کے فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کرنے کے لئے معاہدہ کیا ہے۔

(ب) جی، ہاں! یہ بھی درست ہے کہ یہ کمپنی معاہدے کے تحت پنجاب بھر میں 39 Vehicles Inspection and Certification Stations (VICS) قائم کرے گی جن میں سے اب تک مرحلہ وار تکمیل کرتے ہوئے (12 VICS) سٹیشن پر گاڑیوں کی چیکنگ کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔

(ج) حال ہی میں مذکورہ کمپنی نے تحریری طور پر مطلع کیا ہے کہ 13 مزید نئے سٹیشنز پر کام مکمل کر لیا گیا ہے لہٰذا آج کل ان سٹیشنز کی تکنیکی جانچ پڑتال کا عمل جاری ہے اور اگر یہ سٹیشنز ہر لحاظ سے مکمل پائے گئے تو فوراً ہی ان کو فنکشنل کر دیا جائے گا۔

(د) معاہدہ کے مطابق پنجاب حکومت نے صرف جگہ فراہم کرنی ہے اور جگہ کی فراہمی کے لئے حکومت کے پاس فنڈز پہلے سے موجود ہیں اس وقت صرف جہلم اور فیصل آباد میں مناسب جگہ کی نشاندہی کا عمل جاری ہے جبکہ باقی تمام اضلاع میں زمین کی نشاندہی کر

دی گئی ہے جن میں سے کچھ پر یہ کمپنی Soil Test وغیرہ کروا رہی ہے اور کچھ پر تعمیراتی کام شروع ہے امید ہے کہ اسی سال کے اختتام تک تمام 39 VICS سٹیشنز پر گاڑیوں کی چیکنگ کا کام شروع کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! جز(د) کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں میں نے پوچھا تھا کہ بقیہ 17 سٹیشن کب بنائے جائیں گے اور کیا ان کے لئے زمین اور فنڈز موجود ہیں 39 سٹیشنز کب تک مکمل ہو جائیں گے تو آپ اگر ان کے جواب کو دیکھ لیں تو انہوں نے کہا ہے کہ صرف جہلم اور فیصل آباد میں مناسب جگہ کی نشاندہی کا عمل جاری ہے جبکہ باقی تمام اضلاع میں زمین کی نشاندہی کر دی گئی ہے جن میں سے کچھ پر یہ کمپنی soil test وغیرہ کروا رہی ہے اور کچھ پر تعمیراتی کام شروع ہے امید ہے کہ اسی سال کے اختتام تک تمام 39 VICS سٹیشنز پر گاڑیوں کی چیکنگ کا کام شروع کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: جناب محمد جہانزیب صاحب! اس کی latest position بتا دیں یہ جواب 2019 کا ہے اب 2019 کے بعد 2 سال ہو گئے ہیں۔

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی): جناب سپیکر! اس وقت الحمد للہ 27 سٹیشن operational ہو چکے ہیں۔

جناب سپیکر: 27 سٹیشن operational ہو چکے ہیں تو یہ پرانی information ہے۔

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی): جناب سپیکر! جی، یہ پرانی information ہے کیوں کہ یہ سوال پرانا ہے latest 27 station operational ہو چکے ہیں اور بقیہ دو کے اوپر جگہ کی identification جس طرح ذکر کیا گیا ہے وہ وہاں پر ہو رہی ہے کیوں کہ pandemic کی وجہ سے ٹرانسپورٹ۔۔۔

جناب سپیکر: یہ ٹوٹل کتنے سٹیشن بننے تھے؟

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی): جناب سپیکر! 39 سٹیشن بننے تھے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی): جناب سپیکر! کیوں کہ pandemic کی وجہ سے یہ سارا سیکٹر متاثر ہوا ہے تو انہوں نے بھی اپنے کچھ operational بند کئے ہوئے تھے اب الحمد للہ اُن کے operations start ہیں اور جو بقیہ جو سٹیشن ہیں میں سمجھتا ہوں وہ before June۔۔۔

جناب سپیکر: ارشد ملک صاحب! اس کی latest position یہ ہے۔

جناب محمد ارشد ملک : جیسے ڈیپارٹمنٹ نے، میرے معزز منسٹر صاحب نے جواب دیا ہے یہ سارے سٹیشن 2019 میں مکمل ہونے تھے لیکن آج تک 2021 بھی ختم ہو رہا ہے تو میں یہ گزارش کروں گا کہ ساہیوال کے عوام اور پنجاب کے عوام اس وجہ سے اب میں آپ کو ٹرانسپورٹر حضرات کی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جو VICS ہے یہ بہت اچھا سسٹم ہے سب سے پہلے تو میں اس کو appreciate کرتا ہوں کہ یہ VICS الحمد للہ جو پاکستان مسلم لیگ (ن) کے دور میں میاں محمد شہباز شریف صاحب نے اس کا سنگ بنیاد رکھا اور اس کو کامیاب کروایا۔ Vehicle) inspecton and Certification Information System (VICS سٹیشن جو کہ گاڑیوں کی inspection کرتی ہے تو اس حوالے سے پنجاب کا سارا ریونیو دوسرے صوبوں میں جا رہا ہے اس کی ٹیکنیکل وجہ میں آپ کو بتائے دیتا ہوں کہ VICS سٹیشن 6 ویلر گاڑی کو 10 ویلر نہیں کرتا اور لوگوں نے اس کو ٹریلر بنانا ہوتا ہے یہ پھر اس کو inspect نہیں کرتے لہذا یہ تمام کا تمام ریونیو کے پی کے، بلوچستان اور کراچی کو جا رہا ہے۔ میں آپ کے توسط سے منسٹر صاحب کو پوچھنا چاہتا ہوں کہ پنجاب کا جو اتنا ریونیو ضائع ہو رہا ہے اس حوالے سے یہ کیا VICS stations کو ہدایت فرمائیں گے کہ یہ تمام گاڑیوں کی inspection کریں؟

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی): جناب سپیکر! میں اس حوالے سے آپ کو latest update دینا چاہتا ہوں کہ اس وقت پورے پنجاب کا manual testing system روک دیا گیا ہے اور اب تقریباً پورے پنجاب میں جہاں بھی VICS stations ہیں اور جن اضلاع میں stations VICS نہیں ہیں ان کے لئے بھی mandatory ہے کہ وہ ساتھ والے ضلع سے اپنی inspection کروائیں گے ہم نے اس وقت ڈیپارٹمنٹ کا manual system بند کر دیا ہے۔ میں یہاں پر ریکارڈ

کی درستی کے لئے یہ بھی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ پچھلی حکومت نے جب یہ معاہدے کئے ان معاہدوں کے مطابق صرف پانچ یا چھ سٹیشنز شروع کئے گئے تھے اور بقایا22 سٹیشنز موجودہ حکومت نے چلائے ہیں ہم پوری کوشش کر رہے ہیں کہ یہ منصوبہ کامیاب ہو۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اگر آپ کو اتنا ریونیو اکٹھا ہو رہا ہے تو پھر آپ اس کو کیوں extend نہیں کر رہے؟

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی): جناب سپیکر! پہلے ان کا 39 اضلاع کا initial agreement complete ہو گا اس کے بعد اس کو extend کریں گے کیونکہ پنجاب حکومت نے اور کیبنٹ نے private VICS station کے حوالے سے منظوری دی ہے اس پر بھی ہم کام کر رہے ہیں تو انشاءاللہ گاڑیوں کے fitness system میں مزید بہتری آئے گی۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میں اپنا سوال پھر دہرائے دیتا ہوں کہ میں نے یہ پوچھا تھا کہ۔۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! آپ کی بات ٹھیک ہے اگر کوئی اضافی انفارمیشن آجاتی ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! Transporters کا تو الگ سے ایک main issue ہے۔ VICS سٹیشن لگانے کا مقصد ہی یہی ہے کہ ٹرانسپورٹر حضرات کو ان کے door step پر سہولت دی جائے۔ میں on the floor of the House ذمہ داری سے یہ گزارش کر رہا ہوں کہ صوبہ پنجاب کا technically loss ہو رہا ہے کہ آپ کے پنجاب میں ٹرک اور ٹریلر کی رجسٹریشن نہیں ہوتی۔ پنجاب میں buses کی بہت کم رجسٹریشن ہوتی ہے اس کی دو وجوہات ہیں ایک تو پنجاب کا ٹوکن ٹیکس بہت زیادہ ہے اور دوسرے نمبر پر ڈرائیور حضرات نے ٹرک کو 10 ویلر میں تبدیل کروانا ہوتا ہے چونکہ پنجاب بھی پاکستان کا حصہ ہے اور پاکستان کا صوبہ بھی ہے آپ پاکستان کے باقی چار صوبوں میں چلے جائیں حتیٰ کہ گلگت بلتستان میں بھی یہ کام ہو رہا ہے اور یہ صرف پنجاب میں نہیں ہو رہا لہٰذا پنجاب کا major revenue ضائع ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! دیکھیں یہ تو اچھی تجویز معزز ممبر نے پیش کی ہے اس کو adopt کر لینے میں کیا حرج ہے؟

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ گاڑیوں کی رجسٹریشن ایکسائز ڈیپارٹمنٹ کرتا ہے ہم تو صرف route permit اور گاڑیوں کی فٹنس کے معاملات کو دیکھتے ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! ان گاڑیوں سے سارا ریونیو تو پنجاب گورنمنٹ کو ہی آنا ہے لہٰذا آپ ایکسائز ڈیپارٹمنٹ کو اس حوالے سے suggestion دیں۔

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! VICS سٹیشن والوں کو منسٹر صاحب ہدایت جاری کر دیں کیونکہ VICS stations منسٹر صاحب کے ماتحت ہیں۔ میں VICS کی حد تک بات کر رہا ہوں میں تو رجسٹریشن کی بات ہی نہیں کر رہا کہ اگر VICS والے 6 ویلر، 10 ویلر، ٹرک اور ٹریلر کو VICS لگانی شروع کر دیں تو یہ مسئلہ حل ہو جائے گا کیونکہ یہ منسٹر صاحب کے portfolio میں آتا ہے۔

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی): جناب سپیکر! معزز ممبر کی تجاویز پر انشاءاللہ ڈیپارٹمنٹ کام کرے گا۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! ٹھیک ہے انشاءاللہ ڈیپارٹمنٹ اس پر کام کرے گا۔ اگلا سوال چودھری اشرف علی کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں لہٰذا ان کے سوال نمبر 1968 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2132 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد میں سرکاری و غیر سرکاری بس سٹینڈ پر ملازمین کی تعیناتی اور مسافروں کے لئے دستیاب سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

*2132: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) فیصل آباد میں کتنے کس کس جگہ سرکاری / غیر سرکاری بس سٹینڈ کس کس کیٹگری کے ہیں؟

(ب) سرکاری بس سٹینڈ پر کتنے سرکاری ملازمین کس عہدہ، گریڈ کے تعینات ہیں ان سٹینڈ پر کیا کیا سہولیات مسافروں کے لئے دستیاب ہیں کیا ان سرکاری بس سٹینڈ کی عمارات اور بس سٹینڈ کی حالت درست ہیں؟

(ج) کیا ان میں ٹائلٹ کی سہولیات دستیاب ہے میٹھا پانی پینے کے لئے دستیاب ہے کتنے واٹر الیکٹرک کولر لگے ہوئے ہیں پنکھے / اے سی وغیرہ دستیاب ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ فیصل آباد شہر میں Speedos بسیں چلانے کا منصوبہ سابقادور میں شروع کرنے کے لئے بسیں فراہم کی گئی تھیں مگر یہ بسیں نہیں چلائی گئی ہیں جبکہ یہ انٹرنیشنل Level کا شہر ہے اور یہاں پر سینکڑوں کی تعداد میں اندرون وبیرون ملک سے لوگ / تاجر آتے ہیں ان بسوں کی خرید کے اخراجات کتنے ہیں اور ان کو آپریشنل نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی):

(الف) متعلقہ سیکرٹری ڈسٹرکٹ ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی فیصل آباد سے جواب طلب کیا گیا جو کہ درج ذیل ہے:۔ فیصل آباد میں سرکاری و غیر سرکاری اڈوں کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:۔

1۔ بی کلاس جنرل بس سٹینڈ، فیصل آباد

2۔ بی کلاس جنرل سٹینڈ سٹی ٹرمینل، فیصل آباد

3۔ سی کلاس سٹینڈ، سمندری ضلع فیصل آباد

4۔ سی کلاس سٹینڈ تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد

5۔ سی کلاس سٹینڈ، جڑانوالہ ضلع فیصل آباد

6۔ سی کلاس ویگن سٹینڈ جڑانوالہ ضلع فیصل آباد

7۔ سی کلاس سٹینڈ چک جھمرہ ضلع فیصل آباد

8۔ ڈی کلاس نادر فلائنگ کوچ، جناح کالونی، فیصل آباد

9۔ڈی کلاس نیو سبحان فلائنگ کوچ، ریلوے سٹیشن چوک، فیصل آباد

10۔ڈی کلاس کوہستان لگژری کوچ، ریلوے سٹیشن چوک، فیصل آباد

11۔ڈی کلاس الہلال ٹریولز، سرگودھا روڈ، فیصل آباد

12۔ڈی کلاس خواجہ ٹریول سروس، راجباہ سروالا روڈ، فیصل آباد

13۔ڈی کلاس تیمور ٹریولز، جی ٹی ایس چوک، فیصل آباد

14۔ڈی کلاس سپیڈ سٹار ٹریولز، سرگودھا روڈ، فیصل آباد

15۔ڈی کلاس ڈائیوو ایکسپریس بس ٹرمینل، فیصل آباد

16۔ڈی کلاس حسن ٹریول سروس، جڑانوالہ، ضلع فیصل آباد

17۔ڈی کلاس راوی ٹریولز، تحصیل جڑانوالہ، ضلع فیصل آباد

18۔ڈی کلاس عاشق ٹریولز، لاہور روڈ، جڑانوالہ، ضلع فیصل آباد

19۔ڈی کلاس فرینڈز ٹریول، لاہور روڈ جڑانوالہ، ضلع فیصل آباد

20۔ڈی کلاس اتفاق ٹریولز، قائداعظم روڈ، تاندلیانوالہ فیصل آباد

21۔ڈی کلاس جٹ ٹریولز ماموں کانجن، تاندلیانوالہ، ضلع فیصل آباد

22۔ڈی کلاس، علی ٹریول سروس، کنجوانی، تحصیل تاندلیانوالہ، ضلع فیصل آباد

23۔ڈی کلاس راجپوت ٹریولز، ماموں کانجن، تحصیل تاندلیانوالہ، ضلع، فیصل آباد

24۔ڈی کلاس رانا ادریس ٹریولز کھرڑیانوالہ، ضلع، فیصل آباد

25۔سی کلاس سٹینڈ ڈجکوٹ، ضلع فیصل آباد

(ب) **بی کلاس جنرل بس سٹینڈ، فیصل آباد:**

نمبر شمار	عہدہ مع گریڈ	تعداد اسامی
1۔	ایڈمنسٹریٹر (17)	1
2۔	اسسٹنٹ ایڈمنسٹریٹر (17)	1
3۔	رینٹ انسپکٹر (14)	1
4۔	انسپکٹر (14)	1

5۔	جونیئر کلرک(11)	2
6۔	الیکٹریشن(5)	1
7۔	ڈرائیور(5)	1
8۔	چوکیدار(2)	2
9۔	نائب قاصد(3)	1
10۔	سینٹری سپروائزر(5)	1
11۔	سینٹری ورکر(2)	6

بی کلاس جنرل سٹینڈ سٹی ٹرمینل، فیصل آباد:

نمبر شمار	عہدہ مع گریڈ	تعداد اسامی
1۔	ایڈمنسٹریٹر (17)	1
2۔	رینٹ انسپکٹر(14)	1

سی کلاس سٹینڈ، تاندلیانوالہ، ضلع فیصل آباد:

نمبر شمار	عہدہ مع گریڈ	تعداد اسامی
1۔	لیز کلرک (11)	1
2۔	رینٹ کلرک(11)	1
3۔	سینٹری ورکر	1

سی کلاس جنرل وویگن سٹینڈ، جڑانوالہ، ضلع فیصل آباد

نمبر شمار	عہدہ مع گریڈ	تعداد اسامی
1۔	کلرک(11)	1
2۔	الیکٹریشن (05)	1
3۔	سینٹری ورکر	2

سی کلاس جنرل وویگن سٹینڈ، چک جھمرہ، ضلع فیصل آباد

نمبر شمار	عہدہ مع گریڈ	تعداد اسامی
1	سینٹری ورکر	1

سی کلاس سٹینڈ، سمندری، ضلع فیصل آباد

نمبر شمار	عہدہ مع گریڈ	تعداد اسامی
1	کلرک (11)	1
2	سینٹری ورکر	2

سی کلاس سٹینڈ، ڈجکوٹ ضلع فیصل آباد

No Post،بی کلاس جنرل بس سٹینڈ فیصل آباد اور بی کلاس جنرل سٹینڈ، سٹی ٹرمینل فیصل آباد پر موٹر وہیکل رولز 1969 کے مطابق تمام سہولتیں میسر ہیں۔ جبکہ تمام سی کلاس سٹینڈز میں بنیادی سہولتوں کا فقدان ہے، اس ضمن میں متعلقہ تحصیلوں کے چیف آفیسرز کو شوکاز نوٹس بھی جاری کئے گئے ہیں جس میں ان کو تنبیہ کی گئی ہے کہ سٹینڈز پر تمام بنیادی سہولتیں میسر کریں ورنہ قانونی کارروائی کرتے ہوئے سٹینڈز کے لائسنس منسوخ کر دیئے جائیں گے۔

(ج) **بی کلاس جنرل بس سٹینڈ، فیصل آباد:**

بی کلاس جنرل بس سٹینڈ پر 31 ٹائلٹ موجود ہیں، تازہ میٹھے پانی کے چار واٹر کولر ہیں، اس کے علاوہ پنکھے بھی لگے ہوئے ہیں۔

بی کلاس جنرل سٹینڈ سٹی ٹرمینل، فیصل آباد:

بی کلاس جنرل سٹینڈ سٹی ٹرمینل پر 09 ٹائلٹ موجود ہیں، تازہ میٹھے پانی کے دو واٹر کولر ہیں، اس کے علاوہ پنکھے بھی لگے ہوئے ہیں۔

سی کلاس سٹینڈ، تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد:

سی کلاس سٹینڈ تاندلیانوالہ پر مرد و خواتین کے لئے علیحدہ علیحدہ ٹائلٹ موجود ہیں، تازہ میٹھے پانی کے دو واٹر کولر ہیں۔

سی کلاس جنرل سٹینڈ، جڑانوالہ ضلع فیصل آباد:

سی کلاس جنرل سٹینڈ پر 4 0 ٹائلٹ ہیں، تازہ میٹھے پانی کا ایک واٹر کولر ہے اور کوئی پنکھا موجود نہ ہے۔

سی کلاس جنرل ویگن سٹینڈ پر 2 0 ٹائلٹ ہیں، تازہ میٹھے پانی کے دو واٹر کولر ہیں اور تین عدد پنکھے لگے ہوئے ہیں۔

سی کلاس جنرل سٹینڈ، چک جھمرہ ضلع فیصل آباد:

سی کلاس جنرل سٹینڈ چک جھمرہ پر 03 ٹائلٹ ہیں، تازہ میٹھے پانی کا انتظام ہے۔

سی کلاس سٹینڈ، سمندری ضلع فیصل آباد:

سی کلاس سٹینڈ سمندری پر مرد و خواتین کے لئے علیٰحدہ علیٰحدہ 02 ٹائلٹ موجود ہیں، تازہ میٹھے پانی کا بھی انتظام ہے۔

سی کلاس سٹینڈ، ڈجکوٹ ضلع فیصل آباد:

سی کلاس جنرل سٹینڈ ڈجکوٹ پر 02 ٹائلٹ ہیں لیکن وہ زیر تعمیر ہیں، تازہ میٹھے پانی کا ایک کولر ہے۔

(د) فیصل آباد ضلع میں کبھی بھی Speedo بسیں فراہم نہیں کی گئیں۔ کمشنر فیصل آباد ڈویژن فیصل آباد نے بروئے لیٹر مورخہ 21.02.2019 سیکرٹری ٹرانسپورٹ حکومت پنجاب سے گزارش کی ہے کہ فیصل آباد میں پچاس Speedo بسیں فراہم کی جائیں۔ یہ بسیں فیصل آباد اربن ٹرانسپورٹ سسٹم (FUTS) کے زیر انتظام چلانے کا منصوبہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال کے جز (ب) میں پوچھا تھا کہ سرکاری بس سٹینڈ پر کتنے سرکاری ملازمین تعینات ہیں تو اس حوالے سے مجھے پوری تفصیل بتا دی گئی ہے۔ میرا ضمنی سوال جز (د) کے حوالے سے ہے میں نے اپنے سوال میں پوچھا تھا کہ فیصل آباد شہر میں Speedo buses چلانے کا منصوبہ سابقہ دور میں شروع کرنے کے لئے بسیں فراہم کی گئی تھیں مگر یہ بسیں نہیں چلائی گئیں تو انہوں نے جواب میں لکھا ہے کہ کمشنر فیصل آباد کی طرف سے ایک

summary move ہوئی تھی تو اس پر آگے کیا progress ہوئی، میں اس حوالے سے آپ کو تھوڑی تفصیل بتانا چاہوں گا کہ فیصل آباد شہر جو ہے۔۔۔

جناب سپیکر: طاہر صاحب! اس سوال کے جواب میں کافی لمبی تفصیل بتائی گئی ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں یہی بتانے لگا ہوں کہ ایک کروڑ 25 لاکھ آبادی کے شہر کو کوئی ایک بھی پبلک ٹرانسپورٹ نہیں دی گئی۔ 18-2017 میں فیصل آباد شہر میں جو اربن ٹرانسپورٹ چلتی تھی ان کو بھی ban کر دیا گیا۔ اب وہاں پر چنگ چی رکشوں کی بھرمار ہے۔

جناب سپیکر: طاہر صاحب! آپ کے کہنے کا مقصد ہے کہ جس طرح لاہور شہر میں buses چل رہی ہیں اس طرح کی buses فیصل آباد میں چلنی چاہئیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! جی، بالکل آپ صحیح پوائنٹ پر پہنچے ہیں۔ میری گزارش صرف یہ ہے کہ۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! کیا فیصل آباد شہر میں buses چلانے کے حوالے سے کوئی proposal ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! جی، بالکل proposal ہے۔

جناب سپیکر: طاہر صاحب! آپ منسٹر صاحب کی بات سن لیں۔

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی): جناب سپیکر! بالکل، اس وقت پنجاب حکومت کی یہ کوشش ہے اور اس حوالے سے funds بھی allocate ہوئے ہیں جس میں فیصل آباد شہر بھی شامل ہے۔ ہم انشاءاللہ بہت۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ دیکھیں کہ فیصل آباد شہر لاہور شہر کے بعد سب سے بڑا شہر ہے۔ فیصل آباد شہر کی 11 سیٹیں ایم این ایز کی ہیں۔

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی): جناب سپیکر! میں گزارش کر رہا ہوں کہ سی ایم پنجاب نے خصوصی طور پر ہدایت دی ہے اور اس پر ڈیپارٹمنٹ کام بھی کر رہا ہے۔ اس financial

year میں ہم نے اس حوالے سے ساڑھے تین ارب روپے رکھے ہوئے ہیں جس میں فیصل آباد کا حصہ بھی شامل ہے اور انشاءاللہ فیصل آباد میں ہم بہت جلد پبلک ٹرانسپورٹ چلا دیں گے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! اصل بات یہ ہے کہ دیکھیں جب میں نے 2018 میں سوال پوچھا تھا تو آپ نے on the floor of the House منسٹر صاحب سے commitment لی تھی اس کے بعد پھر 2019 آ گیا۔۔

جناب سپیکر: طاہر صاحب! اب 2019 کی بات کرنے کی کیا ضرورت ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! اب 2019 بھی گزر گیا، 2020 بھی گزر گیا اور 2021 بھی 10 دن بعد گزر جائے گا اور اس کے بعد 2022 آ جائے گا۔

جناب سپیکر: طاہر صاحب! 2022 آنے میں 5 دن رہ گئے ہیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! ایہہ لگدا اے چودھری صاحب تہانوں ہی آ کے ایہہ کم کرنا پئے گا ایہہ کم باقی کسے اور کولوں نہیں ہونا۔

جناب سپیکر: طاہر صاحب! نہیں او کر دے پئے نیں انشاءاللہ۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! دیکھیں جو اچھا کام کرتا ہے میں اسے خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ آپ کے جو منصوبے تھے۔۔

جناب سپیکر: طاہر صاحب! انہوں نے اپنے جواب میں لکھا ہوا ہے کہ 50 عدد Speedo buses فیصل آباد اربن ٹرانسپورٹ سسٹم (FUTS) کے زیر انتظام چلانے کا منصوبہ ہے۔ کیا منسٹر صاحب! ایسا ہی ہے؟

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی): جناب سپیکر! اس وقت حکومت پنجاب ہمارے financial year میں بجٹ بھی reflect کر رہی ہے تو انشاءاللہ بہت جلد ہم فیصل آباد کو بہترین پبلک ٹرانسپورٹ دینے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ کے فیصل آباد سے بہت سے members elect ہوئے ہیں۔

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی): جناب سپیکر!جی، بالکل آپ درست فرما رہے ہیں۔ میں صرف یہاں پر یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ایک ہم short term consultancy کروا رہے ہیں جس میں ہمارے شہر فیصل آباد کے لئے transport system introduce ہو گا۔ میں اپنے معزز رکن کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ ہم بہت جلد فیصل آباد میں پبلک ٹرانسپورٹ شروع کر دیں گے۔

جناب سپیکر: طاہر صاحب! ٹھیک ہے منسٹر صاحب نے یقین دہانی کروادی ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! مجھے صرف اتنی commitment on the floor of the House لے دیں کہ یہ جون سے پہلے پہلے جو سمری بنائی گئی ہے یا جو بسوں کے لئے فنڈز رکھا گیا ہے اس کو یہ utilize کر دیں گے اور اگر یہ اپنی commitment سے پھریں گے تو میں پھر اس پر تحریک استحقاق لے کر آؤں گا۔

جناب سپیکر: طاہر صاحب! دیکھیں منسٹر صاحب کوئی تاریخ نہیں دے سکتے کیونکہ ان کے پاس فنانس ڈیپارٹمنٹ تو نہیں ہے انہوں نے meeting call کر کے سی ایم صاحب کو request کرنی ہے۔ جب اس حوالے سے funds release ہو جائیں گے تب یہ آپ کے ساتھ commitment کر سکتے ہیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! جو funds allocate ہو جاتے ہیں۔۔

جناب سپیکر: طاہر صاحب! آپ allocation کی بات چھوڑیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر!جب ایک پراجیکٹ کے لئے پیسے رکھ دیئے گئے۔۔

جناب سپیکر: طاہر صاحب! میری بات سنیں۔ آپ کوئی بھی بجٹ اٹھا کر دیکھ لیں allocation ہو جاتی ہے لیکن اصل مقصد یہ ہوتا ہے وہ allocation funds کی شکل میں کب ہوتی ہے کہ جس پراجیکٹ میں وہ funds استعمال ہونے ہیں کب ان کو release کیا جاتا ہے پھر اس کے بعد commitment ہوتی ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر!میں یہی کہہ رہا ہوں کہ معزز منسٹر صاحب وہی وعدہ کر لیں۔

جناب سپیکر: پھرP&D کے پاس جانا ہے، پھر ادھر جانا ہے پھر ادھر جانا ہے۔ان سے وہ بات کریں جو ان کے بس میں ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! ایہہ دا مطلب اے کہ پھر نہ ہی سمجھئے؟

جناب سپیکر: نہیں، نہ نہیں ہے،information آگئی ہے کہ نیت ہے اور کرنا بھی چاہ رہے ہیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! اگر نیت ہو تو پورے پنجاب کو ٹرانسپورٹ مہیا کر سکتے ہیں لیکن پورے پنجاب کے اندر کسی بھی شہر میں پبلک ٹرانسپورٹ کی completely service نہیں دی جا رہی۔آپ فیصل آباد دیکھ لیں، گوجرانوالہ، راولپنڈی اور ملتان کو دیکھ لیں سوائے میٹروز کے کوئی پبلک ٹرانسپورٹ ہی نہیں ہے۔کیا یہ پنجاب کے عوام کے ساتھ زیادتی نہیں ہے؟ایک block allocation میں پیسے رکھ دیئے گئے، جب آپ نے بجٹ پاس کرایا۔۔۔

جناب سپیکر: جناب محمد طاہر پرویز! میری بات سنیں! آپ کو پتا ہے کہ ہمارے ادارے Ambulance Service کے پیسے کیسے release ہوئے ہیں؟ یہ ابھی release ہوئے ہیں۔یہ اتنا آسان نہیں ہوتا اور اس میں اپوزیشن کی بھی contribution ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! آپ سے بہتر کوئی نہیں جانتا کہ اگر پیسے release کروانے ہوں تو پھر دو دن میں سمری منظور ہوتی ہے۔

جناب سپیکر: میں تو اس کا credit آپ کو بھی دے رہا ہوں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! اب آپ دیکھیں کہ کیا لوکل گورنمنٹ کی تین تین سمریاں منظور نہیں ہوئیں؟لوکل ایکٹ پاس نہیں ہوئے؟فیصل آباد ایک کروڑ 25 لاکھ کی آبادی پر مشتمل ہے اور یہ کروڑوں لوگوں کا مسئلہ ہے۔یہاں پر فیصل آباد کے ممبران بیٹھے ہیں مجھے تو یہ سوچ کر اپنے آپ پر افسوس ہوتا ہے کہ فیصل آباد سے ممبران اسمبلی اس بات پر آواز اٹھانے کے لئے تیار ہی نہیں ہیں۔یہ سوا کروڑ لوگوں کا معاملہ ہے۔۔۔

جناب سپیکر: اب یہ notice میں آگیا ہے اور فیصل آباد والے بھی سن رہے ہیں ان تک آپ کی آواز پہنچ رہی ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! اگر آپ مطمئن ہیں تو میں بیٹھ جاتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی گزارش کی ہے کہ اس پر short term consultancy ہو رہی ہے جو انشاء اللہ ایک دو ماہ میں مکمل ہو جائے گی اس پر حکومت پنجاب فنڈز بھی allocate کر چکی ہے جیسے ہی اس کی feasibility ہو جاتی ہے اس پر fast track پر کام ہو گا۔ ہمیں خود بھی احساس ہے اور فیصل آباد نے سب سے زیادہ ہماری حکومت کو support کیا ہے اس کے لئے وزیر اعظم صاحب اور وزیر اعلیٰ صاحب کی خصوصی ہدایات ہیں کہ وہاں فوری طور پر ٹرانسپورٹ سسٹم شروع ہو اور میں معزز رکن کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ آپ بالکل بے فکر رہیں ہم بہت جلد فیصل آباد میں ٹرانسپورٹ سسٹم چلائیں گے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! جس طرح ان کے پہلے سارے وعدے پورے ہوئے ہیں یہ وعدہ بھی اسی طرح کا وعدہ ہے۔ میں منسٹر صاحب کو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ خدا کے لئے فیصل آباد کے لوگوں پر رحم کریں، ملتان کے لوگوں پر رحم کریں، راولپنڈی کے لوگوں پر رحم کریں۔ فیصل آباد وہ شہر ہے جہاں پر اربوں روپے ٹیکس کی وصولی کی جاتی ہے اور وہ لوگ 103 فی صد recovery دیتے ہیں لیکن اس کے باوجود اگر ان کو پبلک ٹرانسپورٹ مہیا نہیں کی جا رہی تو میں سمجھتا ہوں یہ فیصل آباد کے شہریوں کے ساتھ بڑی زیادتی ہے۔ اگر اس منصوبے کے پیسے منظور نہ ہوتے، اگر ٹرانسپورٹ کے لئے پیسے نہ رکھے جاتے تو میں کبھی بھی اس بحث میں نہ پڑتا۔ میں اس بحث میں صرف اس لئے پڑا ہوا ہوں کہ خدا کے لئے جب آپ نے بجٹ میں پیسے منظور کر لئے ہیں، سکیمیں allocate ہو گئیں ہیں اور سارا کچھ complete ہو گیا ہے، آپ کے روٹ بھی clear ہیں تو پھر یہ اتنی رکاوٹ کیوں ڈالی جا رہی ہے اور لیت و لعل سے کام کیوں لیا جا رہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جس طرح پی ٹی آئی پہلے عوام کو دھوکہ دے کر آئی ہے اب ہاؤس کو دھوکہ دیا جا رہا ہے۔

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین نوابزادہ وسیم خان بادوزئی کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! یہ بالکل fair بات نہیں ہے، قوم کے ٹیکس کے اربوں روپے ہیں جو لوگوں پر خرچ ہونے ہیں وہ کیوں خرچ نہیں کئے جا رہے؟

جناب چیئر مین: آپ منسٹر صاحب کی بات سن لیں۔جی، منسٹر صاحب!

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی): جناب چیئرمین! میرے بھائی جذباتی ہو رہے ہیں میں ان کی معلومات کے لئے گزارش کرنا چاہتا ہوں یہ فرما رہے ہیں کہ کیوں نہیں خرچ ہو رہے ؟ ہم تو خرچ کرنا چاہتے ہیں اور پورے پنجاب میں خرچ کرنا چاہتے ہیں لیکن ہم کیا کریں کہ ہم صرف اورنج لائن کو 17 / 16 ارب روپے کی سبسڈی دے رہے ہیں یہ ہمارے لئے بہت بڑی مصیبت بنی ہوئی ہے۔ پچھلی حکومت کے جو منصوبے تھے ہم تو انہیں چلانے کی کوشش کر رہے۔ معزز ممبر تسلی رکھیں ہمیں بھی اس چیز کا احساس ہے ہم خود سیاسی لوگ ہیں ہمیں بھی اپنی عوام کا احساس ہے۔ میں پہلے بھی on the floor of the House گزارش کر چکا ہوں کہ حکومت پنجاب اس وقت فیصل آباد میں پبلک ٹرانسپورٹ چلانا چاہتی ہے اور انشاء اللہ ہم بہت جلد وہاں پر پبلک ٹرانسپورٹ چلا دیں گے۔اب اس پر معزز بھائی جو گفتگو فرما رہے ہیں اس حوالے سے میں بڑا واضح عرض کر چکا ہوں کہ ہم consultancy کے بغیر اس طرح کا سسٹم شروع نہیں کر سکتے اس لئے short term consultancy ہو رہی ہے اور within two months ہم اس پوزیشن میں ہوں گے کہ ہم فیصل آباد میں پبلک ٹرانسپورٹ کے لئے آگے بڑھ سکیں گے۔۔۔

جناب چیئر مین: شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ کنول پرویز چودھری کا ہے۔۔۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئر مین! میرا سوال نمبر 2160 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئر مین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور شہر میں چنگ چی رکشہ کی تعداد و فٹنس اہلیت کو جانچنے سے متعلقہ تفصیلات

*2160: **محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) شہر لاہور میں کل کتنے چنگ چی رکشے چل رہے ہیں؟

(ب) ان چنگ چی رکشوں کی فٹنس اہلیت کو جانچنے کا کوئی طریق کار ہے تو کیا ہے؟

(ج) کیا محکمہ چنگ چی رکشوں کے متبادل ذرائع آمد و رفت کے لئے کوئی منصوبہ لانے کا ارادہ رکھتا ہے؟

(د) کیا محکمہ چنگ چی رکشا چلانے کے لئے ڈرائیونگ لائسنس جاری کرتا ہے؟

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی):

(الف) لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی نے سٹی ٹریفک پولیس کے تعاون سے سال 2014 میں انرولمنٹ موٹر سائیکل رکشا کے نام سے ایک سروے کیا تھا جس کے مطابق شہر میں موٹر سائیکل رکشوں کی تعداد 32649 تھی جس میں اب خاطر خواہ اضافہ ہو چکا ہے۔

(ب) حکومت پنجاب نے موٹر وہیکلز کی فٹنس کے پرانے نظام کو جدید خطوط پر استوار کرنے کے لئے ایک سویڈش فرم M/S OPUS INSPECTION (PVT) Ltd. کے ساتھ بین الاقوامی معیار کے مطابق جدید کمپیوٹرائزڈ مشینوں کے ذریعے گاڑیوں کو چیک کر کے فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کرنے کے لئے معاہدہ کیا ہے۔ تمام چنگ چی / موٹر سائیکل رکشوں کے لئے بھی روٹ پرمٹ لینے کے لئے اس ادارہ (OPUS) سے کمپیوٹرائزڈ فٹنس سرٹیفکیٹ حاصل کرنا لازمی ہے۔

(ج) ادارہ نئی بسوں کی خرید کے لئے کوشاں ہے جس کے لئے حکومت سے بات چیت جاری ہے۔ نئی بسوں کی آمد سے عوام الناس کو مزید بہتر اور محفوظ سفری سہولیات مہیا ہو سکیں گی۔

(د) ڈرائیونگ لائسنس کا جاری کرنا، ادارہ کے دائرہ کار میں نہیں۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ کنول پرویز چوہدری: جناب چیئرمین! میں نے سوال کے جز (ب) میں پوچھا تھا کہ چنگ چی رکشوں کی فٹنس اور اہلیت کو جانچنے کا کوئی طریق کار ہے تو کیا ہے؟ محکمے نے جواب میں بتایا ہے کہ سویڈش فرم کے ساتھ معاہدہ کیا ہے جو چنگ چی رکشوں اور موٹر سائیکل رکشوں کے روٹ پرمٹ لینے کے لئے اس ادارے سے کمپیوٹرائزڈ فٹنس سرٹیفکیٹ حاصل کرنا لازمی ہے۔ میرا ضمنی سوال ہے کہ یہ جواب 2019 میں آیا تھا تو کیا 2019 سے لے کر اب تک کتنے چنگ چی رکشوں کی فٹنس جانچ لی گئی ہے، کتنوں کے پرمٹ جاری کر دیئے گئے ہیں اور ان کے فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کرنے کے لئے انہوں نے کیا پیمانہ رکھا تھا؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی): جناب چیئرمین! میڈم نے جو سوال کیا تھا اس کے مطابق محکمے نے اس کا جواب دے دیا ہے۔ان کا سوال تھا کہ چنگ چی رکشوں کی فٹنس اہلیت کو جانچنے کا کوئی طریق کار ہے تو محکمے نے اس کی تفصیل بتا دی ہے کہ سویڈش کمپنی فٹنس چیک کرتی ہے۔اب محترمہ نے سوال کیا ہے کہ کتنے ہوئے ہیں تو یہ نیا سوال بنتا ہے لہٰذا fresh question کریں تو اس کا جواب مل جائے گا۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئرمین! میری گزارش ہے کہ پھر اس کا جواب ہی نہ دیتے، ابھی 2019 کی information share کی جا رہی ہے کہ 2019 میں یہ کہا گیا کہ سویڈش فرم کے ساتھ معاہدہ ہو رہا ہے یا ہو گیا ہے اور اس کے تحت اس کی فٹنس چیک کی جائے گی۔روزانہ سڑکوں پر چلتے ہوئے چنگ چی رکشے موت کا باعث بنتے ہیں آئے دن الٹ جاتے ہیں، ٹریفک کی روانی متاثر کرتے ہیں، نہ تجربہ کار ڈرائیور دوسروں کی زندگیوں سے کھیلتے ہیں۔ اگر 2019 میں معاہدہ ہوا تھا تو 2021 تک اس پر کوئی کارروائی نہیں ہوئی؟ کیا ان کی فٹنس چیک کی ہی نہیں گئی؟ کم از کم یہ تو پتا ہونا چاہیے۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی): جناب چیئرمین! میڈم کا بڑا specific سوال تھا کہ چنگ چی رکشوں کی فٹنس کی اہلیت جانچنے کا کیا طریق کار ہے اس کا طریق کار بیان کر دیا ہے۔ اب میڈم اس کی تفصیل چاہ رہی ہیں تو نیا سوال دے دیں پھر اس کی تفصیل مل جائے گی۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ اس پر fresh question ڈال دیں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئرمین! میں fresh question دے دیتی ہوں لیکن اگر 2019 کے سوال کا 2021 میں جواب آ رہا ہے تو اب کے دیئے ہوئے سوال کا جواب کب آئے گا؟

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ fresh question دے دیں اس کا جواب آ جائے گا۔شکریہ

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئرمین! 2019 میں اس کے جز(ج) میں کہا گیا تھا میں بار بار 2019 کو repeat کروں گی۔

جناب چیئرمین: محترمہ! منسٹر صاحب بھی یہی بات کر رہے ہیں آپ fresh question دیں تو اس پر جواب آجائے گا۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئرمین! اگر 2019 کے سوال کا جواب 2021 میں آئے اور وہ بھی تسلی بخش نہیں ہے تو اگر میں اب سوال دوں تو کیا اس کا جواب 2025 میں آئے گا؟

جناب چیئرمین: ایسی بات نہیں ہے۔ آپ نیا سوال دیں جلدی اس کا جواب آجائے گا۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: اس کا مطلب ہے کہ عوام کے مسئلے پر بات کرنا بھی جرم ہے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ نے بات کر لی ہے اور منسٹر صاحب نے اس کا جواب بھی دے دیا ہے-اب آپ fresh question ڈال دیں تو اس پر جواب دے دیں گے۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئرمین! سوال میں تھا کہ متبادل آمد و رفت کے لئے بس سروس شروع کی جائے گی لہٰذا کم از کم یہ تو بتا دیں کہ 2019 سے 2021 تک کوئی نئی بس شروع کی بھی ہے یا نہیں؟

جناب چیئرمین: آپ تشریف رکھیں اس کا جواب لے لیتے ہیں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی): جناب چیئرمین! میں یہ گزارش کرنی چاہتا ہوں کہ COVID-19 کے pandemic کی وجہ سے پورا ٹرانسپورٹ سیکٹر متاثر ہوا ہے۔اب حکومت پنجاب fast track کے اُوپر لاہور، فیصل آباد، ملتان، بہاولپور اور جنوبی پنجاب کے اضلاع میں بس سروس شروع کرنے جا رہی ہے۔ میں محترمہ کنول پرویز چودھری کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاءاللہ تعالیٰ لاہور شہر میں ہم مزید ٹرانسپورٹ کی سہولتیں مہیا کرنے جا رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔ اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 2212 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد شہر میں سپیڈو بس چلانے سے متعلقہ تفصیلات

*2212: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سابقہ دور حکومت میں فیصل آباد شہر میں جدید ٹرانسپورٹ چلانے کے لئے Speedo بسیں فراہم کی گئی تھیں؟

(ب) اس پروگرام کے تحت کتنی بسیں اس شہر کے لئے فراہم کی گئی تھیں اور یہ بسیں اب کہاں کہاں کھڑی ہوئی ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ بسیں کھڑی کھڑی ناکارہ ہو رہی ہیں اور ان پر خرچ کروڑوں روپے ضائع ہونے کا خدشہ ہے؟

(د) کیا حکومت اس شہر میں یہ جدید Speedo بسیں جلد از جلد چلانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی):

(الف) جی، نہیں! بلکہ صداقت یہ ہے کہ سابقہ دورِ حکومت میں فیصل آباد شہر میں میٹرو بس اور سپیڈو بس چلانے کے لئے ایک Feasibility Study کی گئی تھی جسے سال 2015 میں مکمل کر لیا گیا تھا لیکن Study Report کی گزارشات پر تاحال عمل درآمد کرنے کا حکم صادر نہیں کیا گیا۔

(ب) تاحال فیصل آباد کے لئے بسیں فراہم نہیں کی گئیں، بقیہ جواب (الف) کی روشنی میں ملاحظہ فرمائیں۔

(ج) تاحال فیصل آباد کے لئے بسیں فراہم نہیں کی گئیں، بقیہ جواب (الف) کی روشنی میں ملاحظہ فرمائیں۔

(د) موجودہ حکومت فیصل آباد میں جدید سپیڈو بسیں چلانے کا جلد از جلد ارادہ نہیں رکھتی۔

جناب چیئرمین: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! میں نے اپنے سوال کے جز (الف) میں یہ پوچھا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ سابقہ دور حکومت میں فیصل آباد شہر میں جدید ٹرانسپورٹ چلانے کے لئے Speedo

بسیں فراہم کی گئی تھیں؟اس کے جواب میں کہا گیا ہے کہ جی نہیں! بلکہ صداقت یہ ہے کہ سابقادورِ حکومت میں فیصل آباد شہر میں میٹروبس اور سپیڈو بس چلانے کے لئے ایک Feasibility Study کی گئی تھی جسے سال2015میں مکمل کر لیا گیا تھا لیکنStudy Reportکی گزارشات پر تاحال عمل درآمد کرنے کا حکم صادر نہیں کیا گیا۔اس کے بعد میں نے اپنے سوال کے جز(ب) میں یہ پوچھا تھا کہ اس پروگرام کے تحت کتنی بسیں اس شہر کے لئے فراہم کی گئی تھیں اور یہ بسیں اب کہاں کہاں کھڑی ہوئی ہیں؟اس کے بعد میں نے اپنے سوال کے جز(ج)میں یہ پوچھا تھا کہ کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ بسیں کھڑی کھڑی ناکارہ ہورہی ہیں اوران پر خرچ ہونے والے کروڑوں روپے ضائع ہونے کا خدشہ ہے؟

جناب چیئرمین!ابھی وزیر ٹرانسپورٹ نے میرے ایک پچھلے سوال میں بھی یہی جواب دیا ہے جو کہ اس سوال کے جواب میں کہا گیا ہے۔اب میں جز(ب)،(ج) اور(د) کے جوابات پڑھ دیتا ہوں۔جواب کے جز(ب) میں کہا گیا ہے کہ تاحال فیصل آباد کے لئے بسیں فراہم نہیں کی گئیں،بقیہ جواب(الف)کی روشنی میں ملاحظہ فرمائیں۔آگے جواب کے جز(ج)میں کہا گیا ہے کہ تاحال فیصل آباد کے لئے بسیں فراہم نہیں کی گئیں،بقیہ جواب(الف)کی روشنی میں ملاحظہ فرمائیں۔اس کے بعد جز(د)کے جواب میں کہا گیا ہے کہ موجودہ حکومت فیصل آباد میں جدید سپیڈو بسیں چلانے کا جلد از جلد ارادہ نہیں رکھتی۔جبکہ ابھی وزیر ٹرانسپورٹ صاحب on the floor of the Houseیہstatementدے چکے ہیں کہ ہم فیصل آباد شہر کو بسیں دے رہے ہیں۔ابھی دس منٹ پہلے منسٹر صاحب نے ایوان میں یہ کہا ہے۔مجھے بتایا جائے کہ محکمہ غلط بیانی کر رہا ہے یا پھر منسٹر صاحب کیstatementغلط ہے؟

وزیر ٹرانسپورٹ(جناب محمد جہانزیب خان کھچی):جناب چیئرمین!محترم رکن اسمبلی کا سوال سال 2019کا تھا اور جوprintedجواب ایوان میں پیش کیا گیا ہے اس میں سال2019کا جواب درج ہے جبکہ میں نے ان کے پہلے سوال میں on the floor of the House latest situationبتائی ہے۔محکمہ ٹرانسپورٹ کے لئے جوfunds allocateہوئے ہیں وہ ہمارے بجٹ میںreflectکر رہے ہیں اور اس میں جھوٹ یا غلط بیانی والی کوئی بات نہیں ہے۔چونکہ معزز رکن کا سوال سال2019کا تھا اورprintedجواب میں سال2019کیsituationبتائی گئی ہے۔اب

میں اس حوالے سے latest position بتا رہا ہوں کہ حکومت پنجاب فیصل آباد شہر کو ترجیحی بنیادوں پر انشاءاللہ تعالیٰ ٹرانسپوٹ سسٹم دے رہی ہے اور میں اپنے اس جواب پر قائم ہوں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! یہ ہاؤس پنجاب کے 12 کروڑ عوام کا نمائندہ ہے۔ سال 2019 کے اندر ایک سوال پوچھا جاتا ہے۔ میں صرف فیصل آباد شہر کی بات نہیں کر رہا بلکہ میں ملتان، گوجرانوالہ، راولپنڈی اور دوسرے تمام بڑے شہروں کی بات کر رہا ہوں۔ جب آپ نے مالی سال 2019 کا بجٹ منظور کروایا تھا تو اس میں آپ نے ٹرانسپورٹ کے لئے پیسے رکھے لیکن آپ وہ رقم utilize نہیں کر سکے۔ جب مالی سال 2020 کا بجٹ منظور کروایا گیا تو اس میں بھی ٹرانسپورٹ کے لئے پیسے رکھے گئے لیکن وہ بھی utilized نہیں ہوئے تو مجھے بتایا جائے کہ یہ نااہلی کس کی ہے؟

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی): جناب چیئرمین! میں معزز رکن کی بات سے بالکل اتفاق نہیں کرتا۔ میں پہلے بھی گزارش کر چکا ہوں کہ 20-2019 میں حکومت پنجاب نے پوری کوشش کی ہے کہ سابقہ حکومت کے جو منصوبے نامکمل رہ گئے ہیں ان کو مکمل کیا جائے۔ اس میں اورنج لائن کا ایک بڑا منصوبہ بھی شامل تھا جس کو ہم نے مکمل کیا ہے۔ محکمہ ٹرانسپورٹ نے پچھلے دو سالوں میں اپنے تمام funds utilize کئے ہیں۔ فیصل آباد کے حوالے سے میں پہلے بھی دو مرتبہ جواب دے چکا ہوں کہ انشاءاللہ حکومت فیصل آباد شہر کو ٹرانسپورٹ کی سہولتیں مہیا کرنے کے منصوبے پر ترجیحی بنیادوں پر کام کر رہی ہے۔

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! ساڈاتے حکومت دااللہ ای حافظ اے۔

جناب چیئرمین: چلیں، کوئی بات نہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔ اگلا سوال محترمہ اسوہ آفتاب کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں تو ان کے سوال نمبر 2521 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ شمیم آفتاب کا ہے۔

محترمہ شمیم آفتاب: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 2646 ہے جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع سرگودھا: کوٹ مومن لاری اڈا کو شہر سے باہر منتقل کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*2646: **محترمہ شمیم آفتاب:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع سرگودھا کوٹ مومن لاری اڈا گورنمنٹ گرلز ہائی سکول و کالج اور کوٹ مومن بازار کے درمیان ہونے کی وجہ سے شہریوں اور طالبات کو مشکل کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ لاری اڈے کے لئے متبادل جگہ موجود ہے مگر جان بوجھ کر مقامی ٹرانسپورٹر کے دباؤ کی وجہ سے اڈا شہر سے باہر منتقل نہیں کیا جارہا؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ لاری اڈے کی تعمیر کے لئے فنڈز موجود ہیں، تاحال اس پر کام شروع نہیں کیا گیا؟

(د) کیا حکومت اس لاری اڈے کو مکمل کرنے اور شہر سے باہر منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی):

(الف) تحصیل کوٹ مومن میں گورنمنٹ کا منظور شدہ کوئی بھی سی کلاس جنرل بس سٹینڈ موجود نہ ہے بلکہ کوٹ مومن میں ایک عدد ڈی کلاس پرائیویٹ بس سٹینڈ منظور شدہ ہے جو کہ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول و کالج کے ساتھ واقع ہے۔ ڈسٹرکٹ ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی سرگودھا نے اس ڈی کلاس سٹینڈ کو 2005-10-27 کو گاڑا ٹرانسپورٹ سروس کوٹ مومن کے نام سے لائسنس جاری کیا جو کہ اب تک Motor Vehicles Rules, 1969 میں دیئے گئے قوانین کے مطابق چل رہا ہے۔

(ب) میونسپل کمیٹی تحصیل کوٹ مومن نے جنرل بس سٹینڈ بنانے کے لئے جگہ مختص کی ہوئی ہے۔ اس پر عملدرآمد کے لئے میونسپل کمیٹی کوٹ مومن بہتر جواب دے سکے گی۔ جبکہ پرائیویٹ ڈی کلاس بس سٹینڈ گاڑا ٹرانسپورٹ سروس کے نام سے منظور شدہ ہے اور سال 2005 سے چل رہا ہے۔ ابھی تک اس پرائیویٹ بس سٹینڈ کو شہر سے باہر منتقل کرنے کا کوئی منصوبہ زیر غور نہ ہے۔

(ج) یہ جز میونسپل کمیٹی کوٹ مومن سے متعلقہ ہے جو کہ لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ کے زیر انتظام کام کرتی ہے۔

(د) یہ جز بھی میونسپل کمیٹی کوٹ مومن سے متعلقہ ہے جو کہ لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ کے زیر انتظام کام کرتی ہے۔

جناب چیئرمین: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شمیم آفتاب: جناب چیئرمین! میں نے یہ سوال 30 اگست 2019 میں دیا تھا۔ یہ ایک بہت بڑا مسئلہ ہے۔ وہاں پر کالج اور سکول کی دیوار کے ساتھ پرائیویٹ اڈا بنا ہوا ہے۔ گورنمنٹ کے اڈے کی زمین شہر سے باہر ہے۔ انہی کی ملی بھگت کی وجہ سے یہ اڈا شہر سے باہر منتقل نہیں ہو رہا۔ اس اڈے کے ساتھ صرف سکول اور کالج ہی نہیں بلکہ وہاں پر بازار بھی ہے اور پورے شہر کی ٹرانسپورٹ اسی اڈے پر آتی ہے۔ یہ پرائیویٹ اڈا ہے۔ گورنمنٹ کے اڈے کے لئے چھ یا سات سال پہلے جگہ دی گئی تھی لیکن ابھی تک وہاں پر اڈا نہیں بن سکا۔ جواب میں لکھا گیا ہے کہ یہ ہمارا کام نہیں بلکہ یہ محکمہ لوکل گورنمنٹ کا کام ہے تو اس محکمہ کو کون کہے گا، یہ کب ہو گا اور یہ اتنا بڑا ظلم کب ختم ہو گا؟ آج کے دن بھی وہاں پر یہ ظلم چل رہا ہے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔ منسٹر صاحب سے اس کا جواب لیتے ہیں۔ جی وزیر ٹرانسپورٹ صاحب!

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی): جناب چیئرمین! اس حوالے سے میں یہ گزارش کرنی چاہتا ہوں کہ یہ محکمہ لوکل گورنمنٹ سے متعلقہ سوال ہے اور ہم نے جواب میں یہی گزارش کی ہے۔ میں محترمہ شمیم آفتاب صاحبہ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم اس معاملے کو لوکل گورنمنٹ کے ساتھ take up کریں گے اور کوشش کریں گے کہ لوکل گورنمنٹ وہاں پر اپنا اڈا جلد از جلد operational کرے۔

محترمہ شمیم آفتاب: جناب چیئرمین! میں یہ گزارش کرتی ہوں کہ مہربانی کر کے اس پرائیویٹ اڈے کو یہاں سے ختم کریں اور اسے شہر سے باہر منتقل کیا جائے۔ یہ پرائیویٹ اڈا ہے اور گورنمنٹ کا اڈا یہ جان بوجھ کر نہیں بننے دے رہے۔

جناب چیئرمین: محترمہ!وزیر ٹرانسپورٹ نے یقین دہانی کروائی ہے کہ وہ اس معاملے کو لوکل گورنمنٹ کے ساتھ take up کر کے جلد از جلد حل کروائیں گے۔ اگلا سوال محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے۔۔۔وہ موجود نہیں ہیں تو ان کے اس سوال نمبر 2953 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں تو ان کے سوال نمبر 2998 کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال جناب شجاعت نواز کا ہے۔۔۔۔وہ موجود نہیں ہیں تو ان کے سوال نمبر 3086 کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔۔۔وہ موجود نہیں ہیں تو ان کے سوال نمبر 3093 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد معاویہ کا ہے۔

جناب محمد معاویہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب چیئرمین!میرا سوال نمبر 3210 ہے۔جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

جھنگ شہر تا لاہور،ملتان اور سرگودھا بسوں کے کرایہ سے متعلقہ تفصیلات

***3210: جناب محمد معاویہ:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) جھنگ شہر سے لاہور تک کتنا کرایہ وصول کیا جاتا ہے؟

(ب) جھنگ شہر سے ملتان اور سرگودھا کا کتنا کرایہ وصول کیا جاتا ہے؟

(ج) کیا حکومت نے ان روٹس کا کرایہ نامہ جاری کیا ہوا ہے تو کب جاری کیا تھا موجودہ کرایہ نامہ کی کاپی فراہم کی جائے؟

(د) کتنی بسیں ان روٹس پر چلتی ہیں اور کتنی سبسڈی ان بسوں کو دی جاتی ہے؟

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی):

(الف) محکمہ ٹرانسپورٹ صرف نان ائر کنڈیشنڈ پبلک ٹرانسپورٹ کا کرایہ متعین کرتا ہے۔جبکہ ائر کنڈیشنڈ ٹرانسپورٹ کا کرایہ متعلقہ کمپنیاں اپنی سروسز کے معیار اور اخراجات کے لحاظ سے خود متعین کرتی ہیں۔ بمطابق رپورٹ سیکرٹری DRTA جھنگ، موجودہ

نوٹیفکیشن کے مطابق نان ائر کنڈیشنڈ ٹرانسپورٹ کا کرایہ جھنگ سے لاہور مبلغ 204 روپے فی سواری ہے۔

(ب) نان ائر کنڈیشنڈ ٹرانسپورٹ کے لئے جھنگ سے ملتان کا کرایہ مبلغ 149 روپے فی سواری مقرر کیا گیا ہے۔ جبکہ جھنگ سے سرگودھا کا کرایہ مبلغ 115 روپے مقرر کیا گیا ہے۔

(ج) تمام متعین کردہ روٹس کا کرایہ نامہ جاری کیا جاتا ہے۔ جو کہ آخری بار مورخہ 21-6-2018 کو جاری ہوا تھا۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ان روٹس پر چلنے والی ٹرانسپورٹ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ جھنگ سے لاہور تقریباً 100 گاڑیاں

2۔ جھنگ سے ملتان تقریباً 100 گاڑیاں

3۔ جھنگ سے سرگودھا تقریباً 120 گاڑیاں

جبکہ حکومت کی طرف سے ان بسوں کو کوئی سبسڈی نہیں دی جاتی ہے۔

جناب چیئرمین: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد معاویہ: جناب چیئرمین! میں نے اپنے سوال کے جز (الف) میں یہ پوچھا تھا کہ جھنگ شہر سے لاہور تک کتنا کرایہ وصول کیا جاتا ہے؟ اس کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ air-conditioned گاڑیوں والے مسافروں کو جتنی مراعات دیتے ہیں اسی کے حساب سے وہ کرایہ وصول کرتے ہیں جبکہ non air-conditioned گاڑیوں کا کرایہ جھنگ سے لاہور مبلغ -/204 روپے فی سواری ہے۔ اسی طرح جھنگ سے ملتان کا کرایہ -/149 روپے فی سواری لکھا ہے۔ میں نے اپنے حلقے سے آج ہی معلوم کروایا ہے جو کرایہ انہوں نے -/149 روپے لکھا ہے وہاں پر -/300 روپے سے زیادہ وصول کئے جا رہے ہیں اور اسی طریقے سے جو کرایہ انہوں نے -/204 روپے لکھا ہے وہاں پر -/400 روپے سے زیادہ وصول کئے جا رہے ہیں۔ وزیر ٹرانسپورٹ صاحب ہمارے بھائی ہیں اگر نچلی سطح پر معاملات میں کوئی خرابی ہے تو ہمارا ان سے کوئی شکوہ نہیں ہے لیکن یہ اپنے محکمہ کو نچلی سطح پر ضرور دیکھیں۔ میرا پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ اگر یہ کرایہ حکومت کی طرف سے مقرر کیا گیا ہے اور جو لوگ اس سے زیادہ کرایہ وصول کر رہے ہیں تو ان کے خلاف اب تک کیا کارروائی کی گئی ہے؟ میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اگر یہ کرایہ

انہوں نے 2018 کے شیڈول کے مطابق نافذ العمل کیا ہے تو کیا آج صورتحال ایسی ہی ہے جیسا کہ میں نے اپنی رپورٹ کے مطابق آپ کو آگاہ کیا ہے؟

جناب چیئرمین: جناب محمد معاویہ! آپ کا یہ سوال سال 2019 کا ہے اور اب 2021 تقریباً ختم ہونے کو ہے۔ میرا خیال ہے کہ محکمہ نے اُس وقت کے rates دیئے ہوں گے۔ جی، منسٹر صاحب!

جناب محمد معاویہ: جناب چیئرمین! اگر انہوں نے کوئی نئے rates بنائے ہیں اور مقرر کئے ہیں تو وہ مجھے بتا دیں؟

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی): جناب چیئرمین! اس حوالے سے گزارش یہ ہے کہ جو non air-conditioned بسیں ہیں انہیں حکومت اور محکمہ ٹرانسپورٹ regulate کرتا ہے جبکہ air-conditioned بسوں کو ہم regulate نہیں کرتے۔ اس وقت 2018 کے notified rates کے مطابق کرایہ وصول کیا جارہا ہے اور اگر کہیں سے ہمیں overcharging کی رپورٹ ملتی ہے تو محکمہ اس کے خلاف ایکشن لیتا ہے اور دیگر law enforcement agencies بھی اس میں کام کرتی ہیں۔ معزز ممبر نے جو چیز یہاں ایوان میں point out کی ہے اس کو ہم مزید چیک کر لیتے ہیں اور اگر ایسی ہی صورتحال ہے تو اس پر ضرور کارروائی کی جائے گی۔ شکریہ

جناب محمد معاویہ: جناب چیئرمین! میں بڑی معذرت کے ساتھ عرض کرتا ہوں کہ نان اے سی بس میں صرف دہاڑی دار غریب لوگ سفر کرتے ہیں ورنہ صاحب حیثیت لوگ نان اے سی بس میں سفر نہیں کرتے۔ 2018 کے شیڈول پر اگر 2021 تک عمل درآمد نہیں ہوا تو اُن غریب لوگوں کو لٹنے سے بچایا جائے۔ میری یہ درخواست ہوگی کہ ایک کمیٹی بنا دیں جو وہاں پر ہونے والی بدعنوانیوں کے خلاف کارروائی کرے اور اُن لوگوں کے خلاف FIR's دی جائیں جو غریب لوگوں کی جیبیں خالی کر رہے ہیں تاکہ کم از کم 2018 کے شیڈول ریٹ کے مطابق جھنگ کے غریب لوگوں کو accommodate کیا جا سکے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر ٹرانسپورٹ! آپ بتا رہے ہیں کہ یہ 2018 کے کرایوں کا notification ہے تو 2021 میں اگر 149 روپے کی جگہ 400 روپے کرایہ لیا جارہا ہے تو اس کو کون دیکھے گا؟

وزیر ٹرانسپورٹ(جناب محمد جہانزیب خان کھچی): جناب چیئرمین! نان اے سی بسوں کے کرایوں کو ہمارا محکمہ ہی دیکھے گا۔ ہمارے notified rates سے اوپر اگر کوئی overcharging ہوتی ہے اُس کے اوپر ہم ایکشن لیتے ہیں۔ میں نے پہلے بھی معزز ممبر سے گزارش کی ہے کہ آپ کی نشاندہی کے اوپر ہم سپیشل ٹیمیں اس کام پر لگاتے ہیں اور اگر ایسی صورتحال ہے تو پھر ہم اس کے اوپر ضرور ایکشن لیں گے۔

جناب چیئرمین: آپ کو پورے صوبے کے ہر رُوٹ پر دیکھنا چاہئے کیونکہ ہر دفعہ کسی معزز ممبر نے بھی identify نہیں کرنا ہوتا؟

وزیر ٹرانسپورٹ(جناب محمد جہانزیب خان کھچی): جناب چیئرمین! نان اے سی بسوں کے کرایوں کے حوالے سے ہم ایکشن لیتے ہیں اور محکمہ اس کے اوپر ریگولر کام کرتا ہے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ سمیرا کومل کا ہے۔

محترمہ سمیرا کومل: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 3241 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: اورنج لائن ٹرین کی تکمیل اور فنڈز کے اجراء سے متعلقہ تفصیلات

***3241: محترمہ سمیرا کومل:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت اورنج لائن ٹرین کے لئے فنڈز جاری نہیں کر رہی؟

(ب) اورنج لائن ٹرین کا اس وقت کتنا کام مکمل ہو چکا ہے اور کتنا کام باقی رہ گیا ہے نیز حکومت اورنج لائن ٹرین کو کب تک چلانے کا ارادہ رکھتی ہے اس کی مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ٹرانسپورٹ(جناب محمد جہانزیب خان کھچی):

(الف) یہ درست نہ ہے۔

(ب) اورنج لائن ٹرین منصوبہ پر 97% کام مکمل ہو چکا ہے اور ٹرین کا کمرشل آپریشن 2020 کے اوائل میں چلانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

محترمہ سمیرا کومل: جناب چیئر مین! میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ میرے سوال کا جواب دو سال بعد ہاؤس میں کیوں آیا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئر مین! پوائنٹ آف آرڈر،

جناب چیئر مین: جی، وزیر قانون و پارلیمانی امور!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئر مین! آپ نے دیکھا ہو گا کہ پچھلے 14 دن سے یہ اجلاس چل رہا ہے اور ان دنوں میں جتنے بھی Question Hours ہوئے ہیں اُن Question Hours میں 2018-2019 کے سوالات take up ہو رہے ہیں اور اُن سوالات کے جوابات آج 2021 میں دیئے جا رہے ہیں۔ اگر اصولی طور پر دیکھا جائے تو یہ تمام سوالات اپنی افادیت کھو چکے ہیں کیونکہ 19-2018 میں کوئی situation تھی اور آج 2021 میں کوئی situation ہے تو یہ سوالات اپنی افادیت کھو چکے ہیں اس لئے آپ سے میری یہ استدعا ہو گی کہ آپ Ruling دیں کہ کوئی بھی وزیر موصوف سوالات کے جوابات دیتے ہوئے آج کی up date کے مطابق جوابات دیں تو اس طرح سے ان سوالات کی افادیت بھی ختم نہیں ہو گی اور معزز ممبر کو بھی latest جواب مل جائے گا۔ شکریہ

جناب چیئر مین: وزیر قانون و پارلیمانی امور نے بڑی valid بات کی ہے۔ ایسے ہی ہونا چاہئے اور آگے ایسے ہی ہو گا کہ منسٹر صاحبان محکمے سے briefing لے کر موجودہ صورتحال کے مطابق latest جوابات دیں۔ محترمہ! آپ اپنا ضمنی سوال کریں۔

محترمہ سمیرا کومل: جناب چیئر مین! دو سال بعد میرے سوال کا جواب آیا ہے تو اب اس پر میرا کوئی ضمنی سوال نہیں بنتا۔

جناب چیئر مین: جی، شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔

محترمہ اعظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئر مین! پوائنٹ آف آرڈر،

جناب چیئر مین: محترمہ! آپ تشریف رکھیں میں آپ کو بعد میں موقع دیتا ہوں۔ (قطع کلامیاں)

محترمہ! ابھی اُن کو اپنا سوال کرنے دیں۔ آپ بعد میں بات کر لیجئے گا۔ آپ تشریف رکھیں میں بعد میں آپ کو موقع دیتا ہوں۔ محترمہ حنا پرویز بٹ!

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 3284 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور میں بس سٹاپ کی خستہ حالی اور سہولیات ناپید ہونے سے متعلقہ تفصیلات

*3284: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور میں عوام کو بہتر سہولت فراہم کرنے کے لئے سابقہ دور حکومت میں 170 بس سٹاپ بنائے گئے تاکہ طلبا وطالبات سمیت شہریوں کو بس کے انتظار میں گرمی اور بارش سے بچایا جاسکے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ کی عدم دلچسپی و عدم توجہی کے باعث لاہور کے یہ بس سٹاپ خستہ حال اور چھت و بنچ سے محروم ہیں۔ جس کی وجہ سے مسافروں کو بارشوں اور دھوپ میں کھڑا ہونا پڑتا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اکثر جگہوں پر متعلقہ محکمہ کے اہلکاران نے نئے بس سٹاپ بنانے کا بہانہ بنا کر وہاں پر موجود بنچوں کے لوہے کے راڈ جو کہ سٹاپ کی نشان دہی کرتے تھے وہ بھی اکھاڑ لئے ہیں؟

(د) کیا حکومت عوام کی سہولت کے لئے نئے سرے سے بس سٹاپ تعمیر اور دیگر سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں نیز شہر میں کتنے بس سٹاپ درست حالت میں ہیں؟

(ہ) کتنے بس سٹاپ پر بنچ، چھتیں موجود ہیں اور کتنے بس سٹاپوں کی چھتیں نہیں ہیں تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی):

(الف) جی ہاں، پچھلے دور حکومت میں میونسپل کارپوریشن لاہور اور پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی نے لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی کے تعاون سے 71 نئے بس شیلٹرز تعمیر کئے اس کے علاوہ

LTC نے 32 بس شیلٹرز لاہور کے دیہی علاقوں میں تعمیر کئے باقی ماندہ 67 پرانے ڈیزائن کے بس شیلٹرز ضلعی حکومت کی طرف سے LTC کو منتقل کئے گئے۔

(ب) جی نہیں، تمام بس شیلٹرز بشمول مال روڈ، جیل روڈ، کینال روڈ، میں بلیوارڈ گلبرگ، ایم ایم عالم روڈ، گورومانگٹ روڈ وغیرہ پر مسافروں کو انتظار گاہ کی بہترین سہولیات فراہم کر رہے ہیں۔ بلکہ مسافروں کی سہولت کے لئے رات کو سولر لائٹوں کا بندوبست بھی کیا گیا ہے۔ البتہ کچھ پرانے بس شیلٹرز پر مرحلہ وار مرمت کا کام جاری ہے۔

(ج) جی نہیں 12 پرانے بس سٹاپس پر نئے بس شیلٹرز تعمیر کرنے کی غرض سے سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور اور 13 بس شیلٹرز LDA نے بوجہ تعمیر اورنج لائن پراجیکٹ گرائے۔ مذکورہ بس شیلٹرز دوبارہ بنانے کے لئے متعلقہ محکموں کو درخواست کی جاچکی ہے۔

(د) جی ہاں! لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی سالانہ ترقیاتی منصوبہ برائے سال 21-2020 میں نئے بس سٹاپ تعمیر کرنے کے لئے سکیم ڈال رہی ہے سکیموں کے منظور ہوتے ہی عمل درآمد کر دیا جائے گا مزید برآں تقریباً 158 بس شیلٹرز درست حالت میں موجود ہیں باقی 12 بس شیلٹرز پر مرمت کا کام جاری ہے۔

(ہ) 158 بس شیلٹرز پر بینچ اور چھتیں موجود ہیں مختلف بس شیلٹرز پر وقتاً فوقتاً چوری کے واقعات ہوئے ہیں فی الوقت 3 بس شیلٹرز پر چھت اور 9 بس شیلٹرز پر بینچ موجود نہیں ہیں جن پر چھت اور بینچ لگانے کا کام جاری ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین! جز(ب) سے میرا ضمنی سوال ہے جواب میں لکھا ہوا ہے کہ تمام بس سٹاپ درست حالت میں ہیں اور جو بس سٹاپ ٹھیک نہیں ہیں اُنہیں مرمت کرایا جارہا ہے تو میرا سوال یہ ہے کہ اگر آپ جلو موڑ سے لے کر ٹھوکر نیاز بیگ تک دیکھیں تو تمام بس سٹاپ ٹوٹے ہوئے ہیں یا اُن کی چھتیں نہیں ہیں۔ فیروزپور روڈ پر بہت سے بس سٹاپ کے benches نہیں ہیں تو اس بارے میں بتادیں؟

جناب چیئرمین: جی، وزیر ٹرانسپورٹ!

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی): جناب چیئرمین! موجودہ حکومت نے اپنے Annual Development Program میں تقریباً 25 ملین روپے ان shelters کی مرمت کے لئے رکھے ہیں اس سے ہم 200 نئے shelters بھی بنا رہے ہیں اور پرانے 186 shelters کی missing facilities کو بھی address کریں گے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ Question Hour is over

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی): جناب چیئرمین! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

سرگودھا: تحصیل بھیرہ اور بھلوال میں چلنے والی پبلک ٹرانسپورٹ کو فٹنس سرٹیفکیٹ کے اجراء سے متعلقہ تفصیلات

*829: **جناب صہیب احمد ملک:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پبلک ٹرانسپورٹ کے مالکان کو موٹر وہیکل ایگزامینر سے اپنی گاڑیوں کا Fitness سرٹیفکیٹ لینا ہوتا ہے کہ آیا وہ بطور پبلک ٹرانسپورٹ چلنے کے قابل ہیں یا نہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پبلک ٹرانسپورٹ کے لئے چلنے والی گاڑیوں کی ایک عمر ہوتی ہے اور اس عمر کے بعد انہیں روڈ پر آنے سے روک دیا جاتا ہے؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو پچھلے دو سالوں میں تحصیل بھیرہ اور تحصیل بھلوال میں کتنی گاڑیوں کے Fitness Certificate جاری کئے اور کتنی گاڑیوں کی

عمر پوری ہونے پر انہیں روڈز پر آنے سے روکا گیا نیز خلاف ورزی کرنے والوں کی تعداد اور ان کے خلاف کیا action لیا گیا تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی):

(الف) یہ درست ہے بمطابق رپورٹ سیکرٹری DRTA سرگودھا موٹر وہیکل آرڈیننس 1965 کے سیکشن 39 کے تحت ہر پبلک ٹرانسپورٹ گاڑی کو ہر چھ ماہ کے بعد موٹر وہیکل ایگزامینر سے Fitness سرٹیفکیٹ لینا ضروری ہوتا ہے۔

(ب) محکمہ ٹرانسپورٹ حکومت پنجاب نے موٹر وہیکلز رولز 1969 میں ترمیم کر کے ان کی سڑک پر چلنے کی مدت کے حوالے سے A,B,C اور M Category میں تقسیم کیا ہے جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

(i) A کیٹیگری روٹ: اگر Stage Carriage کی مدت 15 سال تک ہو۔

(ii) B کیٹیگری روٹ: اگر Stage Carriage کی مدت 20 سال تک ہو۔

(iii) C کیٹیگری روٹ: اگر Stage Carriage کی مدت 25 سال تک ہو۔

(iv) D کیٹیگری روٹ: صرف موٹروے کے لئے اس کی مدت 10 سال تک ہے۔

تاہم مفاد عامہ اور تکنیکی وجوہات کی بنا پر حکومت نے ایک نوٹیفکیشن کے ذریعے مندرجہ بالا تمام کیٹیگریز کو ان کی مدت سے مستثنیٰ قرار دیا ہوا ہے اور فی الحال ہر قسم کی گاڑیاں فٹنس سرٹیفکیٹ کی بنیاد پر چلانے کی اجازت ہے۔

(ج) اوپر جز (ب) میں جواب دے دیا گیا ہے۔ تاہم پچھلے دو سالوں میں ان تحصیلوں میں 413 ویگنوں اور 32 منی بسوں کو Fitness Certificate جاری کئے گئے اور موٹر وہیکل ایکٹ کی مختلف دفعات کی خلاف ورزی کی پاداش میں 218 پبلک سروس گاڑیوں کو -/153,000 روپے جرمانہ عائد کیا گیا جبکہ Bus Age کا رول فی الحال لاگو نہ ہے۔

صوبہ میں قائم کردہ وہیکل سرٹیفکیٹ سسٹم (VICS) کے فعال ہونے سے متعلقہ تفصیلات

*1968: **چودھری اشرف علی:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے موٹر وہیکلز کی فٹنس کے پرانے نظام کو out source کرنے کے لئے ایک سویڈش فرم (OPUS) Inspection Pvt Ltd کے ساتھ بین الاقوامی معیار کے مطابق جدید کمپیوٹرائزڈ مشینوں کے ذریعے گاڑیوں کو چیک کر کے فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کرنے کے لئے معاہدہ کیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ کمپنی معاہدے کے تحت صوبہ بھر میں Vehicles Insepction and certification Systems (VICS) سٹیشن قائم کر رہی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ کمپنی اس سلسلہ میں ابھی تک صرف سات اضلاع لاہور، شیخوپورہ، گجرات، وہاڑی، خانیوال، ٹوبہ ٹیک سنگھ اور اٹک میں (VICS) نے کام شروع کیا ہے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو صوبہ بھر میں کب تک باقی ماندہ اضلاع میں بھی VICS سٹیشن قائم کر دیئے جائیں گے۔ نیز جن سٹیشنز نے کام شروع کر دیا ہے وہاں پر اب تک کتنی گاڑیوں کو فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کئے جا چکے ہیں؟

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی):

(الف) جی، ہاں! یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے موٹر وہیکلز کی فٹنس کے پرانے نظام کو جدید خطوط پر استوار کرنے کے لئے ایک سویڈش فرم M/S OPUS INSPECTION (PVT) Ltd کے ساتھ بین الاقوامی معیار کے مطابق جدید کمپیوٹرائزڈ مشینوں کے ذریعے گاڑیوں کو چیک کر کے فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کرنے کے لئے معاہدہ کیا ہے۔

(ب) جی، ہاں! یہ بھی درست ہے کہ یہ کمپنی معاہدے کے تحت پنجاب کے تمام اضلاع میں انتالیس (39) Vehicle Inspection and Certification Stations قائم کر رہی ہے جن میں سے اب تک VICS 26 سٹیشن پر گاڑیوں کی چیکنگ کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔

(ج) یہ بھی درست ہے کہ اب تک مذکورہ کمپنی نے مرحلہ وار تکمیل کرتے ہوئے درج ذیل VICS 26 سٹیشن پر گاڑیوں کی چیکنگ کا کام شروع کر دیا ہے

لاہور، شیخوپورہ، گجرات، وہاڑی، خانیوال، ٹوبہ ٹیک سنگھ، اٹک، ننکانہ صاحب، بہاولپور، پاکپتن شریف، چنیوٹ، چکوال، جھنگ، ساہیوال، منڈی بہاؤالدین، حافظ آباد، رحیم یار خان، لاہور (ملتان روڈ)، میانوالی، ڈیرہ غازی خان، راولپنڈی، لیہ، مظفر گڑھ، لودھراں، سرگودھا اور گوجرانوالہ۔

(د) صوبہ پنجاب کے باقی اضلاع میں بھی اس سال کے اختتام تک VICS سٹیشنز پر گاڑیوں کی چیکنگ کا کام شروع کر دیا جائے گا جبکہ OPUS کمپنی کی رپورٹ کے مطابق 30 جون 2019 تک VICS کے تمام سٹیشن 3,16,178 کمرشل گاڑیوں کی انسپکشن کر چکے ہیں۔

لاہور: جلو موڑ سے ریلوے سٹیشن بس سروس شروع کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*2521: **محترمہ اسوہ آفتاب:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا حکومت جلو موڑ سے لاہور ریلوے سٹیشن تک بس سروس شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اس روٹ پر حکومت کی جانب سے چنگ چی رکشا بند کر دیئے گئے ہیں؟

(ج) کیا حکومت نے اس روٹ پر شہریوں کے لئے کوئی متبادل سواری کا انتظام کیا ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی):

(الف) لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی نے لاہور شہر کے تمام خالی روٹ بشمول مذکورہ روٹ پر پبلک ٹرانسپورٹ کی فراہمی کے لئے نئی بسوں کی درخواست حکومت کو بھجوائی ہوئی ہے اور اس سلسلہ میں عملی طور پر کوشاں ہیں کہ عوام الناس کو بغیر تاخیر مذکورہ روٹ کے ساتھ دیگر خالی روٹوں پر معیاری پبلک ٹرانسپورٹ مہیا کی جا سکے۔

(ب) لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی کا مقصد لاہور شہر اور گردونواح میں عوام الناس کو بہتر سفری سہولیات بہم پہنچانا ہے۔ مزید یہ کہ ادارہ صرف غیر قانونی پبلک ٹرانسپورٹ کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لاتا ہے۔

(ج) مذکورہ روٹ کی بیشتر الائنمنٹ پر اورنج ٹرین جلد اپنی سروس شروع کرنے والی ہے اور ساتھ ہی مزید فیڈر روٹوں کے ذریعے عوام الناس کو سفری سہولیات مہیا ہو جائیں گی۔

صوبہ میں اوورلوڈنگ کے خاتمہ کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*2953: **محترمہ رابعہ نسیم فاروقی:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا اوورلوڈنگ کے خاتمہ کے لئے ویٹ سٹیشنز کا قیام عمل میں لایا گیا ہے؟

(ب) ان سٹیشنز کے قیام پر کتنے اخراجات ہوئے ہیں اور یہ کن شہروں میں قائم کئے گئے ہیں؟

(ج) ان سٹیشنز کے قیام سے اوورلوڈنگ کے خاتمہ میں کس حد تک کمی ہوئی ہے؟

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی):

(الف) جی ہاں! اوورلوڈنگ کے خاتمہ کے لئے ویٹ سٹیشنز کا قیام عمل میں لایا جا رہا ہے اور ویٹ سٹیشنز کی تعمیر جاری ہے۔

(ب) ان ویٹ سٹیشنز کے قیام پر مالی سال 19-2018 کے اختتام تک کل 573.086 ملین روپے خرچ کئے جا چکے ہیں۔ یہ ویٹ سٹیشنز اٹک، منڈی بہاؤالدین، چنیوٹ، سرگودھا، جھنگ، بہاولپور، رحیم یار خان، چکوال اور مظفر گڑھ میں قائم کئے جا رہے ہیں۔

(ج) تاحال ان سٹیشنز کا قیام مکمل نہیں ہوا۔ ویٹ سٹیشنز کے قیام کے بعد اوورلوڈنگ کے خاتمے میں خاطر خواہ کمی ہو جائے گی۔ تاہم اوورلوڈنگ کے خاتمے کے لئے ہر ضلع میں متعلقہ سیکرٹری ڈی۔ آر۔ ٹی۔ اے کی سربراہی میں کمرشل گاڑیوں کی چیکنگ کی جا رہی ہے۔ مقررہ مقدار سے زیادہ وزن لے جانے والی گاڑیوں کے چالان اور جرمانے کئے جا رہے ہیں۔ ان اقدامات سے اوورلوڈنگ میں خاطر خواہ کمی آئی ہے۔

لاہور میں بسوں اور ویگنوں کے مزید نئے روٹس کے اجراء سے متعلقہ تفصیلات

*2998: **محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا حکومت لاہور میں بسوں اور ویگنوں کے مزید نئے روٹس بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ارادہ ہے تو اس بارے تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) یہ روٹس کب تک مکمل ہوں گے اور کب تک ان روٹس پر بسیں اور ویگنیں چلیں گی؟

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی):

(الف) لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی کے زیر انتظام لاہور شہر اور گردو نواح کے لئے پہلے ہی سے اربن روٹوں پر ایک جامع سٹڈی تیار کی جاچکی ہے اور پہلے مرحلہ میں 17روٹوں کو آپریشنل کرنے کے لئے نئی 350بسوں کی منظوری کے لئے درخواست زیر غور ہے۔

(ب) روٹ پہلے ہی سے بنائے جاچکے ہیں صرف نئی بسوں کی منظوری کا انتظار ہے جونہی نئی بسیں آئیں گی۔ مرحلہ وار روٹوں کو آپریشنل کر دیا جائے گا۔ مزید یہ کہ ویگنیں لاہور شہر میں پہلے ہی سے مختلف ویگن روٹوں پر چلائی جارہی ہیں لیکن حکومت کی اولین ترجیح عوام الناس کو نئی بسوں کے ذریعے بہترین سفری سہولیات فراہم کرنا ہے۔

بسوں اور ٹرکوں کے فٹنس سرٹیفکیٹ کے اجراء سے متعلقہ تفصیلات

***3086: جناب شجاعت نواز:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب میں مسافروں اور سامان کے لئے استعمال ہونے والی بسوں اور ٹرکوں وغیرہ کے لئے فٹنس سرٹیفکیٹ حاصل کرنا ضروری ہوتا ہے فٹنس سرٹیفکیٹ کن گاڑیوں کے لئے لازمی ہوتا ہے؟

(ب) سال 19-2018 میں صوبہ بھر کی کتنی گاڑیوں کے مالکان نے فٹنس سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کے لئے Apply کیا کتنی گاڑیوں کو یہ سرٹیفکیٹ جاری کئے گئے اور کتنی گاڑیوں کو جاری نہ کئے گئے سرٹیفکیٹ جاری نہ کئے جانے کی عمومی وجوہات کیا ہوتی ہیں؟

(ج) سال 19-2018 میں صوبہ بھر کی کتنی گاڑیوں کے اوورلوڈنگ پر چالان کئے گئے اور لوڈنگ کا اندازہ کس طرح لگایا جاتا ہے تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔ موٹر وہیکل آرڈیننس 1965 کے سیکشن 39 کے تحت، فٹنس سرٹیفکیٹ مسافروں کے لئے استعمال ہونے والی گاڑیوں (بس، ویگن، پک اپ، کوسٹر،

آٹو رکشا وغیرہ) اور سامان کی ترسیل کے لئے استعمال ہونے والی گاڑیوں (ٹرک، مزدا، ٹریلر وغیرہ) کے لئے حاصل کرنا لازم ہے۔

(ب) سال 19-2018 میں جن اضلاع میں وہیکل انسپکشن اور سرٹیفکیشن کے سٹیشنز / مراکز قائم کئے تھے وہاں ان سٹیشنز / مراکز نے سرٹیفکیٹ اجراء کئے جبکہ باقی اضلاع میں موٹر وہیکل ایگزامینر (MVE) نے فٹنس سرٹیفکیٹ کا اجراء کیا۔

سال 19-2018 میں وہیکل انسپکشن اور سرٹیفکیشن سٹیشنز / مراکز پر کل 118,456 انسپکشنز کی گئیں جن میں سے 71,750 انسپکشنز پاس ہوئیں اور باقی انسپکشنز دھواں، بریک، شور، ٹائر اور ہیڈ لائٹ کے ٹیسٹوں میں ناکامی کی وجہ سے فیل قرار پائیں۔

(ج) سال 19-2018 میں 50,273 گاڑیوں کے چالان کئے گئے اور 64,337,050 روپے جرمانہ بھی عائد کیا گیا۔

اوور لوڈنگ کے خاتمہ کے لئے ویٹ سٹیشنز کا قیام عمل میں لایا جا رہا ہے اور ویٹ سٹیشنز کی تعمیر جاری ہے۔ تاحال ان ویٹ سٹیشنز کا قیام مکمل نہیں ہوا۔ تاہم ہر ضلع میں سیکرٹری DRTA کی سربراہی میں کمرشل گاڑیوں کی چیکنگ کی جاتی ہے اور مقررہ مقدار سے زیادہ وزن لے جانے والی گاڑیوں کے چالان اور جرمانے کئے جا رہے ہیں۔

لاہور تا بھیرہ ملکوال براستہ موٹروے ہینو بسوں میں مسافروں سے زائد کرایہ کی وصولی سے متعلقہ تفصیلات

***3093: جناب صہیب احمد ملک:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بڑے شہروں میں چلنے والی بسوں کا کرایہ باقاعدہ محکمہ سے منظور شدہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ لاہور تا بھیرہ، ملکوال براستہ موٹروے جس کا کل فاصلہ تقریباً 260 کلومیٹر ہے اس روٹ پر چلنے والی ہینو بس (ائرکنڈیشن) کے مالکان زبردستی مسافروں سے زیادہ کرایہ وصول کر رہے ہیں اس روٹ کے کرایہ نامہ کی کاپی فراہم فرمائیں؟

(ج) کیا حکومت ان مالکان کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جو حکومت کے مقرر کردہ کرایہ سے زیادہ کرایہ وصول کر رہے ہیں؟

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے بڑے شہروں میں چلنے والی اربن ٹرانسپورٹ اور انٹر سٹی (نان اے سی) مسافر گاڑیوں کا کرایہ حکومت نے مقرر کر رکھا ہے۔

(ب) ائیر کنڈیشنڈ مسافر گاڑیوں کا کرایہ مقرر شدہ نہ ہے بلکہ یہ سال 2000 سے De-regulate ہو چکا ہے، ٹرانسپورٹر اپنی سروس کوالٹی کے معیار کے مطابق مختلف شرح سے کرایہ وصول کرتے ہیں جو کہ اڈوں پر آویزاں بھی کئے جاتے ہیں جبکہ زبردستی کرایہ وصول کرنے کی بابت کوئی شکایت نہ ہے۔

(ج) جیسا کہ اُوپر بتایا گیا ہے کہ اے سی ٹرانسپورٹ کے کرائے De-regulated ہیں جو کہ سروس کوالٹی کے مطابق وصول کئے جا سکتے ہیں اور لوگ اپنی مرضی سے اپنی پسند کی بسوں میں سفر کرتے ہیں۔ لہٰذا ائیر کنڈیشنڈ گاڑیوں کے خلاف ایسی کارروائی خلاف ضابطہ ہے۔

صادق آباد میں بس اور ویگن سٹینڈز کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*3348: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صادق آباد میں اس وقت کتنے اور کس کلاس کے سرکاری و غیر سرکاری ویگن اور بس سٹینڈ قائم ہیں؟

(ب) ان سٹینڈز پر کن کن سہولیات کی فراہمی ضروری ہے؟

(ج) ان سرکاری و غیر سرکاری سٹینڈز پر فی پھیرا کتنی اڈا فیس وصول کی جاتی ہے؟

(د) ان سٹینڈز پر سرکاری و غیر سرکاری گاڑیوں کی بروقت روانگی کے لئے کیا اہتمام کیا گیا ہے؟

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی):

(الف) صادق آباد میں ایک سی کلاس سرکاری جنرل بس سٹینڈ اور تین ڈی کلاس غیر سرکاری / پرائیویٹ سٹینڈ موجود ہیں۔

(ب) موٹر وہیکلز رولز 1969 کی شق 256 کے تحت مسافروں کے لئے بنیادی سہولیات جیسا کہ خواتین و حضرات کے بیٹھنے کے لئے الگ الگ ویٹنگ رومز، بکنگ آفس، پینے کا صاف پانی، صاف ستھرے واش رومز (مردانہ / زنانہ علیحدہ علیحدہ)، ٹک شاپ، ڈرائیورز / عملہ کے آرام کرنے کی جگہ، نماز پڑھنے کے لئے جگہ / مسجد وغیرہ کا ہونا ضروری ہے۔

(ج) بمطابق نوٹیفکیشن جاری کردہ حکومت پنجاب، لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ، جنرل بس سٹینڈ صادق آباد میں فی پھیرا شیڈول درج ذیل ہے:-

1۔	بڑی بس سادہ / AC کوسٹر	100روپے
2۔	AC کوچ بڑی	200روپے
3۔	ٹیوٹا ہائی ایس، ویگن، منی بس	60روپے
4	سوزوکی پک اپ	50روپے

درج ذیل تین غیر سرکاری سٹینڈز کے مالکان نے سرٹیفکیٹ دیئے ہیں کہ ان کے سٹینڈز پر ان کی اپنی ذاتی گاڑیاں چلائی جاتی ہیں جن کی وہ اڈا فیس چارج نہیں کرتے:۔

1۔ وڑائچ انٹر پرائز، صادق آباد۔

2۔ مون چیمہ AC کوچز، صادق آباد۔

3۔DAEWOO ایکسپریس بس سروس صادق آباد۔

(د) سرکاری جنرل بس سٹینڈ پر حکومت پنجاب کے قوانین کے مطابق گاڑیوں کی بروقت روانگی پر عملدرآمد کرانا ایڈمنسٹریٹر بس سٹینڈ بلدیہ صادق آباد کی ذمہ داری ہے۔ نیز غیر سرکاری / پرائیویٹ سٹینڈز پر بس سٹینڈ مالکان موسم کے مطابق گاڑیوں کی روانگی کا شیڈول تبدیل کرتے رہتے ہیں۔

ضلع جہلم: پنڈ دادنخان، للہ، ٹوبہ اور کدھی، میرے تک مسافروں سے بسوں کے زائد کرایہ سے متعلقہ تفصیلات

*3432: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع جہلم میں چلنے والی گاڑیوں کا کرایہ باقاعدہ، محکمہ ٹرانسپورٹ سے منظور شدہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پنڈ داد نخان سے للہ تک اور ٹوبہ سے کدھی میرے تک کرایہ نامہ حکومت کی طرف سے جاری کردہ نہ ہے بلکہ ہائی ایس اور ویگن مالکان اپنی مرضی سے کرایہ وصول کر رہے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ جہلم سے للہ تک فاصلہ 90 کلومیٹر ٹوبہ سے کدھی میرے 25 کلومیٹر اور پنڈ داد نخان سے للہ تک کا فاصلہ 30 کلومیٹر ہے اس روٹ پر چلنے والی ہائی ایس اور ویگن کے مالکان زبردستی مسافروں سے زیادہ کرایہ وصول کر رہے ہیں؟

(د) کیا حکومت اپنے مقرر کردہ کرایہ سے زیادہ کرایہ وصول کرنے والے ٹرانسپورٹر کی ٹرانسپورٹ کو بند کرنے اور منظور شدہ کرایہ نامہ آویزاں کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی):

(الف) محکمہ ٹرانسپورٹ کی جانب سے صوبہ پنجاب میں چلنے والی تمام نان ائر کنڈیشنڈ پبلک ٹرانسپورٹ کے لئے فی کلومیٹر کے حساب سے کرایہ مقرر کیا جاتا ہے جس کے مطابق تمام DRTAs اپنے اپنے اضلاع کے منظور شدہ روٹوں کے لئے کرایہ نامہ جاری کرتے ہیں، بمطابق رپورٹ سیکرٹری DRTA جہلم، جہلم سے مختلف روٹ پر چلنے والی نان ائر کنڈیشنڈ گاڑیوں کا کرایہ نامہ بھی گورنمنٹ کے نوٹیفکیشن کے مطابق جاری شدہ ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ پنڈ دادن خان سے للہ تک اور ٹوبہ سے کدھی میرے تک چلنے والی ویگنوں کا کرایہ منظور شدہ نہ ہے۔ بلکہ کرایہ نامہ گورنمنٹ کے نوٹیفکیشن کے مطابق جاری شدہ ہے اور ٹرانسپورٹرز کو اپنی من مانی کرنے اور زائد کرایہ وصولی سے روکنے کے لئے سیکرٹری ڈسٹرکٹ ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی اور عملہ باقاعدگی سے ان کے خلاف کارروائی کرتے رہتے ہیں۔ جنوری 2019 سے جنوری 2020 تک ان روٹوں پر اوورچارجنگ اور اوورلوڈنگ کرنے والی گاڑیوں کے خلاف قانونی کارروائی کرتے

ہوئے 220 چالان کئے گئے، 04 گاڑیوں کے روٹ پرمٹ معطل کئے گئے اور ان گاڑیوں کے مالکان کو -/145,500 روپے جرمانہ کیا گیا۔

(ج) جی یہ درست ہے کہ جہلم سے للہ تک کا فاصلہ 90 کلومیٹر، ٹوبہ سے کدھی میرے تک کا فاصلہ 25 کلومیٹر اور پنڈ دادن خان سے للہ تک کا فاصلہ 30 کلومیٹر ہے اور بعض ٹرانسپورٹرز ناجائز منافع حاصل کرنے کے لئے سواریوں سے زائد کرایہ لینے کے مرتکب ہوتے ہیں لیکن شکایت ملنے پر چیکنگ ایجنسیاں ان کے خلاف قانونی کارروائی کرتی رہتی ہیں۔

(د) ڈسٹرکٹ ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی جہلم زیادہ کرایہ وصول کرنے والے ٹرانسپورٹرز کے خلاف روزانہ کی بنیاد پر کارروائی کرتی رہتی ہے اس حوالے سے پچھلے سال کے دوران 220 گاڑیوں کے چالان کئے گئے اور ان کے مالکان کو -/145,500 روپے جرمانہ عائد کیا گیا جبکہ MVO 115 کے تحت 28 گاڑیاں بند تھانہ کی گئیں اور منظور شدہ کرائے نامے جنرل بس سٹینڈز پر آویزاں کروائے گئے ہیں۔ آئندہ بھی ایسی قانونی کارروائی جاری رکھی جائے گی۔

لاہور: LTC کے نظام کو بہتر کرنے، بند روٹ کی بحالی اور نئی بسوں کو چلانے سے متعلقہ تفصیلات

***3446: سید عثمان محمود:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ LTC کے 19 میں سے 16 روٹ بند کر دیئے گئے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ لاہوری صرف 65 کھٹارا بسوں پر سفر کرنے پر مجبور ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ گھنٹوں انتظار کے بعد شہری کھڑے ہو کر سفر کرنے پر مجبور ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ پبلک ٹرانسپورٹ کے فقدان کی وجہ سے شہریوں کے لئے روز بروز مشکلات میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے؟

(ہ) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک LTC کے نظام کو بہتر کرنے، بند روٹ بحال کرنے اور نئی بسیں چلانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی):

(الف) جی یہ درست ہے کہ بس آپریٹروں کے ساتھ ہونے والے معاہدات کی مدت مکمل ہونے پر متعلقہ آپریٹروں کی جانب سے بس سروس کو بند کر دیا گیا ہے۔

(ب) لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی نے شہریوں کی سفری مشکلات کو کم کرنے کے لئے ہنگامی بنیادوں پر اہم روٹوں پر پرائیویٹ آپریٹروں کے تعاون سے مزدا/منی بس سروس کا آغاز کر دیا ہے۔ تاکہ سفری مشکلات میں کمی لائی جاسکے۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ یہ پرائیویٹ آپریٹر بغیر سبسڈی کے ٹرانسپورٹ سروس مہیا کر رہے ہیں۔

(ج) یہ درست نہ ہے، لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی نے شہریوں کی سفری مشکلات کو کم کرنے کے لئے ہی ہنگامی بنیادوں پر مزدا/منی بس سروس کا آغاز کیا ہے اور ساتھ ہی ویگن سروس بھی شہر کے بیشتر روٹوں پر سفری سہولیات مہیا کر رہے ہیں۔

(د) فی الحال شہر میں معیاری پبلک ٹرانسپورٹ کے لئے بسوں کی کمی ہے۔ 200 سپیڈو بسیں لاہور شہر میں مختلف روٹوں پر سروس مہیا کر رہی ہیں اور جلد ہی لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی کے تحت مزید نئی 350 بسوں کو مختلف روٹوں پر چلایا جائے گا اور مرحلہ وار پبلک ٹرانسپورٹ کی کمی کو پورا کیا جائے گا۔

(ہ) ادارہ لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی معیاری، سستی اور آرام دہ پبلک ٹرانسپورٹ کی فراہمی کو جلد از جلد یقینی بنانے کے لئے عملی طور پر کوشاں ہے اور اس سلسلہ میں 350 نئی بسوں کی منظوری کے لئے ورکنگ پیپر مجاز اتھارٹی کو بھجوایا جاچکا ہے اور انشاءاللہ اس کی منظوری پر نئی بسوں کی فراہمی کے ساتھ ہی بند روٹوں کے ساتھ نئے روٹوں پر بھی پبلک ٹرانسپورٹ فراہم کر دی جائے گی۔

ضلع رحیم یار خان میں قانونی وغیر قانونی بس سٹینڈز کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*3465: **محترمہ شازیہ عابد:** کیاوزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع رحیم یار خان میں کتنے بس سٹینڈ کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) ان میں سے کتنے قانونی اور کتنے غیر قانونی ہیں غیر قانونی بس سٹینڈ کو ختم یا ان کو ریگولر کرنے کے لئے کیا اقدام اٹھائے جا رہے ہیں؟

(ج) مذکورہ ضلع میں لوکل بس سٹینڈ اور انٹر سٹی کی تعداد اور لوکیشن کیا ہے الگ الگ تفصیلات بتائی جائیں؟

(د) بس سٹینڈ کی منظوری کے لئے کیا شرائط اور مسافروں کے لئے کیا سہولیات پوری کرنا ضروری ہوتی ہیں تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ہ) یہ بس سٹینڈ کب تعمیر ہوئے تھے کیا ان کو وقتاً فوقتاً ریپئر اور رینوویٹ کیا جاتا ہے ان کی مرمت / دیکھ بھال پر سال 2017 سے 2019 تک کتنی رقم خرچ کی گئی سال وار تفصیل بتائی جائے؟

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی):

(الف) ضلع رحیم یار خان میں کل سات بس وویگن سٹینڈز موجود ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:-

سی کلاس سٹینڈز 3:

1۔ جنرل بس سٹینڈ، KLPروڈ، صادق آباد (زیر تعمیر)۔

2۔ جنرل بس سٹینڈ، شاہی روڈ، رحیم یار خان (زیر تعمیر)۔

۔ جنرل بس سٹینڈ، ظاہر پیر روڈ، خانپور۔

ڈی کلاس سٹینڈز 4:

1۔ وڑائچ انٹر پرائزز ڈی کلاس سٹینڈ، KLPروڈ، صادق آباد۔

2۔ مون چیمہ ڈی کلاس سٹینڈ KLPروڈ، صادق آباد۔

DAEWOO-3بس سروس KLPروڈ، صادق آباد

DAEWOO-4بس سروس، چوک بہادر پور۔

(ب) ضلع رحیم یار خان میں موجود تمام سات سٹینڈز قانونی ہیں اور کوئی بھی سٹینڈ غیر قانونی موجود نہ ہے۔

(ج) ضلع رحیم یار خان میں بس و ویگن سٹینڈز کی تعداد 07 ہے اور یہ تمام انٹر سٹی سٹینڈز ہیں۔ لوکیشن کی تفصیل درج ذیل ہے:-

1۔ جنرل بس سٹینڈ KLP روڈ صادق آباد۔

2۔ جنرل بس سٹینڈ، شاہی روڈ رحیم یار خان۔

3۔ جنرل بس سٹینڈ، ظاہر پیر روڈ، خانپور۔

4۔ مون چیمہ ڈی کلاس سٹینڈ KLP روڈ صادق آباد۔

5۔ وڑائچ انٹر پرائزز ڈی کلاس سٹینڈ، KLP روڈ صادق آباد۔

6۔DAEWOO ٹرمینل KLP روڈ صادق آباد۔

7۔DAEWOO ٹرمینل KLP روڈ چوک بہادر پور۔

(د) بس و ویگن سٹینڈ کی منظوری کے لئے تمام شرائط و ضوابط موٹر وہیکلز آرڈیننس 1965 اور موٹر وہیکلز رولز 1969 کی ذیلی دفعہ 253 میں دیئے گئے ہیں اور مسافروں کے لئے سہولیات کی فراہمی کی تفصیل موٹر وہیکلز رولز 1969 کی شق 256 میں دی گئی ہے جن کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) جنرل بس سٹینڈ خان پور سال 1996 میں تعمیر ہوا تھا جبکہ جنرل بس سٹینڈ صادق آباد اور رحیم یار خان زیر تعمیر ہیں اور ان تمام سی کلاس سٹینڈز کی تعمیر و مرمت اور رینوویشن کی ذمہ داری متعلقہ تحصیل، بلدیہ / میونسپل کمیٹی کی ہے۔ جبکہ ڈی کلاس پرائیویٹ سٹینڈز کی تعمیر، مرمت اور دیکھ بھال کی ذمہ داری متعلقہ مالکان کی ہے۔

صوبہ میں اوور لوڈنگ کرنے والے ٹرانسپورٹرز کے خلاف کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

*3741: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ ٹرانسپورٹ کی طرف سے ڈبل ایکسل، تھری ایکسل، فور ایکسل، فائیو ایکسل اور سکس ایکسل پر لوڈ ڈالا جاتا ہے وہ محکمہ سے منظور شدہ ہے؟

(ب) حکومت یا محکمہ کی طرف سے منظور شدہ ایکسل لوڈ کا کوئی نوٹیفکیشن ٹرانسپورٹرز کو جاری کیا ہے تو اس کی نقل فراہم کی جائے اگر نہیں جاری ہوا تو اس کی وجوہات بتائیں؟

(ج) حکومت اور محکمہ ایکسل اوور لوڈنگ کرنے والے ٹرانسپورٹرز کے خلاف کیا اقدامات اٹھا رہی ہے جس سے ملک کی قیمتی سڑکیں آئے دن خراب ہونے سے بچ سکیں مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی):

(الف) جی، یہ درست ہے تمام کمرشل گاڑیوں جن میں، ڈبل ایکسل، تھری ایکسل، فور ایکسل ، فائیو ایکسل اور سکس ایکسل شامل ہیں پر جو سامان لوڈ کیا جاتا ہے، محکمہ ٹرانسپورٹ کی چیکنگ ٹیمیں اس پر عملدرآمد کروانے کے لئے حکومت پاکستان کے جاری کردہ آرڈیننس National Highways Safety Ordinance, 2000 کے مطابق کارروائی کرتی ہیں۔

(ب) جیسا کہ جز (الف) میں بیان کیا گیا ہے کہ صوبہ پنجاب میں چلنے والی تمام لوڈر ٹرانسپورٹ جو Axle Load Management کی خلاف ورزی کرتی ہیں ان کے خلاف کارروائی حکومت پاکستان کے جاری کردہ آرڈیننس National Highways Safety Ordinance, 2000 کے تحت کی جاتی ہے اور وہ پورے ملک میں نافذ ہے ، جس کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ایکسل لوڈ کی خلاف ورزی کی صورت میں نیشنل ہائی ویز اتھارٹی، ٹریفک پولیس اور DRTA کا عملہ ان کے خلاف باقاعدگی سے ان کے خلاف روزانہ کی بنیاد پر قانونی کارروائی کرتے ہیں۔

محکمہ ٹرانسپورٹ کی ٹیموں نے سال 01.01.2016 سے لے کر 31.01.2020 تک Axle Load Management کی خلاف ورزی کرنے والی گاڑیوں کے خلاف جو کارروائی کی ہے اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

اوور لوڈنگ کرنے پر چالان کی گئی گاڑیوں کی تعداد 291,138
اوور لوڈنگ کرنے پر گاڑیاں بند کی گئیں 52,195
اوور لوڈنگ کرنے پر گاڑی مالکان کو کیا گیا جرمانہ -/39,95,77,500 روپے
اس مہم کی وجہ سے ایکسل اوور لوڈنگ میں نمایاں کمی ہوئی ہے۔

اورنج لائن ٹرین کے منصوبہ پر لاگت سے متعلقہ تفصیلات

***3962: محترمہ سمیرا کومل:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حکومت اورنج لائن ٹرین کو کب تک باقاعدہ چلانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) اس منصوبے پر اب تک کتنی لاگت آئی ہے اس کی تمام تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) حکومت نے اورنج لائن ٹرین کو چلانے اور دیکھ بھال کے لئے کن کن غیر ملکی کمپنیوں کو ٹھیکے دیئے ہیں اور کیا یہ ٹھیکے باقاعدہ بولی کے تحت دیئے گئے ہیں؟

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی):

(الف) حکومتِ پنجاب اور اورنج ٹرین منصوبہ رواں سال جون 2020 تک عوام کے لئے چلانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(ب) لاہور اورنج ٹرین منصوبہ کے لئے اکنامک افیئر ڈویژن، حکومت پاکستان نے چین کی حکومت کے ساتھ آسان شرائط پر 1.626 ارب ڈالر کے قرض کا معاہدہ China Eximbank سے کیا ہے۔ جو China Eximbank کے ذریعے حکومت پنجاب کو فراہم کیا جا رہا ہے۔ اس قرض میں سے (& Civil Works and Electrical Mechanical Works) کی مد میں -/1332,662792 ڈالر 29 فروری 2020 تک خرچ کئے جا چکے ہیں۔ اس منصوبہ پر خرچ کئے گئے لوکل فنڈز کی تفصیلات لاہور ڈویلپمنٹ اتھارٹی (LDA) سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔

(ج) حکومت پنجاب نے اورنج لائن ٹرین کو چلانے اور دیکھ بھال کے لئے PPRA Rules 2014 کے تحت اوپن ٹینڈر کیا جس کے تحت مندرجہ ذیل غیر ملکی کمپنیوں نے حصہ لیا۔

1. NORINCO-GMG-DAEWOO JV: A joint venture between Norinco International Cooperation Ltd. (Norinco), Guangzhou Metro Group Co. Ltd. (Daewoo)

2. CRCCI-VS-SM-BM JV: A joint venture between China Railway Construction Corporation (International) Limited (CRCCI), Vital Star Pvt. Ltd (VS), Seoul Metro (SM) and Beijing Jingcheng Metro Limited (BM)

بولی جیتنے والی کمپنی NORINCO-GMG-DAEWOO JV ہے جس کے ساتھ 25-2-2020 کو باقاعدہ معاہدہ طے پا گیا ہے۔

راجن پور: ہائی ایس اور ویگن مالکان کا کرایہ نامہ سے زائد کرایہ وصول کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*3990: **محترمہ شازیہ عابد:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع راجن پور میں چلنے والی گاڑیوں کا کرایہ باقاعدہ، محکمہ ٹرانسپورٹ سے منظور شدہ ہے اس کا نوٹیفکیشن آخری دفعہ کب ہوا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع راجن پور کے تمام روٹس پر کرایہ نامہ حکومت کی طرف سے جاری کردہ نہ ہے بلکہ ہائی ایس اور ویگن مالکان اپنی مرضی سے کرایہ وصول کر رہے ہیں سٹاپ ٹو سٹاپ کتنا کرایہ وصول کیا جارہا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان روٹس پر چلنے والی ہائی ایس اور ویگن کے مالکان زبردستی مسافروں سے زیادہ کرایہ وصول کر رہے ہیں؟

(د) کیا حکومت اپنے مقرر کردہ کرایہ سے زیادہ کرایہ وصول کرنے والے ٹرانسپورٹر کی ٹرانسپورٹ کو بند کرنے اور منظور شدہ کرایہ نامہ آویزاں کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیرٹرانسپورٹ(جناب محمد جہانزیب خان کھچی):

(الف) محکمہ ٹرانسپورٹ کی جانب سے صوبہ پنجاب میں چلنے والی تمام نان ائر کنڈیشنڈ پبلک ٹرانسپورٹ کے لئے فی کلومیٹر کے حساب سے کرایہ مقرر کیا جاتا ہے جس کے مطابق تمام DRTAs اپنے اپنے اضلاع کے منظور شدہ روٹوں کے لئے کرایہ نامہ جاری کرتے ہیں، بمطابق رپورٹ سیکرٹری DRTA راجن پور، ضلع راجن پور میں مختلف روٹ پر چلنے والی نان ائر کنڈیشنڈ گاڑیوں کا کرایہ نامہ بھی گورنمنٹ کے نوٹیفکیشن کے مطابق جاری شدہ ہے۔ حکومت کی طرف سے کرائے کا نوٹیفکیشن آخری دفعہ 21۔جون 2018 کو جاری کیا گیا تھا۔

(ب) یہ درست نہ ہے ضلع راجن پور میں ہر اڈے پر حکومت کی طرف سے جاری کردہ کرایہ نامہ آویزاں ہے جبکہ ٹرانسپورٹرز کو اپنی من مانی کرنے اور زائد کرایہ وصولی سے روکنے کے لئے سیکرٹری ڈسٹرکٹ ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی اور ٹریفک پولیس عملہ باقاعدگی سے ان کے خلاف کارروائی کرتے رہتے ہیں۔ سٹاپ ٹو سٹاپ کرایہ نامہ چیک کرنے کے لئے کرایہ نامہ کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یہ بات کسی حد تک درست ہے کہ بعض ٹرانسپورٹر حضرات زیادہ منافع حاصل کرنے کے لئے زائد کرایہ وصول کرنے کے مرتکب ہوتے ہیں اور شکایت ملنے پر ان کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ سال20-2019 میں ایسی شکایات پر 24 گاڑیاں بند کی گئیں جبکہ 376 گاڑیوں کے چالان کئے گئے اور ان کے مالکان کو -/3,47,500 روپے جرمانہ کیا گیا۔

(د) جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ سیکرٹری ڈسٹرکٹ ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی اور عملہ باقاعدگی سے زائد کرایہ وصول کرنے والے ویگن مالکان کے خلاف قانونی کارروائی کرتے رہتے ہیں جبکہ اڈوں پر آویزاں کرایہ نامے بھی چیک کئے جاتے ہیں اور یہ عمل آئندہ بھی جاری رکھا جائے گا۔

فیصل آباد میں پبلک ٹرانسپورٹ کی سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

*4016: **محترمہ فردوس رعنا:** کیاوزیرٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) فیصل آباد میں پبلک ٹرانسپورٹ کی کیا پوزیشن ہے؟

(ب) شہر کے اندر کون کون سے روٹ ہیں؟

(ج) پبلک ٹرانسپورٹ کی تعداد کتنی ہے یعنی کتنی بسیں ہیں؟

(د) اگر کوئی کمی ہے تو کب تک promote کرنے کا ارادہ ہے؟

وزیرٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی):

(الف) فیصل آباد شہر سے چوبیس گھنٹے مختلف شہروں کے روٹس پر اے سی، نان اے سی گاڑیاں چلتی ہیں۔

اس کے علاوہ فیصل آباد میں 1994 میں کمشنر فیصل آباد کی زیر نگرانی فیصل آباد اربن ٹرانسپورٹ اینڈ ویلفیئر سوسائٹی کا قیام عمل میں لایا گیا جس کے تحت شہر کے مختلف روٹس پر تقریباً 566 گاڑیاں چل رہی ہیں۔

(ب) فیصل آباد اربن ٹرانسپورٹ اینڈ ویلفیئر سوسائٹی کے ماتحت اس وقت شہر میں گیارہ روٹس چل رہے ہیں، جس کی تفصیل درج ذیل ہے:-

1۔ غلام محمد آباد تا کھرڑیانوالہ

2۔ غلام محمد آباد تا جڑانوالہ

3۔ ستارہ کالونی تا تاندلیانوالہ

4۔ چک نمبر 204 تا باغ والا

5۔ پینسرہ تا گٹ والا

6۔ نیو سبزی منڈی تا چک جھمرہ

7۔ مین ٹرمینل تا مرید والا

8۔ مین ٹرمینل تا دیال گڑھ

9۔ سجادہ تا خانو وانہ

10۔ رسالے والا تا پل ڈھینگرو

11۔ شاداب پلی تا نلکا کوہالہ

(ج) فیصل آباد اربن ٹرانسپورٹ اینڈ ویلفیئر سوسائٹی کے ماتحت روٹ نمبر B-11 پر 26 بسیں چل رہی ہیں اور باقی تمام روٹس پر تقریباً 540 ویگنیں چل رہی ہیں۔

(د) جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ فیصل آباد سے دیگر شہروں کے لئے اور فیصل آباد شہر کے اندر مختلف قسم کی ٹرانسپورٹ کافی تعداد میں چل رہی ہے جس میں مزید بہتری کے لئے حال ہی میں کمشنر اور ڈپٹی کمشنر فیصل آباد نے پرائیوٹ ٹرانسپورٹرز اور فیصل آباد اربن ٹرانسپورٹ اینڈ ویلفیئر سوسائٹی کے مشترکہ تعاون سے شہر کے موجودہ اور مزید روٹس پر اے سی اور نان اے سی معیاری سروس چلانے کے لئے خواہشمند ٹرانسپورٹ کمپنیز اور ٹرانسپورٹرز کو بذریعہ ابلاغ عامہ دعوت دی ہے (کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔ اس سلسلہ میں ڈپٹی کمشنر صاحب کے پاس اجلاس بھی منعقد ہو چکے ہیں جس کے مطابق جلد ہی موجودہ اور مزید دیگر روٹس پر معیاری ٹرانسپورٹ متعارف کروائی جائے گی۔

وومن آن ویل پراجیکٹ کے لئے بجٹ مختص کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*4225: **محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا درست ہے کہ پچھلی گورنمنٹ نے Women on Wheel Project کے نام سے پراجیکٹ شروع کیا تھا؟

(ب) کیا محکمہ اس پراجیکٹ کو جاری رکھے ہوئے ہے؟

(ج) کیا محکمہ مالی سال 2020-21 میں Women on Wheel Project کے لئے بجٹ ایلوکیٹ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی):

(الف) یہ درست ہے کہ پچھلی گورنمنٹ نے Women on Wheel Project کے نام سے پراجیکٹ شروع کیا تھا۔ اس پراجیکٹ کے تحت 40-18 سال عمر کی ایسی خواتین / طلباء جو پنجاب کی مستقل رہائشی ہوں اور جن کے پاس قومی شناختی کارڈ اور موٹر سائیکل

چلانے کا لائسنس ہو کو موٹر سائیکل دینے کا فیصلہ کیا گیا۔اس پراجیکٹ کے تحت کل 3026 موٹر سائیکل دیئے جانے تھے جس میں ہر موٹر سائیکل کی قیمت -/67,500 مقرر کی گئی اور فی موٹر سائیکل 24,975 روپے (37٪) حکومت پنجاب کی جانب سے سبسڈی، جبکہ 20,250 روپے (30٪) کامیاب امیدوار اور 22,275 روپے (33٪) بنک آف پنجاب سے قرضہ تھا۔جبکہ بنک آف پنجاب سے قرضہ پر سود بھی حکومت پنجاب کے ذمے تھا۔بھرپور اشتہاری مہم اور 3 دفعہ مدت میں توسیع کے باوجود صرف 719 درخواستیں موصول ہوئیں جن میں سے 505 کامیاب امیدوار نکلے۔ان 505 کامیاب امیدواروں کو موٹر سائیکل مہیا کر دی گئی ہیں۔

(ب) یہ پراجیکٹ اب مکمل ہو چکا ہے۔

(ج) مالی سال 21-2020 میں Women on Wheel Project کے لئے کوئی بجٹ ایلوکیٹ نہیں کیا گیا ہے۔

صوبہ میں گاڑیوں کو روٹ پرمٹ کے اجراء اور فیس کی وصولی سے متعلقہ تفصیلات

***4335: جناب نصیر احمد:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) جنوری 2019 سے اب تک کتنی گاڑیوں کو روٹ پرمٹ جاری کئے گئے؟

(ب) روٹ پرمٹ کی مد میں کتنی فیس وصول کی جاتی ہے؟

(ج) روٹ پرمٹ کی مد میں کل کتنی آمدن ہو رہی ہے؟

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی):

(الف) صوبہ پنجاب کے تمام DRTAs اور پنجاب PTA نے جنوری 2019 سے لے کر فروری 2020 تک ہر قسم کی کمرشل ٹرانسپورٹ کے لئے 216,344 روٹ پرمٹ جاری و تجدید کئے۔

(ب) ہر قسم کی کمرشل گاڑی کے روٹ پرمٹ کے لئے Category-wise روٹ فیس نوٹیفائیڈ ہے۔شرح فیس کے نوٹیفکیشن کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جنوری 2019 سے فروری 2020 تک نئے روٹ پرمٹ کے اجراء اور تجدید کی مد میں کل -/56,42,60,025 روپے آمدن ہوئی۔

صوبہ میں مسافر بسوں کے فٹنس سرٹیفکیٹ کے طریق کار میں بہتری لانے سے متعلقہ تفصیلات

*4432: **جناب نصیر احمد:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ماحولیاتی آلودگی میں مسافر بسوں کا بڑا کردار ہے ان کے فٹنس سرٹیفکیٹ کے طریق کار میں بہتری کی منصوبہ بندی کی گئی ہے؟

(ب) روٹ پر چلنے والی بسوں کے زیر استعمال رہنے کی کم از کم یا زیادہ سے زیادہ وقت کی قانونی حد کیا ہے؟

(ج) اگر ہاں یا نہ دونوں صورتوں میں وضاحت فرمائیں؟

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی):

(الف) جی ہاں! تمام پبلک سروس گاڑیوں کو موٹر وہیکلز آرڈیننس 1965 اور موٹر وہیکلز رولز 1969 کے تحت ہر چھ ماہ بعد فٹنس سرٹیفکیٹ لینا لازمی ہے۔ حکومت پنجاب نے ان گاڑیوں کی فٹنس کے پرانے نظام میں بہتری کے لئے سویڈن کی ایک فرم M/S OPUS Inspections (Pvt) Ltd کے ساتھ پنجاب بھر میں 39 Vehicles Inspection and Certification سٹیشن قائم کرنے کا معاہدہ کیا ہے جہاں پر جدید کمپیوٹرائزڈ مشینوں کے ذریعے بین الاقوامی معیار کے مطابق گاڑیوں کو چیک کر کے فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کئے جائیں گے۔ اس سلسلے میں اب تک 26 اضلاع میں مندرجہ ذیل VICS سٹیشن پر گاڑیوں کی مکمل چیکنگ کے بعد فٹنس سرٹیفکیٹ کا اجراء شروع ہو چکا ہے:

" لاہور میں 2 اور شیخوپورہ, گجرات, وہاڑی, خانیوال, ٹوبہ ٹیک سنگھ، اٹک، ننکانہ صاحب، بہاولپور، پاکپتن شریف، چنیوٹ، چکوال، جھنگ، ساہیوال، منڈی بہاؤالدین، حافظ آباد، رحیم یار خان، میانوالی، ڈیرہ غازی خان، راولپنڈی، لیہ، مظفر گڑھ،

لودھراں، سرگودھا، گوجرانوالہ اور بھکر میں ایک ایک سٹیشن ہے۔ باقی 10 اضلاع میں بھی اسی سال VICS سٹیشن قائم کر دیئے جائیں گے۔ ان کمپیوٹرائزڈ سنٹرز کے قیام سے فٹنس کے نظام میں بہت بہتری اور ماحولیاتی آلودگی میں نمایاں کمی ہوئی ہے۔

(ب) موٹروہیکلز رولز 1969 کے Rule 57-B کے تحت مختلف شاہرات پر چلنے والی بسوں کی زیادہ سے زیادہ age کی حد درج ذیل ہے۔

(i) A کیٹیگری روٹ: اگر Stage Carriage کی مدت 15 سال تک ہو۔

(ii) B کیٹیگری روٹ: اگر Stage Carriage کی مدت 20 سال تک ہو۔

(iii) C کیٹیگری روٹ: اگر Stage Carriage کی مدت 25 سال تک ہو۔

(iv) M کیٹیگری روٹ: (صرف موٹروے کے لئے) اس کی مدت 10 سال تک ہے۔

تاہم مفاد عامہ اور تکنیکی وجوہات کی بناپر حکومت نے ایک نوٹیفکیشن کے ذریعے مندرجہ بالا تمام کیٹیگریز کو ان کی مدت سے مستثنیٰ قرار دیا ہوا ہے اور فی الحال ہر قسم کی گاڑیاں فٹنس سرٹیفکیٹ کی بنیاد پر چلانے کی اجازت ہے۔

(ج) تمام تفصیلات اوپر دے دی گئی ہیں۔

میٹروبس کے کرائے کا تعین کرنے والی مشین کی عدم فعالیت سے متعلقہ تفصیلات

***4495: چودھری اختر علی:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ میٹروبس سٹیشن کچہری، داتا صاحب اور شمع کے مقام پر نصب کرایہ deduct کرنے والی مشین عرصہ دراز سے خراب ہیں جس کی وجہ سے مسافر بغیر ٹکٹ سفر کرتے ہیں حکومت کو ماہانہ لاکھوں روپے کا نقصان ہو رہا ہے حکومت اس وجہ سے سالانہ ایک ارب روپے کی سبسڈی دینے پر مجبور ہے جس کی رقم عوام سے لی جارہی ہے؟

(ب) 042111222627 پر شکایات 7 فروری 2020 کو درج کروائی گئی لیکن کوئی response نہیں آیا مگر اس شکایت کے باوجود ابھی تک یہ مشین خراب ہے؟

(ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک یہ مشین بروقت ٹھیک نہ کروانے کے ذمہ داران کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی):

(الف) میٹرو بس میں مفت سفر کرنے کی اجازت بالکل نہ ہے مشینوں کے خراب ہونے کی صورت میں ایک مکمل SOP کے تحت کرایہ اکٹھا کیا جاتا ہے جس کو PMA کے account میں جمع کر دیا جاتا ہے۔ یہ بات درست ہے کہ میٹرو بس سٹیشن کچہری، داتا صاحب اور شمع کے مقام پر نصب کرایہ deduct کرنے والی مشینیں شارٹ سرکٹ کی وجہ سے بند ہو گئی تھیں۔ تاہم اس مسئلہ کے مستقل حل کے لئے TEPA اور NESPAK کی سفارشات کی روشنی میں کام جاری ہے۔ علاوہ ازیں مورخہ 13-3-2020 کو ہنگامی بنیادوں پر ان کو عارضی طور پر بجلی بحال کر کے چلا دیا گیا ہے۔ معاملے کے مستقل حل کو 45 دن کے اندر implement کر دیا جائے گا۔

(ب) شکایت درج ہونے کے بعد متعلقہ افسر کو بجھوادی جاتی ہے اور اس کے تدارک کے لئے اقدامات شروع کر دیئے جاتے ہیں۔ جواب (الف) کی روشنی میں ملاحظہ فرمائیں۔

(ج) جواب (الف) و (ب) کی روشنی میں ملاحظہ فرمائیں۔

فیصل آباد: بی کلاس جنرل بس سٹینڈ کی منظوری اور بنائے گئے بائی لاز سے متعلقہ تفصیلات

*5489: **جناب علی اختر:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا فیصل آباد میں (B) کلاس جنرل بس سٹینڈ (سٹی ٹرمینل) کب منظور کیا گیا اور منظوری میں کون سے بائی لاز بنائے گئے تفصیل بیان فرمائیں؟

(ب) کیا (B) کلاس جنرل بس سٹینڈ (سٹی ٹرمینل) فیصل آباد جس جگہ پر بنایا گیا ہے وہ جگہ پرائیویٹائزیشن بورڈ سے واپس لینے اور اڈہ بنانے کی باقاعدہ منظوری لی گئی تھی اگر جواب ہاں میں تو تفصیل بیان کریں اگر نہیں تو وجوہات بیان کریں؟

(ج) کیا(B) کلاس جنرل بس سٹینڈ (سٹی ٹرمینل) فیصل آباد کو چلانے کے لئے بائی لاز بنائے گئے اور قانون / رولز کے مطابق چیئرمین صوبائی ٹرانسپورٹ اتھارٹی سے منظوری حاصل کی گئی اگر جواب ہاں تو تفصیل بیان فرمائیں اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) کیا(B) کلاس جنرل بس سٹینڈ (سٹی ٹرمینل) فیصل آباد کی منظوری دیتے ہوئے بنائے گئے بائی لاز کے مطابق چلایا جا رہا ہے اگر جواب ہاں میں تو تفصیل بیان فرمائیں اگر نہیں تو وجوہات بیان کریں؟

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی):

(الف) سال 2011 میں فیصل آباد شہر میں موجود غیر قانونی سٹینڈز کے خاتمہ کے لئے اور لوگوں کو بہتر سفری سہولیات کی فراہمی کے لئے ایک نئے (B) کلاس جنرل بس سٹینڈ کا قیام ناگزیر تھا جس کو باقاعدہ طور پر ڈسٹرکٹ ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی فیصل آباد کے اجلاس منعقدہ مورخہ 24.03.2011 میں "سٹی ٹرمینل" کے طور پر منظور کیا گیا اور ساتھ ہی اس سٹینڈ کو چلانے کے لئے MVR 57 کے تحت بائی لاز بھی ترتیب دیئے گئے۔

(ب) یہ جگہ پرانے GTS سٹینڈ کی ہے، جہاں سے ماضی میں گورنمنٹ ٹرانسپورٹ بس سروس چلا کرتی تھی اور بمطابق فرد جمع بندی خسرات نمبری 1461, 1463, 1462 یہ جگہ صوبائی حکومت کی ملکیت ہے اور خانہ کاشت میں بورڈ آف ریونیو کا اندراج ہے۔ پرائیویٹائزیشن بورڈ کا اس میں کوئی ذکر نہ ہے لہذا ڈسٹرکٹ ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی فیصل آباد کی منظوری اور EDO ریونیو سے باقاعدہ NOC حاصل کرنے کے بعد یہاں پر (B) کلاس سٹی ٹرمینل کا قیام عمل میں لایا گیا۔

(ج) جی، ہاں! جیسا کہ جز الف میں بتایا گیا۔ سٹی ٹرمینل فیصل آباد (B) کلاس جنرل بس سٹینڈ کے انتظام وانصرام کے لئے ڈسٹرکٹ ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی فیصل آباد نے MVR 57 کے تحت بائی لاز منظور کئے جنہیں حتمی منظوری کے لئے چیئرمین صوبائی ٹرانسپورٹ اتھارٹی لاہور بھجوایا گیا جہاں سے بائی لاز میں چند تبدیلیوں کی نشاندہی کی گئی۔ ان بائی لاز کو متعلقہ تبدیلیوں کے بعد دوبارہ چیئرمین صوبائی ٹرانسپورٹ اتھارٹی لاہور کو بھیج دیا گیا۔

بعد ازاں محکمہ ٹرانسپورٹ نے DRTA فیصل آباد کے منظور کردہ بائی لاز کے ڈرافٹ کو vetting کے لئے محکمہ قانون اور پارلیمانی امور کو بھجوایا۔ Law Department نے اس پر رائے دی کہ محکمہ B کلاس سٹینڈ کے انتظام و انصرام کے لئے الگ رولز بنائے جو کہ صوبے کے تمام B کلاس سٹینڈز پر یکساں لاگو کئے جا سکیں اب یہ معاملہ محکمہ کے لیگل سیکشن کے پاس زیر غور ہے۔

(د) فی الحال سٹی ٹرمینل فیصل آباد کو موٹر وہیکلز آرڈیننس 1965 اور موٹر وہیکلز رولز 1969 کے مطابق چلایا جا رہا ہے۔

رحیم یار خان انٹر چینج سے شہر جانے کے لئے ٹرانسپورٹ کی سہولت کے فقدان سے متعلقہ تفصیلات

*5662: **جناب ممتاز علی:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موٹروے رحیم یار خان انٹر چینج رحیم یار خان شہر سے تقریباً 30 کلومیٹر دور ہے اور KLP روڈ سے تقریباً 13 کلومیٹر دور ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کراچی، لاہور اور اسلام آباد سے آنے والے مسافروں کے لئے انٹر چینج مذکورہ سے رحیم یار خان شہر جانے اور دیگر مضافاتی شہروں کے لئے تا حال ٹرانسپورٹ کا کوئی باقاعدہ بندوبست نہ ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا محکمہ مذکورہ بالا مسائل کے حل کے لئے اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتا ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی):

(الف) جی، ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) کراچی، لاہور اور اسلام آباد سے آنے والے مسافر سٹی ایریا کے منظور شدہ بس سٹینڈ پر ہی اترتے ہیں اور دوسرے شہروں کو جانے کے لئے وہیں سے سوار ہوتے ہیں۔ بہر حال ایسے مسافروں کی سہولت کے لئے جو انٹر چینج پر اتریں، ایک پرائیویٹ کمپنی کی شٹل سروس شروع کر دی گئی ہے۔

(ج) جیسا کہ جز(ب) میں بتایا گیا ہے کہ سٹی رحیم یار خان سے انٹر چینج تک پرائیویٹ شٹل سروس شروع ہوگئی ہے تا کہ ایسے مسافروں کو سہولت مل سکے۔

صوبہ میں کمرشل گاڑیوں کے ٹائر چیک کرنے کے طریق کار سے متعلقہ تفصیلات

*5808: **جناب ممتاز علی:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ آئے روز کمرشل ویگنوں اور ہائی ایس کے ٹائر پھٹنے کی خبریں آتی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ٹائر پھٹنے کے حادثے میں روزانہ سینکڑوں افراد ہلاک اور زخمی ہوتے ہیں؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے کیا حکومت کے پاس کمرشل گاڑیوں کے ٹائر چیک کرنے کا میکنزم ہے تو طریق کار کے بارے وضاحت فرمائیں؟

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی):

(الف) یہ بات درست ہے کہ کمرشل گاڑیوں کے ٹائر پھٹنے کی خبریں میڈیا میں آتی رہتی ہیں۔

(ب) یہ بھی درست ہے کہ ٹائر پھٹنے کی وجہ سے کبھی کبھار مہلک حادثات رونما ہوتے ہیں جن میں لوگ ہلاک یا زخمی بھی ہو جاتے ہیں۔

(ج) ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ، حکومتِ پنجاب نے تمام کمرشل گاڑیوں کی انسپکشن کے لئے بین الاقوامی کمپنی OPUS Inspection Pvt. Ltd کے ساتھ پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کے تحت معاہدہ کیا ہے۔ جس کے تحت پنجاب کے بڑے شہروں میں VICS سنٹر بنائے گئے ہیں جہاں پر ان گاڑیوں کے سات ٹیسٹ کئے جاتے ہیں جس میں ٹائروں کو بھی چیک کیا جاتا ہے۔ گاڑی کے ٹائروں کی گُڈی (Tire Tread) کو Tire Depth Gauge سے چیک کیا جاتا ہے۔

گزشتہ دو سالوں میں صوبہ میں ویگن اور بسوں کے نئے روٹ کے اجراء سے متعلقہ تفصیلات

*5903: **محترمہ مومنہ وحید:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ویگن اور بسوں کے روٹ کے لئے فی سیٹ انشورنس کے لئے کتنی رقم جمع کرانا ہوتی ہے؟
(ب) گزشتہ دو سالوں میں صوبہ بھر میں ویگن اور بسوں کے کتنے نئے روٹ جاری کئے گئے؟
(ج) گزشتہ دو سالوں میں انشورنس رقم کی مد میں کتنی رقم جمع کرائی گئی؟
(د) کیا انشورنس کمپنیاں ایس ای سی پی سے منظور شدہ ہیں؟

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی):

(الف) روٹ پرمٹ کے حصول کے لئے بسوں / ویگنوں کے مالکان کو اپنی گاڑیوں کے لئے فی سیٹ دو لاکھ پچاس ہزار روپے کے حساب سے انشورنس گارنٹی جمع کروانی لازم ہے۔

(ب) گزشتہ دو سالوں میں صوبہ بھر میں ویگن اور بسوں کے 73,479 نئے روٹ پرمٹ جاری کئے گئے۔

(ج) اس بارے وضاحت کی جاتی ہے کہ انشورنس کی رقم جمع نہیں کی جاتی بلکہ MVR 64 RUL 1969 کے مطابق کسی بھی ٹریفک حادثے میں ہلاک یا زخمی ہونے والے مسافروں کے معاوضے کے لئے اس ضلع کے سیکرٹری DRTA جو کہ کلیم ٹریبونل بھی ہے، کے پاس درخواست دی جاتی ہے جہاں سے ٹریبونل کے فیصلے کے مطابق متعلقہ انشورنس کمپنی اس معاوضے کا چیک سیکرٹری DRTA کے ذریعے متعلقہ درخواست گزار کو دیتی ہے۔ اس ضمن میں گزشتہ دو سالوں کے دوران -/30,54,000 روپے کی رقم مختلف حادثات کے متاثرین کو ادا کی گئی ہے۔

(د) ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ کے تمام دفاتر صرف ان انشورنس کمپنیوں جو کہ (SECP) سکیورٹی ایکسچینج کمیشن آف پاکستان سے منظور شدہ ہیں، سے جاری شدہ انشورنس گارنٹی کو ہی روٹ پرمٹ کے حصول کے لئے قبول کرتے ہیں بصورت دیگر روٹ پرمٹ جاری نہیں کیا جاتا۔

صوبہ میں انسپکشن اینڈ سرٹیفکیشن سٹیشن کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

*7006: **محترمہ سعدیہ سہیل رانا:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں سویڈش فرم سے معاہدہ کے تحت 39 انسپکشن اینڈ سرٹیفکیشن سٹیشن قائم کرنا ہیں؟

(ب) اگر جواب ہاں میں ہے تو اب تک کتنے سٹیشن قائم ہوئے ہیں ان سٹیشن میں جنوبی پنجاب میں کتنے سٹیشن شامل ہیں؟

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں سویڈش فرم سے معاہدہ کے تحت 39 انسپکشن اینڈ سرٹیفکیشن سٹیشن قائم کرنا ہیں۔

(ب) اب تک 27 وہیکل انسپکشن اینڈ سرٹیفکیشن سنٹرز 26 اضلاع میں قائم کئے جا چکے ہیں۔ جن میں سے 8 سنٹرز (ڈیرہ غازی خان، لیہ، مظفر گڑھ، بہاولپور، رحیم یار خان، وہاڑی، خانیوال، لودھراں) جنوبی پنجاب میں قائم کئے گئے ہیں۔

چنگ چی رکشا کو روٹ پر لانے سے قبل درکار اجازت سے متعلقہ تفصیلات

*7008: **محترمہ سعدیہ سہیل رانا:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا چنگ چی رکشہ کو روٹ پر لانے سے قبل انجینئرنگ ڈویلپمنٹ بورڈ سے منظوری لی جاتی ہے؟

(ب) کیا ان چنگ چی رکشہ کے لئے وہیکل انسپکشن اینڈ سرٹیفکیشن سنٹر (vics) سے بھی اجازت لی جاتی ہے؟

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ چنگ چی / موٹر سائیکل رکشا کمپنیز کو اپنی پروڈکٹ روٹ پر لانے سے قبل وفاقی حکومت کے دو اداروں پاکستان سٹینڈرڈ کوالٹی کنٹرول اتھارٹی (PSQCA) اور انجینئرنگ ڈویلپمنٹ بورڈ (EDB) سے منظوری لی جاتی ہے۔

(ب) چنگ چی / موٹر سائیکل رکشا کے لئے رجسٹریشن کروانے سے پہلے وہیکل انسپکشن اینڈ سرٹیفکیشن سنٹر (VICS) سے پاسنگ کروانا ضروری ہے۔

اوکاڑہ محکمہ ٹرانسپورٹ کی آمدن واخراجات نیز ملازمین اور گاڑیوں کی تعداد سے متعلقہ ودیگر تفصیلات

*7048: **جناب منیب الحق:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ ٹرانسپورٹ اوکاڑہ کی سال 19-2018، 20-2019 اور 21-2020 کی آمدن اور اخراجات بتائیں آمدن کس کس فیس ٹیکس اور ذرائع سے ہوئی ہے تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ دی جائے؟

(ب) محکمہ ہذا کے کتنے ملازمین اس ضلع میں تعینات ہیں ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور جگہ تعیناتی مع عرصہ تعیناتی بتائیں؟

(ج) اس ضلع میں محکمہ کی سال 19-2018، 20-2019 اور 21-2020 کی کارکردگی بتائیں؟

(د) اس ضلع میں محکمہ ہذا کے پاس کتنی گاڑیاں ہیں ان کے نمبر اور یہ کس کس کے استعمال میں ہیں؟

(ہ) ان گاڑیوں کے سال 19-2018، 20-2019 اور 21-2020 کے اخراجات کی تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ دی جائے؟

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی):

(الف) محکمہ ٹرانسپورٹ اوکاڑہ کے گزشتہ سالوں اور ہذا سال کے تنخواہ و دیگر دفتری اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	سال	روٹ پرمٹ انکم	چیکنگ چلان انکم	فٹنس سرٹیفکیٹ انکم	سالانہ ٹوٹل انکم
1۔	2018-19	87,58,750	36,27,000	32,93,190	1,56,78,940
2۔	2019-20	66,15,440	27,94,100	29,22,587	1,23,32,127
3۔	2020-21	20,63,751	17,97,500	79,14,579	1,17,75,830

سیکرٹری ڈی آر ٹی اے اوکاڑہ کے گزشتہ سالوں اور ہذا سال کے تنخواہ و دیگر دفتری اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

2018-19	23,35,406
2019-20	25,87,509
2020-21	25,00,310

(ب)

نمبر شمار	نام آفیسر / آفیشل	عہدہ	گریڈ	پوسٹنگ سال
1۔	محسن ریاض	سیکرٹری(DRTA)	17	24.2.2020
2۔	محمد اصغر	اسسٹنٹ	16	22.5.2021
3۔	بلال احمد	جونیئر کلرک	11	25.5.2021
4۔	محمد کاشف	ٹرانسپورٹ سب انسپکٹر	14	12.10.2020
5۔	محمد آصف	موٹر وہیکل ایگزامینر	14	17.1.2020
6۔	وسیم عباس	چوکیدار	4	25.5.2021
7۔	وقار	نائب قاصد	4	10.8.2009

(ج) **سال2018-19 کی کارکردگی:**

روٹ پرمٹ کی مد میں87,58,750انکم حاصل کی گئی۔

جرمانہ کی مد میں36,27,000جرمانہ حاصل کیا گیا۔

فٹنس سرٹیفکیٹ کی مد میں32,93,190انکم حاصل کی گئی۔

سال2019-20 کی کارکردگی:

روٹ پرمٹ کی مد میں-/66,15,440انکم حاصل کی گئی۔

جرمانہ کی مد میں-/27,94,100جرمانہ حاصل کیا گیا۔

فٹنس سرٹیفکیٹ کی مد میں-/29,22,587انکم حاصل کی گئی۔

سال2020-21 کی کارکردگی:

روٹ پرمٹ کی مد میں-/20,63,751انکم حاصل کی گئی۔

جرمانہ کی مد میں-/17,97,500جرمانہ حاصل کیا گیا۔

فٹنس سرٹیفکیٹ کی مد میں-/79,14,579انکم حاصل کی گئی۔

(د) محکمہ ہذا کے پاس ایک عدد گاڑی زیر استعمال ہے جو کہ فیلڈ سٹاف (ٹی ایس آئی اور ایم وی ای) چیکنگ کے لئے استعمال کرتے ہیں۔

Vehicle No: OKD-56

(ہ)

نمبر شمار	سال	اخراجات مع مینٹیننس و فیول
1	01-7-2018 to 30-6-2019	1,16,383
2	01-7-2019 to 30-6-2019	1,37,280
3	01-7-2020 to 26-5-2021	2,48,000

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آڈر۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئرمین! میں نہایت ادب کے ساتھ گزارش کرنا چاہوں گی کہ میں اس ایوان کی چند سینئر ممبران میں سے ہوں اور میں نے پچھلے اڑھائی سال سے اس ایوان میں ایک لفظ نہیں بولا اور وہ بھی صرف اس لئے کہ شاید اس ہاؤس میں رولز کے مطابق بات کرنا اور ڈھنگ کی بات کرنا یا کوئی sensible بات کرنا allowed نہیں ہے۔ اگر آپ فارغ ہو جائیں گے تو میں بات کروں گی۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ! آپ نے بات کر لی ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئرمین! آپ مصروف تھے اس لئے میں نے اپنی بات روک دی میں نے دیواروں کے ساتھ بات نہیں کرنی ہے۔ میں نے آپ کے توسط سے جس چیئر پر آپ تشریف فرما ہیں اس چیئر سے بات کرنی ہے۔ میں اس ایوان کی توجہ دو تین باتوں کی طرف دلانا چاہتی ہوں جس میں پہلی تو یہ ہے کہ جو کل بل پاس ہوئے ہیں ان کی کاپی ہمیں نہیں ملی، دوسری بات یہ کہ آج کا پورا ایجنڈا ہاؤس میں table نہیں کیا گیا اور تیسری بات جو راجہ بشارت صاحب نے کی ہے جو انہوں نے فرمایا ہے وہ بالکل درست ہے اور یہ معزز ممبران کے privilege breach کرنے کی بات ہے۔ آپ 2018/2019 کے سوالات کے جوابات دو سال بعد دیں اور اس کی کوئی logic اس ایوان کو نہ دیں۔ آپ Question Hours کے بارے میں جو رولز ہیں وہ پڑھیں اور مجھے بتائیں کہ اس کو دو سال التواء میں رکھنے کی وجہ کیا ہے یہ صرف اور صرف معزز ممبران کے استحقاق مجروح کرنے کی بات ہے۔ کیونکہ وہ بہت محنت کر کے سوالات جمع

کرواتے ہیں اور خوش قسمتی سے اگر ان کا سوال آ بھی جائے، میں تو، خیر ان بد قسمت لوگوں میں سے ہوں کہ جن کے سوال آتے ہی نہیں تھے اس لئے میں نے جمع کروانے ہی چھوڑ دیئے ہیں۔اگر وہ سوال آ بھی جائیں تو منسٹرز ہی موجود نہیں ہیں یا وہ ایجنڈے پر ہی نہیں آتے۔میں سمجھتی ہوں اس سے بڑی ممبرز کی اور اس ہاؤس کی توہین نہیں ہو سکتی اور اس پر جو آپ نے Ruling دی ہے ویسے پہلے بھی بہت ساری Rulings اس ہاؤس میں آ چکی ہیں اور میرا نہیں خیال اس Ruling پر بھی کوئی عمل درآمد ہو گا۔خدا کا واسطہ ہے اور میری آپ سے گزارش ہے کہ لوگ تو آتے جاتے رہتے ہیں اداروں کو اور ان اسمبلیوں کو سلامت رہنا ہوتا ہے۔ براہ مہربانی اس طرح رولز کی دھجیاں نہ اڑائیں ایجنڈا پورا دیا کریں جو بل آپ پیش کرتے ہیں ان بلز کو کم از کم table تو کریں۔ہم پڑھیں اس میں کیا کہا گیا ہے آپ لا کیا رہے ہیں۔کل جتنے بھی بلز آئے ہیں کسی ایک بل کی کاپی ہمارے tables پر موجود نہیں تھی۔یہ میں صرف ریکارڈ پر لانا چاہتی تھی کیونکہ مجھے پتا ہے کہ کچھ نہیں ہو گا،لک صاحب کے ہوتے ہوئے تو بالکل بھی نہیں ہو سکتا لیکن میں نے ریکارڈ پر لانا تھا اور as a parliamentarian میں نے اپنا حق ادا کر دیا اور بتا دیا کہ اس ہاؤس میں رولز کی دھجیاں کیسے بکھیری جاتی ہیں۔

زیرو آور نوٹس

جناب چیئرمین: اب ہم زیرو آور نوٹس لیتے ہیں اور پہلا زیرو آور نوٹس نمبر 653 جناب عبداللہ وڑائچ کا ہے اور یہ پیش ہو چکا ہے۔جی،منسٹر صاحب!

وزیر صنعت و تجارت و سرمایہ کاری(میاں محمد اسلم اقبال): جناب چیئرمین!میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ یہ نوٹس میرے محکمہ سے متعلق نہیں ہے بلکہ یہ محکمہ لیبر سے متعلقہ ہے۔

جناب چیئرمین: جی،ٹھیک ہے اس زیرو آور نوٹس نمبر 653 کو pending کیا جاتا ہے۔اگلا نوٹس نمبر 682 محترمہ عظمیٰ کاردار کا ہے۔جی،محترمہ!

سرگودھا میں سابق سینٹری ورکر ندیم مسیح (مرحوم) کی بیوہ کو واجبات کی ادائیگی سے متعلقہ تفصیلات

محترمہ عظمیٰ کاردار: شکریہ۔ جناب چیئرمین!

"میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے معاملہ یہ ہے کہ مریم بیوہ ندیم مسیح (مرحوم) سابقا سینٹری ورکر میونسپل کارپوریشن سرگودھا میں جو کہ تین ہفتے قبل دوران ڈیوٹی فرائض سرانجام دیتے ہوئے گٹروں کی صفائی کے دوران گٹر میں گیس کی وجہ سے وفات پا گیا تھا۔ اس کی بیوہ کو اس کارپوریشن کے آفیشل واجبات کی ادائیگی نہ کر رہے ہیں بلکہ اس کو ناجائز تنگ کیا جارہا ہے اس بابت وزیراعلیٰ کی جانب سے اعلان کردہ پیکج و مراعات بھی نہیں دی جارہی ہیں۔ لہٰذا اس مسئلہ پر زیرو آر کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب چیئرمین: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! جواب دیں گے۔ جی، خان صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! اس ضمن میں عرض یہ ہے کہ جو ندیم مسیح ہے وہ لوکل گورنمنٹ کا regular employee نہیں تھا وہ daily wages پر sewerman تھا اور انہیں اس وقت پانچ لاکھ روپے ادائیگی بھی کی گئی تھی اور 50 ہزار روپے مزید کارپوریشن کی طرف سے بھی ادا کر دیئے گئے تھے۔ ان کا جو کیس ریگولر ملازمین کے حوالے سے ہے اس کی سمری بھی وزیراعلیٰ کو بھیج دی گئی ہے اور جیسے ہی وہاں سے منظوری آتی ہے تو ان کی بیوہ کو انشاءاللہ تعالیٰ ہر قسم کی امداد دی جائے گی۔ یہ بات بھی بالکل غلط ہے کہ ان کی بیوہ کو تنگ کیا جارہا ہے۔ اس حوالے سے جتنی بھی تفصیل ہے وہ میں محترمہ کو مہیا کر دیتا ہوں یہ ان کے زیرو آر کے ساتھ لگی ہوئی ہے۔ اس میں یہ سب کچھ درج ہے کہ کس طرح ہم نے سمری کے لئے لکھا ہے تو میرے خیال میں ان کا معاملہ جلد ہی حل ہو جائے گا۔ میں ایک بات confirm کر دوں کہ یہ شخص regular ملازم نہیں تھا۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی،اس نوٹس کا جواب آ گیا ہے لہٰذا محترمہ! کے نوٹس نمبر682 کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا نوٹس نمبر687 جناب آغا علی حیدر کا ہے۔جی، آغا صاحب!

پی پی۔134 ننکانہ صاحب میں ریسکیو1122 کی سہولت نہ ہونے سے متعلقہ تفصیلات

جناب آغا علی حیدر: شکریہ۔جناب چیئرمین!

"میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے معاملہ یہ ہے کہ ضلع ننکانہ پی پی۔134 میں ریسکیو1122 کی کوئی سہولت نہ ہے۔ریسکیو1122 کا جو آفس ننکانہ صاحب میں ہے اس کا فاصلہ یہاں سے 50 کلومیٹر سے زیادہ ہے جو کسی حادثہ اور ناگہانی افتاد کی صورت میں وہاں آنے جانے میں اڑھائی گھنٹے سے زیادہ وقت صرف ہو جاتا ہے جو کسی بھی المناک صورتحال کو جنم دے سکتا ہے۔لہٰذا اس مسئلہ پر زیرو آر کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب چیئرمین!میں اس پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، آپ بات کریں۔

جناب آغا علی حیدر: شکریہ۔جناب چیئرمین!میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ایک انتہائی اہم معاملہ ہے کیونکہ ضلع ننکانہ اور میرے حلقے میں تقریباً50 کلومیٹر کا فاصلہ ہے اور جب تک ننکانہ سے 1122 میرے حلقہ میں پہنچتی ہے کوئی نہ کوئی مسئلہ ہو جاتا ہے۔میرا حلقہ چونکہ دریا پر واقع ہے اور تقریباًروز ہی وہاں کوئی نہ کوئی واقعہ پیش آتا ہے اس لئے میری آپ کے توسط سے منسٹر صاحب سے گزارش ہے کہ وہ مہربانی فرما کر حکم دیں کہ سید والہ میں یا بڑا گھر میں ایک 1122 کا آفس کھولا جائے۔بہت شکریہ

جناب چیئرمین: جی، راجہ صاحب!

وزیر قانون وپارلیمانی امور/امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! جہاں تک معزز رکن کے اس زیرو آر پر بات کرنے کا تعلق ہے تو میں اس سے انکار نہیں کرتا کہ ان کے علاقہ میں مشکلات درپیش ہوں گی کیونکہ وہاں پر 1122 کا ادارہ نہیں ہے۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ میرے حلقہ میں 1122 کا ادارہ قائم کیا جائے تو یہ پی پی وائز ہماری سکیم میں ہی شامل نہیں ہے۔ آپ بہتر جانتے ہیں کہ ابتدائی طور پر ضلعی سطح پر 1122 کی سہولت فراہم کی گئی تھی۔ یہ سہولت جب ضلعی سطح پر مکمل ہوگئی تو اس کے بعد یہ فیصلہ کیا گیا کہ اب اس کو تحصیل کی سطح پر لے کر جایا جائے۔ ہم ابھی تمام تحصیلوں پر یہ network cover نہیں کر سکے۔ ہماری اس وقت ترجیح یہ ہے کہ ہم تحصیل کی سطح پر 1122 کی سہولت کو establish کریں۔ فی الحال پی پی کی سطح پر ہمارے وسائل اس بات کی اجازت نہیں دیتے اور ہمارے معروضی حالات بھی یہ ہیں کہ پہلے تحصیل کی سطح پر یہ سہولت فراہم کی جائے گی اور اس کے بعد اگر وسائل نے اجازت دی تو اس سہولت کو نیچے بھی لایا جاسکتا ہے۔ میں آپ کے توسط سے معزز رکن تک یہ بات پہنچانا چاہتا ہوں کہ فی الحال گورنمنٹ کی پالیسی میں یہ بات شامل نہیں ہے اور ہمیں جیسے ہی وسائل میسر ہوں گے ان شاءاللہ تعالیٰ ہماری خواہش ہوگی کہ اس سروس کو جتنا زیادہ سے زیادہ expand کر سکیں وہ کریں گے لیکن وسائل کی دستیابی پر اس کا انحصار ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں زیادہ وسائل دے تو ہم اس کو زیادہ expand کر دیں گے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: اس کا جواب آگیا ہے۔

آغا علی حیدر: جناب چیئرمین! میرا ضلع اور تحصیل ننکانہ ایک ہی ہے اس لئے میرا کہنا یہ ہے کہ اگر یہ تحصیل لیول پر کرنا چاہتے ہیں تو میرا حلقہ دریا کے اوپر ہے جو خطرناک علاقہ ہے۔ اس علاقہ میں 1122 کی بہت ضرورت ہے اس لئے میں درخواست کر رہا ہوں کہ اس حلقہ میں کسی بھی جگہ پر 1122 کا ایک ادارہ بنا دیں۔ میرا حلقہ کا ضلع اور تحصیل ننکانہ ہے۔

جناب چیئرمین: آغا صاحب! منسٹر صاحب نے بتایا ہے کہ وہ ضلع اور تحصیل لیول پر 1122 کے ادارے بنا رہے ہیں۔

آغا علی حیدر: جناب چیئرمین! میرے ضلع اور تحصیل کو بھی ضرورت ہے۔ میں آگے کیا کروں گا وہ مجھے جواب تو دے دیں۔

جناب چیئرمین: انہوں نے آپ کو جواب دیا ہے کہ وہ اس کو دیکھ لیتے ہیں۔ اگر وہاں ضرورت ہے تو ضرور کریں گے۔ آپ پریشان نہ ہوں۔ انہوں نے دوا اور دعا دونوں دی ہیں۔ آپ پریشان نہ ہوں۔

اگلا زیرو آر نمبر 691 چودھری محمود الحق کا ہے۔ تشریف نہیں رکھتے اس لئے یہ زیرو آر کا نوٹس dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نمبر 693 سید عثمان محمود اور محترمہ شازیہ عابد کا ہے۔ جی، محترمہ!

محکمہ سکولز ایجوکیشن کی تبادلہ پالیسی سے متعدد اساتذہ مستفید ہونے سے محروم

محترمہ شازیہ عابد: جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے معاملہ یہ ہے کہ محکمہ سکولز ایجوکیشن نے تقریباً ایک سال کے بعد صوبہ بھر میں اساتذہ کے تبادلوں سے پابندی اٹھائی ہے۔ مگر جو پالیسی اپنائی گئی ہے اس پالیسی کے تحت سنگل ٹیچرز اور تین سال سے 15 سال تک فرائض سرانجام دینے والے ٹیچرز مستفید نہیں ہو سکتے اور بلدیاتی اداروں کے سکولوں میں بھی خالی اسامیوں پر تبادلہ جات نہیں کئے جا رہے۔ Wedlock پالیسی کو بھی نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ لہٰذا اس مسئلہ پر زیرو آر کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں اس لئے یہ زیرو آر نوٹس pending کیا جاتا ہے۔

جناب محمد الیاس: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، چنیوٹی صاحب!

جناب محمد الیاس: جناب چیئرمین! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے کی اجازت دی ہے۔

جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ ایک شخص ابو بکر خدا بخش نتھو کا ہے۔ وہ خوشاب کا رہنے والا ہے، سکہ بند بڑا متعصب اور متشدد قادیانی ہے۔ اس وقت وہ FIA میں کام کر رہا ہے۔ وہ 6 جنوری کو ریٹائر ہو رہا ہے۔ اس نے اپنی ملازمت کے دوران بہت ساری ناجائز بھرتیاں کروائیں، بہت سارے حادثات کروائے اور اس سے اہل علاقہ بہت پریشان رہے۔ اب سننے میں یہ آرہا ہے کہ حکومت کا پروگرام ہے کہ 6 جنوری کے بعد دوبارہ اسے contract کر کے کوئی عہدہ دیا جائے۔

جناب چیئرمین: چنیوٹی صاحب! FIA وفاق کا ادارہ ہے۔ ہم نے اس پر یہاں کیا کرنا ہے؟

جناب محمد الیاس: جناب چیئرمین! وہ اس وقت صوبہ پنجاب میں کام کر رہا ہے۔ میری گزارش یہ ہے کہ وفاق سے گزارش کی جائے کہ وہ بندہ جو اپنی مدت ملازمت پوری کر رہا ہے اس کے بعد اس کو extension دینا اور اس سے agreement کرنا ملک اور ہمارے صوبہ کے خلاف ہے۔ اس پر عوامی اور خاص طور پر مذہبی تنظیموں کو بڑے تحفظات ہیں۔ براہ مہربانی اس پر Ruling دی جائے اور وفاقی حکومت کو ضرور کہا جائے کہ ایسے ناپسندیدہ شخص سے کوئی contract نہ کیا جائے اور اسے کوئی رعایت دے کر مزید موقع نہ دیا جائے۔

جناب چیئرمین! میری دوسری گزارش یہ ہے کہ ہمارے ضلع سرگودھا میں ایک بہت بڑے ختم نبوت ﷺ کے مجاہد مولانا اکرم طوفانی صاحب تھے۔ ان کی بہت ساری خدمات ہیں۔ انہوں نے رفاعی ہسپتال بنایا تھا وہ وفات پاگئے ہیں ان کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

جناب چیئرمین: چنیوٹی صاحب! آپ کی بات note ہو گئی ہے۔ بہت شکریہ۔

جناب طارق مسیح گل: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، گل صاحب! آپ مختصراً بات کر لیں کیونکہ ابھی کافی بزنس پڑا ہے۔

جناب طارق مسیح گل: جناب چیئرمین! میں حکومت وقت کی تعریف میں چند الفاظ کہنا چاہتا ہوں۔ ان کو قبول فرمائیے گا۔ چند دن پہلے حکومت وقت نے ایک بہت اچھی بات کی ہے کہ ہم نے امن کے حوالے سے ایک ٹرین چلائی ہے۔ ہمارے قائد محترم میاں محمد شہباز شریف کی یہ روایت تھی تو انہوں نے اس روایت کو برقرار رکھا ہے۔ میں اس پر ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں مگر ایک بات یہ ہے کہ میں نے دیکھا کہ جب وہاں پر ٹرین چلی تو یہ لاہور تا کراچی امن ریلی تھی۔ اس ریلی کی

وجہ سے پوری دنیا میں یہ پیغام جا رہا تھا کہ پاکستان کے اندر ہر قسم کی دہشتگردی، متعصب پن اور بدنظمی کے خلاف امن مارچ یا امن ریلی کے طور پر ایک ٹرین چلائی گئی ہے۔ مجھے وہاں پر کوئی منسٹر نظر نہیں آیا۔ میں آپ کی وساطت سے حکومت وقت کو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ خدا کے لئے جب کوئی نیک اور اچھا کام کیا جائے تو اس میں منسٹر کی شرکت کو یقینی بنائیں۔ یہ جھوٹ کے پلندے کھول دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم نے یہ کیا ہم نے وہ کیا۔ میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ خدا کے لئے جھوٹ کا U-turn لینے کے بجائے۔۔

تحاریک التوائے کار

جناب چیئرمین: گل صاحب! شکریہ۔ آپ کا مؤقف آگیا ہے۔ اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ تحریک التوائے کار نمبر 429 محترمہ ام البنین کی ہے۔ یہ پڑھی جا چکی ہے۔ جی، جناب سبطین خان!

کونو کارپس کے پودے لگانے پر پابندی کا مطالبہ (۔۔۔جاری)

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! محرک نے specifically ایک plant کے حوالے سے تحریک التوائے کار دی تھی کہ یہ ماحول کے لئے ٹھیک نہیں ہے جبکہ ایسا بالکل نہیں ہے۔ اگر آپ کہیں تو میں اس کی تفصیل بھی دے دوں گا۔

جناب چیئرمین: اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے۔ اس لئے یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 435 چودھری افتخار حسین چھچھر کی ہے۔ یہ پڑھی جا چکی ہے۔ جی، سردار محمد آصف نکئی!

لاہور واسا کے عملہ کی ملی بھگت سے لگائے گئے پانی کے 201 غیر قانونی کنکشنز کا انکشاف (۔۔۔جاری)

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب چیئرمین! میں نے اس سے قبل بھی اس تحریک التوائے کار کا جواب دیا تھا۔ ان کا جو چوبرجی گارڈن کا مسئلہ تھا اس کے لئے لائنس کا

بندوبست ہو گیا تھا اور سیوریج کی سکیم ابھی چل رہی ہے۔ اس پر کارپوریشن والے کام کر رہے ہیں۔ یہ بھی جلد ہو جائے گا۔

جناب چیئرمین: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے اس لئے یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 309 کا جواب جناب خیال احمد نے دینا ہے۔ موجود نہیں اس لئے اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 373 ہے یہ پڑھی جا چکی ہے۔ جی، جناب تیمور خان!

پنجاب میں ای لائبریریز کے ملازمین کی برطرفی (۔۔۔جاری)

وزیر امور نوجوانان، کھیلیں، آثار قدیمہ و سیاحت (جناب محمد تیمور خان): جناب چیئرمین! شکریہ۔ یہ جو تحریک پیش کی گئی ہے میں اس سے بالکل اتفاق نہیں کرتا کیونکہ اس میں ذکر کیا گیا ہے کہ لوگوں کو بے روزگار کیا گیا ہے اور اس کامیاب پراجیکٹ کو تباہی یا بند کرنے کی طرف لے جایا جا رہا ہے جو بالکل غلط ہے۔ میں آپ کے توسط سے اس ہاؤس کو بتانا چاہوں گا۔

جناب چیئرمین: جی، افتخار چھچھر صاحب! میرے خیال میں منسٹر کالونیز جناب خیال صاحب باہر جا رہے ہیں تو اُن سے متعلقہ آپ کی تحریک التوائے کار ہے لہٰذا آپ ابھی تشریف رکھیں تاکہ اس کے بعد آپ کی تحریک کا جواب لے لیں۔ جی، تیمور صاحب!

وزیر امور نوجوانان، کھیلیں، آثار قدیمہ و سیاحت (جناب محمد تیمور خان): جناب چیئرمین! ہمارے E-Libraries کے پراجیکٹ سے پورے پنجاب میں اب تک ہزاروں نوجوان مستفید ہو چکے ہیں۔ 66 ہزار کے قریب ایسے بچے ہیں جو ہمارے regular members ہیں اور پنجاب کے 20 اضلاع میں یہ digital E-Libraries بنائی گئی ہیں۔ اس development mode میں PITB کا ایک پیکج تھا جس کے تحت کنٹریکٹ کی jobs تھیں جس پر بچے پہلے کام کر رہے تھے لیکن معاہدے کے مطابق کنٹریکٹ مکمل ہو چکا ہے۔ ہماری گورنمنٹ نے ایک نیا initiative لیتے ہوئے فنانس ڈیپارٹمنٹ سے ڈیڑھ سو نوجوانوں کے لئے نئی SNE approve کروائی ہے جو فنانس ڈیپارٹمنٹ سے release ہو چکی ہے۔ اب PPSC کے ذریعے ڈیڑھ سو نئے نوجوان E-Libraries میں بھرتی ہوں گے۔ ہم اس میں اب ایک جدت لے کر آئے ہیں۔

(اذانِ مغرب)

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب کی طرف سے اس کا جواب آگیا ہے۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب چیئرمین! میں اس پر کچھ بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب نے جواب دے دیا ہے۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب چیئرمین! مجھے صرف ایک منٹ دے دیں۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب چیئرمین! میں بحث مباحثے میں نہیں پڑتا کیونکہ منسٹر صاحب میرے بڑے ہی قابل احترام بھائی ہیں لیکن مجھے نہیں لگتا کہ پورے ہاؤس میں کسی کو بھی منسٹر صاحب کے جواب کی سمجھ آئی ہو۔ یہ کوئی چھوٹا issue نہیں ہے بلکہ یہ individual میری ذات کا بھی issue نہیں ہے۔ یہ ایک بہت بڑا پراجیکٹ تھا جسے میاں شہباز شریف صاحب نے start کیا تھا۔

جناب چیئرمین: وہ ابھی بات کر رہے تھے، اُن کی بات مکمل نہیں ہوئی لہذا آپ اُن کا جواب سُن لیں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: ٹھیک ہے۔ اس کے بعد میں بات کر لیتا ہوں۔

وزیر امور نوجوانان، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت (جناب محمد تیمور خان): جناب چیئرمین! افتخار حسین چھچھر ہمارے قابل احترام رکن ہیں جو بڑے اچھے اور positive questions لے کر آتے ہیں جن پر healthy debate ہو سکتی ہے۔ میں آپ کے توسط سے چھچھر صاحب کو سمجھانا چاہوں گا کہ واقعی یہ بڑا اچھا پراجیکٹ تھا جس کو ہم نے practical بنایا ہے اور اس کے لئے way forward نکالا ہے کہ اس کا practical طریقہ کیا ہے؟ پہلے صرف physical libraries تھیں جہاں پر جا کر پڑھ سکتے تھے۔ پوری دنیا میں JSTOR سب سے بڑا online library network ہے جس کی ہم نے subscription حاصل کر لی ہے۔ اب کسی remote, far-flung area یا کہیں سے بھی بچہ آئے گا تو وہ ہمارے portal پر آئے گا جس کو ہم password دیں گے تب اس بچے کو پوری دنیا کی JSTOR Library کی subscription مل

جائے گی۔اس کے علاوہ میں آپ کو بتاتا چلوں کہ یہ ایک under utilized پراجیکٹ تھا لیکن ہم نے اپنی E-Libraries 20 میں صوفی ریسرچ سنٹرز بھی بنا دیئے ہیں تاکہ وہاں پر سکالرز آئیں، وہ بیٹھ کر بات چیت کریں، آنے والے بچوں سے interaction کریں، نئے ideas نکلیں اور نئی جدت آئے۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ

وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت (جناب محمد تیمور خان): کیا چھچھر صاحب کو سمجھ آگئی ہے؟

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب چیئرمین! میں تھوڑا عرض کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: چھچھر صاحب! کافی بزنس پڑا ہے۔منسٹر صاحب نے جو بات کی ہے میں بھی اس کو second کروں گا کیونکہ Internationally بہت سارے articles میں بھی appreciate کیا جارہاہے۔اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے نمبر 21/1 ہے اور یہ بھی منسٹر سپورٹس تیمور خان صاحب کے متعلقہ ہی ہے۔

وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت (جناب محمد تیمور خان): جناب چیئرمین! یہ لائبریری فاؤنڈیشن سے متعلق ہے۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب! آپ پہلے اس کو پڑھ لیں تب تک میں اگلی تحریک التوائے کار لے لیتا ہوں۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 21/12 ہے جو سید صمصام علی شاہ بخاری سے متعلقہ ہے لیکن وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 21/171 ہے جو میاں محمد اسلم اقبال صاحب سے متعلقہ ہے۔وہ اس کا جواب دیں گے۔

لاہور، گوجرانوالہ میں دودھ اور دہی کی قیمتوں میں ازخود اضافے کے خلاف کارروائی کا مطالبہ (۔۔۔جاری)

وزیر صنعت، تجارت وسرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): شکریہ۔جناب چیئرمین! روزنامہ "دنیا" کی خبر بابت دودھ اور دہی کی قیمت میں ازخود اضافہ حقیقت پر مبنی نہ ہے۔ضلع لاہور اور

گوجرانوالہ کی حدود میں ڈپٹی کمشنرز نے دودھ کی retail price ماہِ رمضان میں مبلغ 90 روپے فی لٹر مقرر رکھی تھی جبکہ لاہور میں دہی کی قیمت 110 روپے فی کلو اور گوجرانوالہ میں 100 روپے فی کلو مقرر ہے۔ اس قیمت کے اطلاق کے لئے دونوں اضلاع میں ڈپٹی کمشنر کے مقرر کردہ پرائس مجسٹریٹ صاحبان نے کارروائی کی اور خلاف ورزی کی صورت میں جو انضباطی کارروائیاں کی گئی ہیں اُن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

ضلع لاہور میں دودھ ودیگر اشیاء کی گراں فروشی کے خلاف کارروائی

چیکنگ	خلاف ورزی	جرمانہ	ایف آئی آر
285,239	31,983	61,842,000	5280

ضلع گوجرانوالہ میں دودھ کی گراں فروشی کے خلاف کارروائی

خلاف ورزی	جرمانہ	ایف آئی آر
210	940,000	17

جناب چیئرمین: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہٰذا اس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 487/21 ہے جو کل پڑھی گئی تھی۔ اس کا جواب وزیر لائیوسٹاک سردار حسنین بہادر دریشک نے دینا ہے۔

لاہور میں 800 سے زائد غیر قانونی مذبح خانوں کا انکشاف (۔۔۔جاری)

وزیر لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب چیئرمین! شکریہ۔ اس تحریک میں لاہور کے اندر سلاٹر ہاؤسز کے متعلق ذکر کیا گیا ہے۔ میں آپ کی وساطت سے august House اور معزز ممبر کو دو clarifications دینا چاہوں گا کہ سلاٹر ہاؤسز اور cattle markets دونوں لوکل گورنمنٹ کی domain میں آتے ہیں جبکہ لائیوسٹاک ڈیپارٹمنٹ کے under نہیں آتے۔ میں آپ کی وساطت سے اسمبلی سیکرٹریٹ کی ٹیم کو گزارش کروں گا کہ اس تحریک التوائے کار کو لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ کو refer کریں کیونکہ وہی ڈیپارٹمنٹ اس پر reply کرے گا۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔ اس تحریک التوائے کار کا جواب منسٹر لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ دیں گے لہٰذا اس کو pending کیا جاتا ہے۔

تحاریک استحقاق

جناب چیئرمین: اب ہم تحریک استحقاق لیتے ہیں۔پہلی تحریک استحقاق محترمہ شاہدہ احمد کی ہے۔جی محترمہ شاہدہ احمد!

گورنمنٹ گرلز ہائی سکول 31-10/R خانیوال کی ہیڈ مسٹریس کا معزز ممبر کا فون سننے سے انکار

محترمہ شاہدہ احمد: جناب چیئرمین!شکریہ۔میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتی ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔معاملہ یہ ہے کہ مورخہ 21۔اکتوبر 2021 کو گورنمنٹ گرلز ہائی سکول 31-10/R تحصیل و ضلع خانیوال کی انچارج S.S.T. / ہیڈ مسٹریس ماجدہ خان سے موبائل فون پر بات کرنے کی کوشش کی مگر انہوں نے فون پر بات کرنے سے انکار کر دیا، جس پر میں نے متعلقہ خاتون تہمینہ خان جس کا جائز ایشو تھا کہا کہ اندر جا کر میری ماجدہ خان سے بات کروائیں اور موبائل بند نہ کرنا اس نے انچارج پرنسپل ماجدہ خان سے میرے کہنے پر دوبارہ بات کروائی، میں نے اپنا تعارف کروایا اور مسئلہ بیان کیا جس پر اس نے غصے سے کہا کہ میں آپ کی پابند ہوں اور نہ ہی میں آپ کی کوئی بات سنوں گی۔ جس پر میں نے کہا کہ یہ ایک جائز کام ہے اور میں ایک حکومتی نمائندہ ہونے کی حیثیت سے ایک جائز کام کا کہہ رہی ہوں۔ جس پر اس نے مجھے کورٹ میں لے جانے کی دھمکی دی اور کہا کہ آپ مجھ سے ناجائز کام لینا چاہتی ہیں۔ جبکہ جائز کام تھا اور عوامی نمائندہ ہونے کی حیثیت سے یہ میرا فرض ہے کہ میں لوگوں کے جائز مسائل حل کرنے کے لئے اپنا کردار ادا کروں۔ میں نے اس معاملہ میں بار بار سی۔ای۔او ایجوکیشن خانیوال سے بھی رابطہ کیا لیکن انہوں نے بھی کوئی خاطر خواہ جواب نہیں دیا۔ جس سے میرے حلقہ میں میری کافی جگ ہنسائی ہوئی ہے اور بطور ایم پی اے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے۔لہٰذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب چیئرمین: محترمہ شاہدہ احمد! آپ کی تحریک استحقاق پیش ہو چکی ہے۔ متعلقہ منسٹر موجود نہیں ہیں لہٰذا اس کو pending کر لیتے ہیں۔ محترمہ سبرینہ جاوید ایک قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتی ہیں۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

محترمہ سبرینہ جاوید: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے محکمہ کوآپریٹوز امداد باہمی میں موجود ہاؤسنگ سوسائٹیز کے رہائشیوں کے مسئلہ پر ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے"۔

جناب چیئرمین: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے محکمہ کوآپریٹوز امداد باہمی میں موجود ہاؤسنگ سوسائٹیز کے رہائشیوں کے مسئلہ پر ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے"۔

قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے محکمہ کوآپریٹوز امداد باہمی میں موجود ہاؤسنگ سوسائٹیز کے رہائشیوں کے مسئلہ پر ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے"۔

(تحریک متفقہ منظور ہوئی)

قرارداد

جناب چیئرمین: جی محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

صوبہ بھر میں امداد باہمی کے تحت رجسٹرڈ سوسائٹیوں کے یکساں قوانین بنانے کا مطالبہ

محترمہ سبرینہ جاوید: جناب چیئرمین! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

" محکمہ کوآپریٹوز (امداد باہمی) میں موجود ہاؤسنگ سوسائٹیز کے رہائشی ایک مستقل مسئلہ سے دو چار ہیں۔ ان سوسائٹیز کی رجسٹریشن محکمہ کوآپریٹوز کے پاس ہوتی ہے۔ رجسٹریشن کے بعد سوسائٹی کے ممبران جب گھر کی تعمیر کرتے ہیں تو انہیں LDA، میونسپل کارپوریشن، میونسپل کمیٹی، ٹاؤن کمیٹی، ضلع کونسل، متعلقہ یونین کونسل یا کنٹونمنٹ بورڈ سے نقشہ منظور کروانا پڑتا ہے۔ اس طرح محکمہ ہذا کی پنجاب بھر میں سوسائٹیز پر مختلف اداروں کے by-laws لاگو ہوتے ہیں۔ اسی طرح مختلف قوانین کی overlapping کے باعث مکینوں کے لئے مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ قوانین میں کوئی یگانگت نہ ہے۔ اصولی طور پر صوبہ بھر کی تمام سوسائٹیز کے یکساں قوانین ہونے چاہئیں۔ محکمہ ہذا کو چاہئے کہ اپنے ممبران کی سہولت کے لئے محکمہ کی سطح پر ایک اتھارٹی قائم کرے جو صوبہ بھر کی رجسٹرڈ سوسائٹیز کے لئے یکساں قوانین بنائے۔ تمام سوسائٹیز اپنے نقشہ جات اپنے قوانین کے تحت منظور کروائیں۔ اسی طرح محکمہ میں ان قوانین پر عمل درآمد کو یقینی بنایا جاسکے گا اور محکمہ، جو کہ کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز کا ریگولیٹر ہے، مزید بہتر طریقے سے ان سوسائٹیز کو ریگولیٹ کر سکے گا۔ مزید برآں قوانین کی overlapping کا بھی خاتمہ ہو جائے گا۔ اس سے نا صرف محکمہ اپنی سوسائٹیز میں بلڈنگ قوانین پر موثر طور پر عمل درآمد کرا سکے گا بلکہ یکساں قوانین کی موجودگی سے ممبران کو بھی سہولت ہو گی۔ اسی طرح بلڈنگ قوانین کی خلاف ورزی کا قلع قمع ہو گا بلکہ ممبران کے لئے بھی بہت سہولت ہو گی۔ لہٰذا میری اس ایوان سے استدعا ہے کہ محکمہ ہذا کے

اندر بلڈنگ سیکٹر کو ریگولیٹ کرنے اور ایک خود مختار اتھارٹی کے قیام کے لئے ضروری قانون سازی کی جائے۔"

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

" محکمہ کوآپریٹوز (امداد باہمی) میں موجود ہاؤسنگ سوسائٹیز کے رہائشی ایک مستقل مسئلہ سے دو چار ہیں۔ ان سوسائٹیز کی رجسٹریشن محکمہ کوآپریٹوز کے پاس ہوتی ہے۔ رجسٹریشن کے بعد سوسائٹی کے ممبران جب گھر کی تعمیر کرتے ہیں تو انہیں LDA، میونسپل کارپوریشن، میونسپل کمیٹی، ٹاؤن کمیٹی، ضلع کونسل، متعلقہ یونین کونسل یا کنٹونمنٹ بورڈ سے نقشہ منظور کروانا پڑتا ہے۔ اس طرح محکمہ ہذا کی پنجاب بھر میں سوسائٹیز پر مختلف اداروں کے by-laws لاگو ہوتے ہیں۔ اسی طرح مختلف قوانین کی overlapping کے باعث مکینوں کے لئے مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ قوانین میں کوئی یگانگت نہ ہے۔ اصولی طور پر صوبہ بھر کی تمام سوسائٹیز کے یکساں قوانین ہونے چاہئیں۔ محکمہ ہذا کو چاہئے کہ اپنے ممبران کی سہولت کے لئے محکمہ کی سطح پر ایک اتھارٹی قائم کرے جو صوبہ بھر کی رجسٹرڈ سوسائٹیز کے لئے یکساں قوانین بنائے۔ تمام سوسائٹیز اپنے نقشہ جات اپنے قوانین کے تحت منظور کروائیں۔ اسی طرح محکمہ میں ان قوانین پر عمل درآمد کو یقینی بنایا جاسکے گا اور محکمہ، جو کہ کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز کا ریگولیٹر ہے، مزید بہتر طریقے سے ان سوسائٹیز کو ریگولیٹ کر سکے گا۔ مزید برآں قوانین کی overlapping کا بھی خاتمہ ہو جائے گا۔ اس سے نا صرف محکمہ اپنی سوسائٹیز میں بلڈنگ قوانین پر موثر طور پر عمل درآمد کرا سکے گا بلکہ یکساں قوانین کی موجودگی سے ممبران کو بھی سہولت ہو گی۔ اسی طرح بلڈنگ قوانین کی خلاف ورزی کا قلع قمع ہو گا بلکہ ممبران کے لئے بھی بہت سہولت ہو گی۔ لہٰذا میری اس ایوان سے استدعا ہے کہ محکمہ ہذا کے

اندر بلڈنگ سیکٹر کو ریگولیٹ کرنے اور ایک خود مختار اتھارٹی کے قیام کے لئے ضروری قانون سازی کی جائے۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

" محکمہ کوآپریٹوز (امداد باہمی) میں موجود ہاؤسنگ سوسائٹیز کے رہائشی ایک مستقل مسئلہ سے دو چار ہیں۔ ان سوسائٹیز کی رجسٹریشن محکمہ کوآپریٹوز کے پاس ہوتی ہے۔ رجسٹریشن کے بعد سوسائٹی کے ممبران جب گھر کی تعمیر کرتے ہیں تو انہیں LDA، میونسپل کارپوریشن، میونسپل کمیٹی، ٹاؤن کمیٹی، ضلع کونسل، متعلقہ یونین کونسل یا کنٹونمنٹ بورڈ سے نقشہ منظور کروانا پڑتا ہے۔ اس طرح محکمہ ہذا کی پنجاب بھر میں سوسائٹیز پر مختلف اداروں کے by-laws لاگو ہوتے ہیں۔ اسی طرح مختلف قوانین کی overlapping کے باعث مکینوں کے لئے مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ قوانین میں کوئی یگانگت نہ ہے۔ اصولی طور پر صوبہ بھر کی تمام سوسائٹیز کے یکساں قوانین ہونے چاہئیں۔ محکمہ ہذا کو چاہئے کہ اپنے ممبران کی سہولت کے لئے محکمہ کی سطح پر ایک اتھارٹی قائم کرے جو صوبہ بھر کی رجسٹرڈ سوسائٹیز کے لئے یکساں قوانین بنائے۔ تمام سوسائٹیز اپنے نقشہ جات اپنے قوانین کے تحت منظور کروائیں۔ اسی طرح محکمہ میں ان قوانین پر عمل درآمد کو یقینی بنایا جا سکے گا اور محکمہ، جو کہ کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز کا ریگولیٹر ہے، مزید بہتر طریقے سے ان سوسائٹیز کو ریگولیٹ کر سکے گا۔ مزید برآں قوانین کی overlapping کا بھی خاتمہ ہو جائے گا۔ اس سے نا صرف محکمہ اپنی سوسائٹیز میں بلڈنگ قوانین پر موثر طور پر عمل درآمد کرا سکے گا بلکہ یکساں قوانین کی موجودگی سے ممبران کو بھی سہولت ہو گی۔ اسی طرح بلڈنگ قوانین کی خلاف ورزی کا قلع قمع ہو گا بلکہ ممبران کے لئے بھی بہت سہولت ہو گی۔ لہٰذا میری اس ایوان سے استدعا ہے کہ محکمہ ہذا کے اندر

بلڈنگ سیکٹر کو ریگولیٹ کرنے اور ایک خود مختار اتھارٹی کے قیام کے لئے ضروری قانون سازی کی جائے۔"

(قرارداد متفقہ منظور ہوئی)

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

جناب چیئرمین: اب ہم مورخہ 21۔دسمبر 2021 کے ایجنڈے سے زیر التواء قراردادیں لیتے ہیں پہلی قرارداد شیخ علاؤالدین کی ہے جو کہ پیش ہو چکی ہے جس پر وزیر خزانہ نے حکومتی مؤقف پیش کرنا ہے۔جی، منسٹر صاحب!

ملکی و غیر ملکی پاکستانی رہائشیوں کو کرنسی پر شرح منافع یکساں کرنے کا مطالبہ (۔۔جاری)

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): شکریہ، جناب چیئرمین! ہمارے فاضل ممبر نے demand raise کی ہے کہ فیڈرل گورنمنٹ جو rate of profit دے رہی ہے for resident and non-resident Pakistanis' وہ different ہے۔ Non-resident Pakistani's کو foreign currency پر 7 فیصد اور 11 فیصد local currency پر مل رہا ہے جبکہ local resident Pakistanis کو foreign currency پر ایک فیصد مل رہا ہے۔

جناب چیئرمین! یہ matter provincial preview سے باہر ہے it is deemed appropriate کہ یہ چیز فیڈرل گورنمنٹ میں discuss ہو اور وہاں پر debate ہو۔ البتہ میں یہ ضرور بتانا چاہوں گا کہ پورا ہاؤس زیادہ بہتر طریقے سے جانتا ہے کہ ڈالر کے inflow کی پاکستان میں بڑی demand ہے کرنسی کو stable رکھنے کے لئے جو نئی product launch کی گئی تھی "نیا پاکستان سرٹیفکیٹ" جس کے لئے "روشن ڈیجیٹل اکاؤنٹس" بھی کھلوائے گئے۔ اس پر بڑی اچھی پیش رفت ہوئی ہے اور پاکستان کو non pakistani residents کے تحت تقریباً اب تک 2.1 بلین ڈالرز کا inflow receive ہوا ہے۔ میں صرف یہی کہنا چاہوں گا کہ یہ ہمارے purview سے باہر

ہے it is more deemed appropriate کہ فیڈرل گورنمنٹ اس کو take up کرے۔

Thank you.

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! شکریہ، گزارش یہ ہے کہ منسٹر صاحب نے درست کہا ہے کہ ان کے purview سے باہر ہے لیکن چونکہ یہ genuine issue ہے تو ہاؤس میں اس پر ووٹنگ کرا کے اسے منظور کرنا ہے یا نہیں تو اس پر ووٹنگ کر لیں کیونکہ یہ routine میں اسی طرح چلتا ہے۔ منسٹر صاحب نے ٹھیک کہا ہے لیکن ہماری recommendation ہی فیڈرل گورنمنٹ کو جائے گی اور اس سے زیادہ تو ہم کچھ کر نہیں سکتے۔

جناب چیئرمین: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

> "یہ معزز ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ (Resident) اور (Non-Resident) پاکستانیوں کے لئے شرح منافع جو (Non-Resident) کے لئے 7 فیصد غیر ملکی کرنسی پر اور ملکی کرنسی پر 11 فیصد تک دیا جارہا ہے جبکہ (Resident) پاکستانیوں کو غیر ملکی کرنسی پر مشکل سے ایک فیصد اور پاکستانی کرنسی پر 3 سے 4 فیصد دیا جا رہا ہے اور (Resident) پاکستانیوں سے اس منافع پر بھی 35 فیصد تک ٹیکس لیا جارہا ہے جبکہ (Non-Resident) سے منافع کی حد کے قطع نظر صرف 10 فیصد لیا جارہا ہے۔ اس ظلم اور زیادتی کو فوری طور پر ختم کیا جانا ضروری ہے اور یکساں شرح منافع کا ملنا انتہائی ضروری ہے"۔

(قرارداد نامنظور ہوئی)

جناب چیئرمین: دوسری زیر التواء قرارداد سید عثمان محمود، سید حسن مرتضیٰ، خواجہ سلمان رفیق کی طرف سے پیش ہو چکی ہے جس پر متعلقہ منسٹر نے حکومتی موقف پیش کرنا ہے لیکن متعلقہ منسٹر صاحب آج بھی موجود نہیں ہیں لہٰذا اسے pending کیا جاتا ہے۔ تیسری زیر التواء قرارداد رانا

مشہود احمد خان کی طرف سے پیش ہو چکی ہے جس پر منسٹر ہائر ایجوکیشن نے حکومتی مؤقف پیش کرنا ہے لیکن وہ بھی موجود نہیں ہیں تو اسے بھی pending کیا جاتا ہے۔

اب ہم آج کے ایجنڈے کی قراردادیں take up کرتے ہیں۔ پہلی قرارداد جناب محمد مرزا جاوید کی ہے۔ جی، مرزا صاحب!

صوبہ بھر میں کم پیمانہ اور ملاوٹ کرنے والے پٹرول پمپوں کے خلاف قانونی کارروائی کا مطالبہ

جناب محمد مرزا جاوید: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ، جناب چیئرمین! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"صوبہ بھر میں واقع کم پیمانہ اور ملاوٹ شدہ تیل کی فروخت میں ملوث پٹرول پمپس مالکان کے خلاف سخت قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے کیونکہ ایسی بے شمار شکایات سامنے آرہی ہیں"۔

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبہ بھر میں واقع کم پیمانہ اور ملاوٹ شدہ تیل کی فروخت میں ملوث پٹرول پمپس مالکان کے خلاف سخت قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے کیونکہ ایسی بے شمار شکایات سامنے آرہی ہیں"۔

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"صوبہ بھر میں واقع کم پیمانہ اور ملاوٹ شدہ تیل کی فروخت میں ملوث پٹرول پمپس مالکان کے خلاف سخت قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے کیونکہ ایسی بے شمار شکایات سامنے آرہی ہیں"۔

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب چیئرمین: دوسری قرارداد محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کی ہے۔ محترمہ تشریف فرما نہیں ہیں لہٰذا اسے dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی قرارداد سید عثمان محمود کی ہے۔ وہ بھی تشریف نہیں رکھتے

لہذا اسے بھی dispose of کرتے ہیں۔ اگلی قرارداد چودھری افتخار حسین چھچھر کی ہے۔ جی، چھچھر صاحب!

صوبہ بھر کے سرکاری ملازمین کے پے سکیل کو ریوائز کرنے اور تنخواہوں میں اضافے کا مطالبہ

چودھری افتخار حسین چھچھر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ، جناب چیئرمین! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"صوبہ بھر کے ملازمین جو کہ اس کمر توڑ مہنگائی میں شدید پریشانی کا شکار ہیں۔ 2017 سے سرکاری ملازمین کے Pay Scales Revise کئے گئے اور نہ ہی تنخواہوں میں خاص اضافہ کیا گیا ہے لہذا صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان وفاقی و صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ سرکاری ملازمین کے فی الفور Pay Scales Revise کرنے کے ساتھ ساتھ مہنگائی کے تناسب سے ان کی تنخواہوں میں اضافہ کیا جائے"۔

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبہ بھر کے ملازمین جو کہ اس کمر توڑ مہنگائی میں شدید پریشانی کا شکار ہیں۔ 2017 سے سرکاری ملازمین کے Pay Scales Revise کئے گئے اور نہ ہی تنخواہوں میں خاص اضافہ کیا گیا ہے لہذا صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان وفاقی و صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ سرکاری ملازمین کے فی الفور Pay Scales Revise کرنے کے ساتھ ساتھ مہنگائی کے تناسب سے ان کی تنخواہوں میں اضافہ کیا جائے"۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں اس سلسلے میں گزارش یہ کرنا چاہوں گا کہ معزز ممبر نے جو قرارداد پیش کی ہے تو میرے خیال میں سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں اضافے کو کوئی بھی oppose نہیں کرتا۔ چونکہ ایک طریق کار ہے تو میں آپ سے استدعا کروں گا کہ اس کو pending کر دیں کیونکہ تھوڑی دیر پہلے تو وزیر خزانہ

یہاں پر موجود تھے لیکن اب وہ تشریف لے جا چکے ہیں اس لئے اگلے پرائیویٹ ممبر ڈے کے لئے pending کر لیں تا کہ منسٹر صاحب اس کا جواب دے دیں۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔ اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔ جناب محمد معاویہ صاحب ایک قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

جناب محمد معاویہ: شکریہ، جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے خلیفہ اول حضرت ابو بکر صدیقؓ کے یوم وفات پر ریاست مدینہ کے عنوان پر حکومتی سربراہی میں پروگرام منعقد کرنے کے بارے میں ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے"۔

جناب چیئرمین: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے خلیفہ اول حضرت ابو بکر صدیقؓ کے یوم وفات پر ریاست مدینہ کے عنوان پر حکومتی سربراہی میں پروگرام منعقد کرنے کے بارے میں ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے"۔

قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے خلیفہ اول حضرت ابو بکر صدیقؓ کے یوم وفات پر ریاست مدینہ کے عنوان پر حکومتی سربراہی

میں پروگرام منعقد کرنے کے بارے میں ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے"۔

(تحریک متفقہ منظور ہوئی)

قرارداد

جناب چیئرمین: جی، محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

وزیر اعظم جناب عمران خان کی طرف سے پاکستان کو مدینہ کی پہلی اسلامی فلاحی ریاست کی طرز پر تشکیل دینے کا اعلان کرنے پر خراج تحسین کا پیش کیا جانا

جناب محمد معاویہ: جناب چیئرمین! بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ، جناب چیئرمین! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"مملکت خداد پاکستان کا وجود کلمہ طیبہ کی بنیاد پر رکھا گیا۔ قرارداد مقاصد اور 1973 کا آئین متفقہ طور پر اس بات کی غمازی کرتا ہے اور وزیر اعظم اسلامی جمہوریہ پاکستان جناب عمران خان نے پاکستان کو رسول اللہ ﷺ کے دور میں قائم کی گئی مدینہ کی پہلی اسلامی فلاحی ریاست کی طرز پر تشکیل دینے کا اعلان کر کے بانی پاکستان قائد اعظم محمد علی جناحؒ اور برصغیر کے عظیم دانشور مفکر علامہ محمد اقبالؒ کے وژن کی تکمیل کی راہ پر دکھائی دیا ہے جس پر وزیر اعظم پاکستان داد تحسین کے مستحق ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے ہاتھوں وجود پانے والی ریاست مدینہ کے دوسرے سربراہ اور خلیفہ اول سیدنا ابو بکر صدیقؓ تھے۔ سیدنا ابو بکر صدیقؓ مسلمانوں کے پہلے خلیفہ، رسول اللہ ﷺ کے جانشین، قریبی دوست اور سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والی شخصیت ہیں۔ ریاست مدینہ میں قائم ہونے والی خلافت راشدہ کا آغاز سیدنا ابو بکر صدیقؓ سے ہوتا ہے۔ پاکستان کو ریاست مدینہ کی طرز پر

تشکیل دینے کا خواب تبھی شرمندہ تعبیر ہو سکتا ہے جب خلفائے راشدین کی خدمات فضائل و مناقب کا ذکر عام کیا جائے اور ان کے قائم کردہ اصولوں کو تسلیم کرتے ہوئے اپنایا جائے اس لئے ضروری ہے کہ پاکستانی قوم کو خلفائے راشدین کی خدمات وفضائل سے روشناس کروایا جائے۔لہٰذا یہ ایوان اس قرارداد کے ذریعہ حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ آئندہ ماہ جنوری 2022 میں 22 جمادی الثانی 1444ھ کے مطابق خلیفہ اول حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے یوم وفات پر ریاست مدینہ کے عنوان پر حکومتی سربراہی میں پروگرام منعقد کرنے کے ساتھ ساتھ تمام ٹیلی ویژن چینلز پر ان کے حالات زندگی، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ان کی محبت اور فضائل بیان کئے جائیں۔

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"مملکت خداداد پاکستان کا وجود کلمہ طیبہ کی بنیاد پر رکھا گیا۔ قرارداد مقاصد اور 1973 کا متفقہ آئین بھی اسی بات کی غمازی کرتا ہے کہ وزیراعظم اسلامی جمہوریہ پاکستان جناب عمران خان نے پاکستان کو رسول اللہ ﷺ کے دور میں قائم کی گئی مدینہ کی پہلی اسلامی فلاحی ریاست کی طرز پر تشکیل دینے کا اعلان کرکے بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناحؒ اور برصغیر کے عظیم دانشور و مفکر علامہ محمد اقبالؒ کے وِژن کو تکمیل کی راہ دکھائی ہے جس پر وزیراعظم پاکستان داد و تحسین کے مستحق ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے ہاتھوں وجود پانے والی ریاست مدینہ کے دوسرے سربراہ اور خلیفہ اول سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے۔ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے پہلے خلیفہ، رسول اللہ ﷺ کے جانشین، قریبی دوست اور سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والی شخصیت ہیں۔ ریاست مدینہ میں قائم ہونے والی خلافت راشدہ کا آغاز سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ہوتا ہے۔ پاکستان کو ریاست مدینہ کی طرز پر تشکیل دینے کا خواب تبھی شرمندہ

تعبیر ہو سکتا ہے جب خلفائے راشدین کی خدمات، فضائل و مناقب کا ذکر عام کیا جائے اور ان کے قائم کردہ اصولوں کو تسلیم کرتے ہوئے اپنایا جائے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ پاکستانی قوم کو خلفائے راشدین کی خدمات و فضائل سے روشناس کرایا جائے۔ لہٰذا یہ ایوان اس قرارداد کے ذریعہ حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ آئندہ ماہ جنوری 2022 میں 22 جمادی الثانی 1444ھ کے مطابق خلیفہ اول حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے یوم وفات پر ریاست مدینہ کے عنوان پر حکومتی سربراہی میں پروگرام منعقد کرنے کے ساتھ ساتھ تمام ٹیلی ویژن چینلز پر ان کے حالات زندگی، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ان کی محبت اور فضائل بیان کئے جائیں۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"مملکت خداداد پاکستان کا وجود کلمہ طیبہ کی بنیاد پر رکھا گیا۔ قرارداد مقاصد اور 1973 کا متفقہ آئین بھی اسی بات کی غمازی کرتا ہے کہ وزیراعظم اسلامی جمہوریہ پاکستان جناب عمران خان نے پاکستان کو رسول اللہ ﷺ کے دور میں قائم کی گئی مدینہ کی پہلی اسلامی فلاحی ریاست کی طرز پر تشکیل دینے کا اعلان کر کے بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناحؒ اور برصغیر کے عظیم دانشور و مفکر علامہ محمد اقبالؒ کے وژن کو تکمیل کی راہ دکھائی ہے جس پر وزیراعظم پاکستان داد و تحسین کے مستحق ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے ہاتھوں وجود پانے والی ریاست مدینہ کے دوسرے سربراہ اور خلیفہ اول سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے۔ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے پہلے خلیفہ، رسول اللہ ﷺ کے جانشین، قریبی دوست اور سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والی شخصیت ہیں۔ ریاست مدینہ میں قائم ہونے والی خلافت راشدہ کا آغاز سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ہوتا ہے۔ پاکستان کو ریاست مدینہ کی طرز پر تشکیل دینے کا خواب تبھی شرمندہ تعبیر ہو سکتا ہے جب خلفائے راشدین کی

خدمات، فضائل و مناقب کا ذکر عام کیا جائے اور ان کے قائم کردہ اصولوں کو تسلیم کرتے ہوئے اپنایا جائے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ پاکستانی قوم کو خلفائے راشدین کی خدمات و فضائل سے روشناس کرایا جائے۔ لہذا یہ ایوان اس قرارداد کے ذریعہ حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ آئندہ ماہ جنوری 2022 میں 22 جمادی الثانی 1444ھ کے مطابق خلیفہ اول حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے یوم وفات پر ریاست مدینہ کے عنوان پر حکومتی سربراہی میں پروگرام منعقد کرنے کے ساتھ ساتھ تمام ٹیلی ویژن چینلز پر ان کے حالات زندگی، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ان کی محبت اور فضائل بیان کئے جائیں۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب محمد الیاس: جناب چیئرمین! میں نے اس قرارداد پر دستخط کئے تھے لیکن اس پر میرا نام نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: چنیوٹی صاحب! یہ آپ کی طرف سے بھی ہے۔

آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا لہذا اب اجلاس غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(83)/2021/2722. Dated: 3rd January, 2021. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:

> In exercise of the powers conferred on me under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Mohammad Sarwar**, Governor of the Punjab, hereby prorogue Provincial Assembly of the Punjab on **28th December, 2021 (Tuesday)** after conclusion of the business of the Assembly on that day.

Dated: 30th December, 2021 **MOHAMMAD SARWAR**
GOVERNOR OF THE PUNJAB"